عمران سیریز
ریڈ پاور
مظہر کلیم ایم۔اے

چند باتیں

معزز قارئین۔ سلام مسنون۔ پاورلینڈ کے سلسلے کا نیا ناول "ریڈ پاور" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس بار پاورلینڈ کا ڈائریکٹر ترمذی پاکیشیا کے کروڑوں افراد کو اپنے سائنسی حربے سے جلا کر راکھ کر دینے کی غرض سے پاکیشیا پہنچا ہے۔ اور یہ وہ وقت ہے جب کہ عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا سے باہر ہوتے ہیں اور جولیا ایکسٹو نمبر ٹو بنی ہوئی ہے۔ لیکن کیا جولیا ترمذی کا مقابلہ کر سکے گی اور کیا ترمذی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے جواب آپ کو کتاب پڑھنے سے ہی معلوم ہوں گے۔ یہ ناول اپنی دلچسپی اور انفرادیت کی وجہ سے آپ کو یقیناً بے حد پسند آئے گا۔

معزز قارئین کی بے شمار تعداد نے گذشتہ دنوں ملک میں ہونے والے دھماکوں کے بارے میں مجھے خطوط لکھے جن میں اصرار تھا کہ ملک میں ہونے والے ان دھماکوں کے ذمہ دار تخریب کاروں کے خلاف عمران۔ ایکسٹو اور سیکرٹ سروس کو فوری طور پر حرکت میں آجانا چاہئے۔ ان میں کئی خط تو بے حد پرجوش اور جذباتی انداز میں لکھے گئے تھے۔

معزز قارئین! ہمارا جس قوم سے تعلق ہے وہ قوم مقابلوں سے گھبرانے

والی نہیں۔ ہماری فطرت میں شامل ہے کہ ہم دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر زندہ رہنا جانتے ہیں۔ ہمارے ملک کا بچہ بچہ دشمنوں اور تخریب کاروں کے مقابلے میں عمران اور ایکسٹو سے کم نہیں ہے۔ دشمن ہمیں بموں کے دھماکوں سے خوفزدہ یا بے بس نہیں کر سکتا۔ ہم اصولوں پر ڈٹ جانا جانتے ہیں۔ اصولوں کی سربلندی ہمارا نصب العین ہے۔ اور آپ دیکھیں گے کہ ہمارے دشمن ہمیشہ کی طرح ایک بار پھر ذلیل و خوار ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ نے خود محسوس کیا ہو گا کہ ان خوفناک دھماکوں کے باوجود ہمارے ملک کی زندگی اسی طرح رواں دواں ہے۔ اگر یہی دھماکے کسی اور ملک میں ہوتے تو یقین کیجئے اب تک وہ ملک دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ڈال چکا ہوتا لیکن ہم وہ قوم ہیں جو دشمن سے مقابلہ کرنے میں ہی لطف لیتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہمارے دشمن بزدل اور کمینے ہیں جو اس طرح بموں کے دھماکے کر کے بے گناہ اور نہتے شہریوں، عورتوں اور بچوں کو شہید کر کے یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم ان سے خوفزدہ ہو کر اصولوں پر سودا بازی کر لیں گے۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہماری قوم کا ہر بچہ دشمن کے مقابلے میں علی عمران اور ایکسٹو سے کم ثابت نہیں ہو سکتا۔ اور یقین کیجئے آخری اور مکمل فتح ہمیشہ انہی کی ہوتی ہے جو قربانیاں دے کر بھی اپنے سر بلند رکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ہمارے سر قیامت تک بلند رہیں گے ہم ناقابلِ شکست ہیں قطعی ناقابلِ شکست۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ۔۔۔ جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ جولیا کے لہجے میں واضح تحکم تھا۔

"چوہان بول رہا ہوں مادام" ۔۔۔ دوسری طرف سے چوہان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کیسے فون کیا" ۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

جب سے عمران اور اس کے ساتھی پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر گئے تھے اور ایکسٹو نے اسے تجرباتی طور پر ایکسٹو بنایا تھا۔ جولیا کا لہجہ اور انداز ہی بدل گیا تھا ۔۔۔ وہ صرف ایکسٹو کا نام استعمال نہ کر سکتی تھی۔ ورنہ اس کا انداز اپنے ساتھیوں کے ساتھ بالکل ایکسٹو جیسا ہو

گیا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر گئے ہوئے چوبیس گھنٹے گزر چکے تھے۔ لیکن اب تک باوجود کوشش کے کوئی کیس سامنے نہ آیا تھا ——— جولیا نے ایکٹو بنتے ہی باقی ساتھیوں نعمانی، صدیقی، چوہان اور خاور کو پورے شہر میں گشت کرنے کا حکم دے دیا تھا تاکہ کوئی نہ کوئی کیس ڈھونڈا جا سکے ——— اور اُسے اپنی صلاحیتوں کے مظاہرے کا موقع مل سکے۔

"مادام ——— ایک اہم رپورٹ ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے فلیٹ پر آجاؤں تاکہ تفصیل سے بات ہو سکے" ——— چوہان نے کہا۔

"نہیں ——— فون پر بتاؤ کیا بات ہے۔ میں اس وقت ایک اہم سرکاری فائل کے مطالعے میں مصروف ہوں" ——— جولیا نے جان بوجھ کر رعب جماتے ہوئے کہا۔

"مادام ——— میں ہوٹل آرگنزا میں چائے پینے کے لئے گیا۔ کیونکہ میں مسلسل گھومتے گھومتے تھک گیا تھا ......" ——— چوہان نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"مختصر بات کرو۔ میرے پاس فضولیات سننے کا وقت نہیں ہے" جولیا نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام ——— اب آپ واقعی باس بن چکی ہیں اس لئے ظاہر ہے اب آپ کے پاس وقت کی کمی ہو گئی ہے" ——— چوہان نے اس بار قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے اُسے جولیا کا

یہ انداز سخت ناگوار گزرا تھا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں چوہان۔ آئی۔ ایم۔ سوری۔ دراصل جب سے باس نے مجھے اس چکر میں ڈالا ہے۔ مجھے بے حد اہم سرکاری فائلوں میں دردسری کرنی پڑتی ہے۔ بہرحال کہو کیا بات ہے" ——— جولیا نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔ کیونکہ اُسے خیال آ گیا تھا کہ اگر اس کے ساتھیوں نے اس سے تعاون نہ کیا تو پھر وہ اکیلی تو کوئی کام نہ کر سکے گی۔ اور ظاہر ہے یہ اس کی ناکامی ہی سمجھی جائے گی۔

"تو میں آپ کو پہلے کی طرح مس جولیا کہہ سکتا ہوں۔ دراصل مسئلہ یہ ہے کہ آپ سے اس قدر اپنائیت کا رشتہ ہے کہ مادام کہتے ہوئے اجنبیت کا احساس ہوتا ہے۔

"اچھا ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی" ——— جولیا نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

چوہان کے لہجے میں ایسا خلوص تھا کہ اب جولیا کو اپنے تحکمانہ لہجے اور انداز پر خود شرمندگی کا احساس ہونے لگ گیا تھا۔

"شکریہ مس جولیا ——— ہوٹل آرگنزا میں چائے پیتے ہوئے ساتھ کی ٹیبل پر میں نے دو افراد کے درمیان اچانک گفتگو سنی یہ لوگ غیر ملکی تھے۔ اور فرانسیسی زبان میں گفتگو کر رہے تھے۔ اور شاید ان کا خیال تھا کہ یہاں مقامی لوگ اس زبان کو نہیں سمجھ سکتے ——— اس لئے وہ اونچی آواز میں اور کھل کر باتیں کر رہے تھے۔ ان کی باتوں کے درمیان پاور لینڈ اور ترمذی باس کا نام آیا تو میں بے اختیار چونک پڑا۔ پھر

جب میں ان کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا تو پتہ چلا کہ وہ دونوں کسی سائنسی مسئلے پر بحث کر رہے تھے۔ کسی پر اسرار قوت۔ ریڈیادر اور اس کی لیباریٹری کے متعلق ۔۔۔ گو یہ سائنسی گفتگو تو مجھے سمجھ میں نہ آ سکی۔ لیکن میں ترمذی اور پاور لینڈ کی وجہ سے کھٹک گیا پھر جب وہ کھانا کھا کر اٹھ گئے تو میں بھی ان کے پیچھے گیا وہ دونوں ایک ہی کار میں بیٹھ کر چلے گئے ۔۔۔ میں نے بڑے محتاط انداز میں ان کا تعاقب کیا تو یہ دونوں شہر سے دور آرگن پہاڑی کے قریب غائب ہو گئے۔ نہ ان کی کار کہیں نظر آئی اور نہ وہ خود۔ چنانچہ میں واپس آ گیا اور اب آپ کو اطلاع دے رہا ہوں" ۔۔۔ چوہان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آرگن پہاڑی ۔۔۔ لیکن وہ سارا علاقہ تو قطعی سنسان ہے۔ وہاں تو دور دور تک کوئی آبادی نہیں ہے" ۔۔۔ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں مس جولیا ۔۔۔ پہلے وہ واقعی غیر آباد علاقہ تھا لیکن اب وہاں کوئی کیمیکل بنانے والی فیکٹری بن رہی ہے۔ لیکن یہ لوگ اس فیکٹری کی طرف نہیں گئے۔ اس کی میں نے تسلی کر لی ہوئی ہے" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"کیمیکل فیکٹری ۔۔۔ اچھا ہو گی۔ تم نے کار کے نمبر دیکھے تھے" جولیا نے پوچھا۔

"یس مس جولیا ۔۔۔ لیکن اس پر نمبر پلیٹ ہی نہ تھی" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے واقعی کوئی گڑبڑ ہے۔ اچھا تم ایسا کرو کہ آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ جاؤ۔ پہلے موڑ پر میں خود وہیں آ رہی ہوں اس کے بعد دیکھیں گے کہ یہ کہاں غائب ہو گئے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"میں نے انہیں بہت تلاش کر لیا ہے مس جولیا۔ لیکن ان کا کہیں سراغ نہیں ملا" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔

"بہرحال وہ کہیں غائب تو ضرور ہوئے ہیں۔ کوئی جن بھوت تو بہرحال نہ تھے۔ انسان ہی تھے۔ ان کے کار سمیت غائب ہونے کا مطلب تو یہی ہے کہ وہاں کوئی خفیہ راستہ موجود ہے ۔۔۔ اور ہمیں وہ خفیہ راستہ تلاش کرنا پڑے گا۔ بہرحال تم وہاں پہنچو میں آ رہی ہوں" جولیا نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہوں ۔۔۔ اس کا مطلب ہے پاور لینڈ والے یہاں کوئی چکر چلا رہے ہیں" ۔۔۔ جولیا نے رسیور رکھ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اٹھ کر باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آئی تو اس نے ہلکا سا میک اپ کیا ہوا تھا اور اس کے جسم پر خاصا چست لباس تھا وہ فلیٹ پر ایک نظر ڈالتی ہوئی باہر آئی ۔۔۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار تیز رفتاری سے آرگن پہاڑی کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ وہ باقی ساتھیوں کو بھی کال کر لے۔ لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ پہلے وہ اپنے طور پر تحقیقات کرنا چاہتی تھی۔

شہر سے باہر نکل کر تیز رفتاری سے کار دوڑاتی ہوئی وہ تھوڑی دیر

بعد آرگن پہاڑی کے قریب پہنچ گئی۔ آرگن پہاڑی کوئی ایک پہاڑی نہ تھی بلکہ اونچی نیچی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا جس میں کھلے اور صاف میدان بھی تھے ___ ان میں سے سب سے اونچی پہاڑی کا نام آرگن تھا اس لئے اس سارے علاقے کو آرگن پہاڑی کہا جاتا تھا۔ یہ سارا علاقہ سنسان اور ویران تھا اور شہر سے کافی دور ہونے کی وجہ سے ادھر ویسے بھی کوئی نہ آتا تھا ___ جولیا کو دور سے ایک چھوٹی سی پہاڑی کی آڑ میں چوہان کی کار کھڑی ہوئی نظر آ گئی۔ چوہان نے کار کا بونٹ اٹھایا ہوا تھا۔ اور وہ اس پر ایسے جھکا ہوا تھا جیسے انجن میں ہونے والی خرابی کو چیک کر رہا ہو۔ جولیا نے کار اس کے قریب جا کر روک دی۔

"کیا میں کوئی مدد کر سکتی ہوں" ___ جولیا نے کھڑکی میں سے سر باہر نکالتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"شکریہ" ___ چوہان نے مڑتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ اور ساتھ ہی بونٹ بند کر دیا۔

"کہاں غائب ہوتے ہیں وہ لوگ" ___ جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مس جولیا ___ میں نے یہاں اس لئے بونٹ کھول رکھا تھا۔ کہ مجھے احساس ہو رہا تھا کہ شاید مجھے کہیں سے چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ کار کا آدمیوں سمیت ان پہاڑیوں میں غائب ہو جانے کا مطلب ہے کہ یہاں کوئی زیر زمین اڈہ ہے ___ اور ظاہر ہے زیر زمین اڈے ایسے نہیں بن جاتے۔ ہو سکتا ہے اندر سے باہر کی چیکنگ کی

جا رہی ہو" ___ چوہان نے کہا۔

"تو پھر" ___ جولیا نے کہا۔

"مطلب یہ کہ ہمیں ہر لحاظ سے چوکنا رہنا چاہیئے" ___ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ تم مجھے وہ جگہ دکھاؤ جہاں وہ غائب ہوئے ہیں" ___ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے ___ آیئے" ___ چوہان نے اپنی کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔ اور جولیا اپنی کار میں بیٹھ گئی۔ اور پھر چوہان کے پیچھے کار دوڑاتی ہوئی وہ پہاڑی سلسلہ میں خاصی آگے بڑھ گئی۔ ایک جگہ پہنچ کر چوہان نے کار روکی اور باہر نکل آیا۔

"یہ وہ موڑ ہے جس کے بعد وہ لوگ غائب ہوئے ہیں" چوہان نے ایک پہاڑی کے گرد گھومتی ہوئی کچی سڑک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جولیا بھی کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔ وہ پیدل آگے بڑھنے لگی۔ اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا لیکن وہاں ایسے کوئی آثار نہ تھے۔ جس سے پتہ چلتا کہ یہاں کوئی خفیہ دروازہ ہے۔ ہر چیز سنسان پڑی ہوئی تھی۔

"وہ فیکٹری کہاں ہے جس کا تم ذکر کر رہے تھے" ___ جولیا نے پوچھا۔

"وہ دائیں ہاتھ مڑ کر کچھ دور ہے" ___ چوہان نے کہا۔

"آؤ اسے دیکھ لیں" ___ جولیا نے کہا اور دوبارہ کار میں بیٹھ

گئی ۔چوہان بھی اپنی کار میں بیٹھ گیا ۔لیکن ابھی انہوں نے تھوڑا ہی فاصلہ
طے کیا تھا کہ اچانک فائرنگ کی تیز آوازیں فضا میں گونج اٹھیں ۔
دونوں نے بریک سے کاروں کو روکا ـــ اور پھر ابھی وہ باہر نکل
رہے تھے کہ اچانک چار افراد ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے
کی کاروں کے گرد نمودار ہوئے ۔

"خبردار ـ ہاتھ اٹھا کر باہر آجاؤ ورنہ گولیوں سے اڑا دیں"
ایک آدمی نے کرخت لہجے میں کہا ۔ اور جولیا اور چوہان خاموشی سے
باہر آگئے ۔ان دونوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے ۔

"کیا بات ہے ـــ کون ہو تم" ـــ جولیا نے قدرے
سخت لہجے میں کہا ۔

"تم لوگ ادھر کیوں گھوم رہے ہو" ـــ اسی آدمی نے کرخت
لہجے میں کہا ۔

"ہمارا تعلق سروے ڈیپارٹمنٹ سے ہے ۔ہم یہاں کا
سروے کر رہے ہیں ۔لیکن تم کون ہو" ـــ اس بار چوہان نے
جواب دیا ۔

"تمہارے پاس سرکاری کارڈ ہیں ۔دکھاؤ" ـــ اس آدمی
نے کرخت لہجے میں کہا ۔

"ہاں ہیں ۔یہ دیکھو" ـــ چوہان نے ہاتھ نیچے کرنا چاہا ۔

"خبردار ـــ ہاتھ نیچے نہ کرنا ۔ہم خود نکال لیں گے" ـــ اس آدمی
نے چیختے ہوئے کہا ۔

اور چوہان نے نیچے آتا ہوا ہاتھ دوبارہ اٹھا لیا ۔

"ٹھیک ہے ۔میری پتلون کی پچھلی جیب سے نکال لو" ـــ چوہان
نے کہا ۔اور اس آدمی نے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا اور وہ تیزی
سے گھومتا ہوا چوہان کی پشت پر آیا ۔لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح
اچھلا ہوا اس کے سر کے اوپر سے اڑ کر اپنے ساتھیوں پر جا گرا جو ایک
دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے کھڑے تھے ـــ اور وہ سب
یک لخت ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے گرے ہی تھے کہ چوہان اور
جولیا بیک وقت حرکت میں آئے اور انہوں نے ان میں سے دو
افراد کے ہاتھ سے گرنے والی مشین گنیں جھپٹ لیں ۔

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ جلدی" ـــ چوہان نے چیخ کر کہا اور
وہ چاروں اٹھ کر کھڑے ہوئے ۔لیکن ایک آدمی نے بجلی کی سی تیزی
سے جیب سے ریوالور نکالنا ہی چاہا تھا کہ یک لخت تڑتڑاہٹ کی
آوازیں گونجیں ـــ اور وہ چاروں ہی بری طرح چیختے ہوئے زمین
پر گر کر تڑپنے لگے ۔چوہان نے ایک ہی برسٹ میں ان چاروں کو
مرنے پر مجبور کر دیا تھا ۔

"یہ کیا کیا" ـــ جولیا نے تیز لہجے میں کہا ۔لیکن اسی لمحے دور
سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں ۔

"نکل چلیں مس جولیا ـــ ہمیں گھیرا جا رہا ہے ۔ہم اکیلے کچھ نہیں
کر سکتے" ـــ چوہان نے تیز لہجے میں کہا ۔اور جولیا بھی سر ہلاتی
ہوئی اپنی کار کی طرف بڑھ گئی ۔

اور چند لمحوں بعد دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے مڑ کر ایک
دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئیں آرگن پہاڑی کے علاقے سے باہر

نکل آئیں۔

کافی دور آنے کے بعد چوہان جو آگے جا رہا تھا اس نے اپنی
روک دی اور جولیا نے بھی اس کے قریب جا کر کار روک دی۔

"سنو چوہان ـــ تم اپنے فلیٹ پر رہنا۔ یہاں کوئی لمبی گڑ بڑ
میں مکمل تحقیقات کرنے کے بعد یہاں پوری قوت سے چھاپہ مار
گی" ـــ جولیا نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے تیز لہجے میں
اور پھر کار آگے بڑھا دی۔

اپنے فلیٹ میں پہنچتے ہی جولیا نے سب سے پہلے رسیور ا
اور تیزی سے سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ پی۔ اے۔ ٹو سیکرٹری خارجہ" ـــ دوسر
سے سر سلطان کے پی۔ اے کی آواز سنائی دی۔

"جولیا سپیکنگ ـــ سر سلطان سے بات کراؤ" ـــ
نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام ـــ ہولڈ کیجئے" ـــ پی۔ اے نے یک
انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اُسے یقیناً سر سلطان کی ط
سے پہلے ہی جولیا کے متعلق ہدایت دی جا چکی تھی۔

"یس سلطان سپیکنگ" ـــ چند لمحوں بعد ہی سر سلطا
باوقار آواز سنائی دی۔

"سر سلطان ـــ میں جولیا بول رہی ہوں" ـــ جولیا
مؤدبانہ تھا۔

"اوہ مس جولیا ۔ خیریت ہے۔ آپ کچھ پریشان لگتی ہیں"

سر سلطان نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

اور جواب میں جولیا نے چوہان کے فون آنے سے لے کر واپس
فلیٹ تک پہنچنے کی تفصیل سنا دی۔

"اوہ ـــ یہ تو کوئی اونچی گڑ بڑ لگتی ہے۔ پاور لینڈ آخر یہاں کیا کر رہا
ہے۔ اور کیمیکل فیکٹری کا تو مجھے علم نہیں وزارت صنعت کو ہو گا ۔ لیکن
کیمیکل فیکٹری والے اس طرح کھلے عام فائرنگ تو نہیں کر سکتے"
سر سلطان کے لہجے میں بے پناہ تشویش تھی۔

"سر ـــ تشویش کی کوئی بات نہیں۔ اب جب کہ ہمیں اس
سلسلے کا علم ہو گیا ہے تو ہم اس کی پوری چھان بین کریں گے۔ میں نے فون
اس لئے کیا ہے کہ آپ وزارت صنعت سے اس کیمیکل فیکٹری کے
بارے میں تفصیلات پوچھ کر مجھے بتائیں تاکہ یہ بات بھی طے ہو سکے کہ
کیا اس کیمیکل فیکٹری کا پاور لینڈ سے کوئی تعلق ہے یا نہیں" ـــ جولیا
نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ ـــ تمہارا اعتماد بتا رہا ہے مس جولیا کہ تم میں واقعی بے پناہ
صلاحیتیں ہیں۔ تم فکر نہ کرو میں ابھی اس کیمیکل فیکٹری کے بارے میں
سب تفصیلات حاصل کر کے تمہیں فون کرتا ہوں" ـــ سر سلطان
نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب ـــ میں منتظر رہوں گی" ـــ جولیا نے جواب
دیا۔ اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ وہ چند لمحے
بیٹھی سوچتی رہی کہ اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کیا طریقہ کار استعمال
کرے ـــ لیکن کوئی واضح لائحہ عمل سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔ اور پھر اس کے

ذہن میں یہ آیا کہ اگر اس کی جگہ عمران ہوتا تو کیا کرتا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار مسکرا دی ـــــ ظاہر ہے اس کا ایک ہی جواب تھا۔ کہ عمران بذاتِ خود وہاں جاتا اور اپنے ہی زور پر اس جگہ کی اصل حیثیت کو چیک کرتا۔ یہ خیال آتے ہی وہ اٹھ کھڑی ہوئی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ خود میک اپ کر کے اس جگہ جائے گی ـــــ اور پھر بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ نئے میک اپ کے لئے باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔

دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی بڑی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے ترمذی نے سر اٹھا کر دیکھا۔ اور پھر دروازے میں موجود ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو دیکھ کر اس نے اُسے اندر آنے کی اجازت دینے کے لئے سر ہلا دیا۔

"باس ـــــ زیرو پوائنٹ جہاں آج دوپہر ہمارے چار افراد کو ہلاک کیا گیا تھا۔ ایک لڑکی کو پکڑا گیا ہے۔ وہ غیر مسلح تھی لیکن وہاں مشکوک انداز میں گھوم رہی تھی" ـــــ اندر آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں جواب دیا۔

"وہی لڑکی جو صبح ہمارے آدمی مار کر فرار ہو گئی تھی" ـــــ ترمذی نے چونک کر پوچھا۔

"وہ تو غیر ملکی لڑکی تھی یہ مقامی ہے پہاڑیوں میں گھوم پھر رہی تھی کہ اسے پکڑ لیا گیا" ـــــ نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ چکر کیا ہے۔ آخر کسی کو ہماری یہاں موجودگی کا شک کیسے ہو گیا۔ کہ پے در پے ایسے واقعات ہونا شروع ہو گئے ہیں" ۔۔۔ ترمذی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کرخت لہجے میں کہا۔

"باس ۔۔۔ مائیکل اور لافٹن آج صبح تفریح کرنے کی غرض سے شہر گئے تھے۔ ان کی واپسی کے بعد ہی یہ واقعات پیش آئے ہیں" نوجوان نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ اب سب کو میرا یہ حکم پہنچا دو۔ کہ تا حکم ثانی کوئی آدمی کسی بھی صورت لیبارٹری سے باہر نہیں جائے گا" ۔۔۔ ترمذی نے سخت لہجے میں کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"یس باس" ۔۔۔ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آؤ ذرا اس لڑکی کو بھی دیکھ لیں" ۔۔۔ ترمذی نے کہا اور پھر وہ کمرے سے باہر نکل کر ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گیا۔ وہاں چار مسلح افراد پہلے سے موجود تھے اور ایک نوجوان مقامی لڑکی کرسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی۔ ترمذی اسے چند لمحے غور سے دیکھتا رہا۔

"اس کا میک اپ چیک کیا گیا ہے" ۔۔۔ ترمذی نے مڑ کر اپنے پیچھے آنے والے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میک اپ ۔۔۔ اوہ باس ہمیں تو اس کا خیال بھی نہیں آیا" نوجوان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اس کا میک اپ چیک کرو۔ مجھے یہ وہی غیر ملکی لڑکی لگتی ہے جو صبح کے واقعے میں ملوث ہے۔ اس کا قد و قامت اور جسم وہی ہے"

ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

لڑکی کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی گردن کرسی کے کنارے پر ڈھلکی ہوئی تھی۔ وہ بے ہوش تھی۔ نوجوان ترمذی کی بات سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے کمرے سے باہر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا ۔۔۔ جس کے ساتھ ایک ہلمٹ بھی منسلک تھا۔ نوجوان نے جلدی سے ہلمٹ کو اس لڑکی کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کے بٹن بند کر دیئے اور پھر اس نے بیگ کھولا تو اس میں ایک عجیب قسم کی چھوٹی سی مشین موجود تھی۔ اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔۔۔ تو مشین میں زندگی سی پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے ہلمٹ کے سامنے لگے ہوئے شیشے میں سفید رنگ کی گیس بھر گئی۔ مشین چند لمحوں بعد بند ہو گئی ۔۔۔ اور نوجوان نے مشین کے بٹن آف کئے اور پھر اٹھ کر ہلمٹ کے بٹن کھول کر جب اُسے اتارا تو ہال میں موجود سب افراد بُری طرح چونک پڑے کیونکہ اب کرسی پر مقامی کی بجائے غیر ملکی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی وہ بدستور بے ہوش تھی ۔۔۔ ترمذی کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"باس ۔۔۔ آپ واقعی انتہائی دور اندیش ہیں" ۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"ڈکٹر ۔۔۔ اس پیشے میں آنکھیں ہمیشہ کھلی رکھنی چاہئیں۔ یہ وہی لڑکی ہے۔ میں نے اس کے فوٹو دیکھے تھے۔ اسے ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

اور ڈکٹر نے آگے بڑھ کر جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور

اس میں موجود محلول کے چند قطرے لڑکی کی ناک دونوں نتھنوں میں ٹپکا دیئے اور خود پیچھے ہٹ گیا۔

لڑکی کو چند لمحوں بعد ایک زوردار چھینک آئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں میک اپ کر کے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی محترمہ" ترمذی نے زہرخند لہجے میں کہا۔

"میک اپ —— کیا مطلب" —— لڑکی نے بُری طرح چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا میک اپ صاف کر دیا گیا ہے۔ تم نے صبح اپنے ایک ساتھی کے ساتھ ہمارے چار افراد کو قتل کر دیا تھا۔ ہم تو تمہاری تلاش میں تھے" —— ترمذی نے سخت لہجے میں کہا۔

"تم لوگ کون ہو۔ اور میں کہاں ہوں" —— لڑکی نے یک لخت لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سنو لڑکی —— جو میں پوچھوں سچ سچ بتا دو۔ ورنہ میں اور میرے ساتھی لڑکیوں پر غیر انسانی تشدد کرنے کے ماہر ہیں" —— ترمذی کا لہجہ مزید کرخت ہو گیا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو" —— لڑکی نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا تعلق کس سے ہے" —— ترمذی نے پوچھا۔

"میرا نام جولیانا فٹز واٹر ہے۔ اور میں یہاں کی سیکرٹ سروس کی چیف ہوں۔ سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ تمہارا نام یقیناً ترمذی ہے۔

تمہارا تعلق پاورلینڈ سے ہے اور تم یہاں کوئی خفیہ لیبارٹری بنا رہے ہو۔ ریڈ پاور کی لیبارٹری۔ سیکرٹ سروس کے پاس مکمل اطلاعات پہنچ چکی ہیں —— تم نے اس سلسلے میں وزارت صنعت سے ایک کیمیکل لیبارٹری کا پرمٹ حاصل کیا لیکن تم سے یہ حماقت ہوئی کہ تم نے اس لیبارٹری کا لائسنس براہِ راست اپنے اصل نام پر لیا" —— جولیا کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔ وہ عمران کے سٹائل میں مدمقابل کو نفسیاتی شکست دینا چاہتی تھی۔

"اوہ —— تو تم لوگ یہاں تک پہنچ چکے ہو۔ ٹھیک ہے تم نے اچھا کیا کہ سب کچھ بتا دیا۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے متعلق بھی تفصیلات بتاؤ گی تاکہ میں ان کا بھی خاتمہ کر سکوں" —— ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرے ساتھیوں نے یہ سارا علاقہ گھیر رکھا ہے۔ اور میں یہاں بیٹھے بیٹھے جیسے ہی ایک مخصوص اشارہ کروں گی تم سب اپنی لیبارٹری سمیت سیکرٹ سروس کے ہاتھوں میں ہو گے" —— جولیا نے کہا۔

"مس جولیا —— تم یا تو ضرورت سے زیادہ عقلمند ہو یا پھر محض احمق۔ تمہیں شاید معلوم نہیں کہ تم جہاں موجود ہو وہ کیسی جگہ ہے۔ یہاں ایسے آلات موجود ہیں کہ آرگن پہاڑی کے علاقے میں داخل ہونے والا پرندہ بھی باقاعدہ چیک ہوتا ہے —— صبح تم اچانک اپنے ساتھی سمیت یہاں آئے۔ تو ہم نے تمہیں چیک کیا۔ لیکن ہم اس لئے خاموش رہے۔ کہ شاید تم ادھر بھول کر آ گئے ہو۔ اور واپس چلے جاؤ گے یا پھر تمہارا تعلق کسی سرکاری دفتر سے ہو گا اور تم کیمیکل فیکٹری کی طرف چلے

جاؤ گے۔ لیکن جب تم ہمارے ایک مخصوص پوائنٹ کی طرف بڑھنے
لگے۔ تو میں نے تمہیں چیک کرنے کا حکم دے دیا۔ ہمارے آدمی
تمہیں چیک کرنے کے لئے گئے تو تم انہیں ہلاک کر کے فرار ہونے
میں کامیاب ہو گئے ——— اور اب بھی جس طرح تم آرگن پہاڑی کے
علاقے میں داخل ہوئی تھیں تمہیں باقاعدہ چیک کیا جا رہا تھا۔ اگر یہاں
تمہارے ساتھی ہوتے تو ظاہر ہے چیک کر لئے جاتے"
ترمذی نے کہا۔

"اگر اس طرح چیک کر لئے جاتے تو پھر وہ سیکرٹ سروس کے
ارکان تو نہ ہوئے گھامڑ ہو گئے" ——— جولیا نے منہ بناتے ہوئے
کہا۔ لیکن اُسے خود اپنے کھوکھلے پن کا احساس ہو گیا۔ اس نے
عمران کے سٹائل میں کام کرنا چاہا تھا لیکن بات بنی نہ تھی۔ اس کے
ذہن میں بات کرتے وقت یہ خیال نہ آیا تھا کہ یا در لینڈ جیسی خوفناک
اور جدید سائنسی طاقت والے اگر کوئی خفیہ لیبارٹری بنا سکتے ہیں
تو پھر ظاہر ہے انہوں نے اس کی حفاظت کے بھی جدید انتظامات
کئے ہوں گے۔

"دیکھو لڑکی ——— تمہارا جسم بے حد خوب صورت ہے اور تم
نوجوان ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارا یہ جسم ہمیشہ کے لئے ٹوٹ پھوٹ
جائے اور تمہارا یہ خوب صورت چہرہ بُری طرح مسخ کر دیا جائے
اس لئے اپنے ساتھیوں کے نام اور پتے بتا دو" ——— ترمذی کا
لہجہ یک لخت بے حد سرد ہو گیا۔

"جو میں نے بتا دیا ہے وہ کافی ہے" ——— جولیا نے بھی لہجے

سخت بناتے ہوئے کہا۔

"وکٹر ——— تیزاب کی بوتل لے آؤ" ——— ترمذی نے مڑ کر وکٹر
سے کہا۔ اور وکٹر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر جانے لگا۔ ابھی وہ
دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ ایک اور آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا اندر
داخل ہوا۔

"باس ——— مادام ایشلے کی کال ہے سا جان سنٹر سے"
آنے والے نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— اچھا ٹھہرو وکٹر۔ مجھے شاید زیادہ وقت لگ جائے۔
تم اسے ٹارچنگ سیکشن کے حوالے کر دو۔ وہ اس سے پوری
تفصیلات خود ہی معلوم کر لیں گے" ——— ترمذی نے وکٹر سے
کہا۔ اور وکٹر کے سر ہلانے پر وہ خود تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے
باہر نکل گیا۔

وکٹر نے آگے بڑھ کر بندھی ہوئی جولیا کو ایک جھٹکے سے اٹھا کر
کاندھے پر لادا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بھی کمرے سے باہر نکل گیا۔

چوہان نے فلیٹ میں جاتے ہی سب سے پہلے خاور کو فون کیا۔

"یس خاور سپیکنگ"۔۔۔ دوسری طرف سے خاور کی آواز سنائی دی۔

"خاور۔۔۔ میں چوہان بول رہا ہوں۔ تم باقی ساتھیوں کو ساتھ لے کر فوراً میرے فلیٹ پہنچو۔ ایک اہم بات ہے جلدی آؤ"

چوہان نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ خاور کچھ اور پوچھتا اس نے رسیور رکھ دیا۔ دراصل جس انداز میں جولیا نے آرگن پہاڑی سے اُسے واپس بھیجا تھا۔۔۔ جولیا کا وہ انداز چوہان کو کھٹک گیا تھا اور اس کے انداز سے ہی چوہان سمجھ گیا تھا کہ اب جولیا خود اکیلے ہی اس لیبارٹری کو چیک کرنے کی کوشش کرے گی۔ اُسے چونکہ جولیا کے ساتھ کام کرتے ہوئے کافی عرصہ گزر گیا تھا۔ اس لئے وہ اس

کے ہر انداز کو اچھی طرح جانتا تھا۔ اور اس نے جان بوجھ کر ان چاروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ کیونکہ اُسے یہ اندازہ نہ تھا کہ وہ اس طرح وہاں گھیر لئے جائیں گے۔۔۔ جس انداز میں وہ لوگ سامنے آئے تھے۔ اس سے محسوس ہوتا تھا کہ وہاں ان کے کافی انتظامات ہیں اور چوہان کو احساس تھا کہ اگر جولیا اکیلی وہاں گئی تو پھر شاید صورت حال زیادہ خراب ہو جائے لیکن چونکہ جولیا اب لیڈر تھی اور ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی تھی۔ اس لئے ظاہر ہے وہ اُسے اس کی مرضی کے خلاف بھی چلنے پر مجبور نہ کر سکتا تھا۔۔۔ ورنہ اگر ایکسٹو ہوتا تو وہ یقیناً اپنے احساسات ایکسٹو تک پہنچا دیتا۔ اور اس کے بعد ایکسٹو کے حکم کی سرتابی جولیا کے لئے ناممکن ہو جاتی۔ اس لئے اس نے بہتر یہی سمجھا کہ ساتھیوں کے ساتھ اس سلسلے میں مشورہ کر کے کوئی باقاعدہ لائحہ عمل طے کر لیا جائے اس لئے اس نے خاور کو فون کیا تھا۔۔۔ باقی ساتھی بھی چونکہ اُسی بلڈنگ میں رہتے تھے جہاں خاور کا فلیٹ تھا۔ اس لئے فرداً فرداً سب کو فون کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

تھوڑی دیر بعد کال بیل بجی تو چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو خاور صدیقی اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے اندر داخل ہو گئے۔

"کیا بات ہے چوہان۔۔۔ تم نے کچھ بتایا ہی نہیں۔ ہم تو پریشان ہو گئے تھے"۔۔۔ صدیقی اور خاور نے بیک آواز کہا۔

"بیٹھو۔۔۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ چوہان نے کہا۔ اور پھر اس نے ہوٹل آرگنزا سے لے کر آرگن پہاڑی پر جانے اور پھر وہاں چار افراد کی ہلاکت سے واپسی تک سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔ اور ساتھ ہی

اپنا یہ تاثر بھی کہ اب جولیا ذاتی طور پر اس کی تحقیق کرنے کی کوشش کرے گی۔

"تو یہ سلسلہ پاور لینڈ کا ہے۔ اُسی پاور لینڈ کا جس کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کے لئے عمران اور باقی ساتھی گئے ہوئے ہیں" ـــ خاور نے کہا۔

"ہاں بالکل ـــ اور اسی بات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ تنظیم کس قدر جدید وسائل کی حامل اور خوفناک ہے" ـــ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو تم کیا چاہتے ہو ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ جولیا اس وقت ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی ہے۔ اس لئے ظاہر ہے وہ کوئی جذباتی قدم تو نہ اٹھا سکتی ـــ سوچ سمجھ کر ہی قدم اٹھائے گی اور اُسے حکومت کا مکمل تعاون بھی حاصل ہو گا" ـــ صدیقی نے کہا۔

"مجھے جولیا کی ذہنی کیفیت کا علم ہے۔ وہ ایکسٹو کی سیٹ سنبھالنے کے بعد عجیب و غریب جذباتی کیفیات سے گزر رہی ہے۔ کبھی وہ بالکل ایکسٹو کی طرح سرد مہر ہو جاتی ہے اور کبھی دوبارہ پہلے جیسی جولیا بن جاتی ہے ـــ اس کے ساتھ ساتھ وہ ایکسٹو کو اپنی صلاحیتیں دکھلانے کے لئے بے چین ہے۔ جس انداز میں جولیا نے مجھے واپس بھیجا ہے۔ میں اس سے یہی سمجھا ہوں کہ اب جولیا مجھے یا ہم میں سے کسی کو ساتھ لئے بغیر اپنے طور پر وہاں تحقیقات کرے گی ـــ اور مجھے خدشہ ہے کہ اگر اکیلی جولیا وہاں گئی تو ہو سکتا ہے اس کی جان شدید خطرات لاحق ہو جائیں" ـــ چوہان نے اپنی بات پر اصرار

کرتے ہوئے کہا۔

"چوہان کا تجربہ بالکل درست ہے۔ ہمیں اس سلسلے میں جولیا سے بات کرنی چاہیئے" ـــ نعمانی نے کہا۔

"بجائے اس سے بات کرنے کے کیوں نہ ہم خفیہ طور پر اس جگہ کی نگرانی کریں" ـــ خاور نے کہا۔

"نہیں ـــ یہ غلط ہو گا۔ ہو سکتا ہے جولیا کا ایسا پروگرام نہ ہو اور ہم وہاں پہنچ جائیں اور جولیا کسی اور پروگرام کے تحت ہمیں کال کرے۔ اور ہم دستیاب ہی نہ ہو سکیں" ـــ صدیقی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے مس جولیا سے میں بات کرتا ہوں" ـــ نعمانی نے کہا اور اس نے جلدی سے قریب پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ جولیا سپیکنگ" ـــ پہلی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے رسیور اٹھا لیا تھا۔

"میں نعمانی بول رہا ہوں مس جولیا" ـــ نعمانی نے قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــ کیا بات ہے" ـــ جولیا کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"مس جولیا ـــ ہم سب ساتھی اس وقت چوہان کے فلیٹ میں موجود ہیں۔ ہم کام نہ ہونے کی وجہ سے بور ہو رہے تھے۔ اس لئے کوئی تفریحی پروگرام بنانے کے لئے چوہان کے فلیٹ میں آئے تو چوہان نے ہمیں ریڈ پاور والے کیس کے متعلق بتایا ہے۔ میں نے

سوچا کہ اس سلسلے میں آپ سے بات کر لی جائے تاکہ اس کیس کو حل کیا جا سکے" ___ نعمانی نے جان بوجھ کر بات کو بدلتے ہوئے کہا تاکہ جولیا جوہان پر ناراض نہ ہو جائے کہ اس نے کیوں یہ میٹنگ کال کی ہے۔

"آپ لوگ صرف میری ہدایات کا انتظار کریں جیسے ہی آپ کی ضرورت ہو گی آپ کو کال کر لیا جائے گا" ___ جولیا کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

"مس جولیا ___ میرے خیال میں صاف بات کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ہم سب آپ کے ساتھی ہیں اور ہم سب یہی چاہتے ہیں کہ ایکسٹو کی عدم موجودگی میں پاور لینڈ کا یہ کیس خاصا خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے ___ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہم سب مل کر کام کریں" ___ نعمانی نے کہا۔

"اوہ ___ تو تمہارا مطلب ہے کہ میں تم لوگوں سے کام نہیں لینا چاہتی۔ یہ بات نہیں ہے۔ ہم سب ایک ہی ٹیم ہیں۔ ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ میری اکیلے تو کوئی صلاحیتیں نہیں ہیں۔ ہم سب کی ہیں" ___ جولیا نے نرم لہجے میں کہا۔

"تو پھر آپ ہمیں بتائیں کہ آپ نے اس کیس کے سلسلہ میں کیا لائحہ عمل طے کیا ہے" ___ نعمانی نے کہا۔

"سوری ___ یہ تمہیں پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ کیا تم ایکسٹو سے یہ پوچھ سکتے ہو۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ میں اس وقت ایکسٹو کی سیٹ پر کام کر رہی ہوں۔ تم لوگوں کی جب اور جس وقت

بھی ضرورت پڑے گی، تمہیں نہ صرف کال کر لیا جائے گا بلکہ تمہیں بریف بھی کر دیا جائے گا" ___ جولیا کا لہجہ ایک بار پھر سرد ہو گیا۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ جوہان کا تجزیہ درست ہے کہ آپ اکیلے آرگن پہاڑی جا کر تحقیقات کرنا چاہتی ہیں" ___ نعمانی نے آخر وہ بات کر ہی دی جو وہ اب تک نہ کر پا رہا تھا۔

"ضروری نہیں کہ میں وہی کچھ کروں جو آپ لوگ سوچ رہے ہیں۔ اور نہ ہی آپ کو ایسا سوچنے کی اجازت ہے۔ اگر آپ نے میرے معاملات میں بے جا مداخلت کی تو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میں بحیثیت ایکسٹو آپ کو اس بارے میں کوئی سرزنش کرنے پر مجبور ہو جاؤں ___ اس لئے آپ مجھ پر اعتماد رکھیں اور اپنے اپنے فلیٹس میں میری کال کا انتظار کریں" ___ جولیا کا لہجہ انتہائی سخت ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

نعمانی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"جولیا تو سچ مچ کی ایکسٹو بن گئی ہے۔ بہر حال اب کیا کیا جا سکتا ہے۔ ہم اس کے احکامات کے پابند ہیں" ___ نعمانی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔ شاید اُسے جولیا سے اس قسم کے رویے کی توقع ہی نہ تھی۔

"اس میں شرمندہ ہونے والی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم نے اپنے طور پر ایک کوشش کر لی ہے۔ اب ہم بری الذمہ ہیں بہر حال ایکسٹو نے جولیا کو اختیارات کچھ سوچ کر ہی دیئے ہوں گے" ___ خاور نے کہا اور باقی سب نے سر ہلا دیئے۔

"تو ٹھیک ہے ہم سب اپنے اپنے فلیٹس چلتے ہیں جب جولیا کی طرف سے کوئی کال آئے گی تو حکم کی تعمیل کریں گے" — نعمانی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی آف ہو چکا تھا۔ اور پھر باقی ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور چوہان سے مصافحہ کر کے وہ ایک ایک کر کے باہر چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد چوہان کافی دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ اور پھر اس نے فیصلہ کر لیا کہ جولیا اور بعد میں ایکسٹو چاہے اسے سزا کیوں نہ دے دے — اسے اپنے طور پر جولیا کا خیال رکھنا پڑے گا۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی وہ اٹھا اور ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو وہ میک اپ اور لباس کے لحاظ سے مکمل طور پر بدل چکا تھا — اب وہ کوئی مقامی سیلزمین لگ رہا تھا۔ اس نے ایک الماری کھول کر اس میں مخصوص قسم کا اسلحہ نکال کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر فلیٹ کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا — اور اب وہ آرگن پہاڑی کی طرف جانے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ اس بار اس نے کار کی بجائے موٹر سائیکل گیراج سے باہر نکالا اور چند لمحوں بعد اس کا موٹر سائیکل آرگن پہاڑی والے علاقے کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

ڈکلٹر جولیا کو کاندھے پر اٹھائے ایک راہداری سے گزر کر ایک اور بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ اس کمرے میں چار قوی ہیکل افراد ایک میز کے گرد کرسیاں بچھائے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر سفاکی اور درندگی نمایاں تھی — دروازہ کھلنے کی آواز سنتے ہی ان چاروں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ڈکلٹر کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اوہ باس ڈکلٹر — یہ آپ کسے اٹھا لائے" — ان میں سے ایک نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"رابرٹ — یہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کی چیف ہے اس کا نام جولیانا ہے۔ چیف باس نے حکم دیا ہے کہ اس سے اس کے ساتھیوں کے نام و پتے معلوم کرنے ہیں" — ڈکلٹر نے ایک

طرف رکھی ہوئی لوہے کی کرسی پہ بندھی ہوئی جولیا کو بٹھا کر مڑتے
ہوتے کہا۔

"اوہ چیف باس زندہ باد ——— ہمارے ہاتھ کافی عرصے سے
کھجلا رہے تھے۔ اور پھر اس قدر خوب صورت اور نوجوان لڑکی۔
واہ لطف آجائے گا اس سے پوچھ گچھ کرتے" ——— رابرٹ نے
بھوکے درندے کی طرح ہونٹوں پہ زبان پھیرتے ہوئے کہا۔

"جوجی میں آئے کرو۔ لیکن یہ خیال رہے کہ اگر یہ لڑکی مرگئی اور تم
اس سے معلومات حاصل نہ کرسکے تو پھر ہوسکتا ہے تمہاری قبروں
کے بھی منہ کھل جائیں" ——— ڈاکٹر نے سرد لہجے میں کہا۔ اور پھر
جولیا کی طرف مڑ گیا۔

"مس جولیا ——— رابرٹ اور اس کے ساتھی خوفناک بھیڑیئے
ہیں۔ انتہائی خوفناک حد تک سفاک لوگ ہیں۔ اس لیے بہتر یہ
ہے کہ میرے ہوتے ہوئے تم سب کچھ بتادو۔ ورنہ میرے یہاں
سے جانے کے بعد یہ تمہاری ہڈیوں میں سے گودا بھی نکال لیں گے"
ڈاکٹر نے کہا۔

"ہمدردی کا شکریہ مسٹر ڈاکٹر ——— لیکن میں نے جو کچھ بتانا تھا
پہلے ہی بتا چکی ہوں اور باقی رہے یہ لوگ تو یہ بھیڑیئے نہیں بلکہ بھیڑ
کی کھال میں بھیڑیں ہیں" ——— جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے
میں جواب دیا۔

"اوہ ——— بڑی جاندار چیز لے آئے ہو باس۔ اب تو اور بھی
زیادہ لطف آئے گا" ——— رابرٹ نے بڑے سفاکانہ انداز میں

دانت نکوستے ہوئے کہا۔

اور ڈاکٹر کاندھے جھٹکتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس
کے باہر جانے کے بعد ایک آدمی نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر
دیا ——— اور پھر وہ واپس اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا۔ جو اب
کھڑے اس طرح جولیا کو دیکھ رہے تھے جیسے قصائی ذبح ہونے والے
جانور کا جائزہ لیتا ہے۔

"کیا خیال ہے مائی۔ پہلے اسے روند نہ ڈالا جائے۔ اس کے بعد
معلومات بھی حاصل کرلی جائیں گی" ——— رابرٹ نے ساتھ کھڑے
ہوئے ایک پہلوان نما آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"باس ——— میں بھی یہی کہنا چاہتا تھا۔ خاصی پرشباب لڑکی ہے
اور ہمیں یہاں آئے ہوئے دو ہفتے ہوگئے ہیں ابھی تک کسی لڑکی کی
شکل بھی نہ دیکھی تھی" ——— مائی نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اسے اٹھاؤ اور نیچے فرش پہ لٹا دو تاکہ کارروائی
کا آغاز کیا جائے" ——— رابرٹ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور
مائی جھومتا ہوا جولیا کی طرف بڑھا۔ جولیا خاموش بیٹھی انہیں دیکھ رہی
تھی۔ اس کے چہرے پہ بلا کا اعتماد تھا۔ جیسے وہ اس قدر خوفناک
لوگوں کی بجائے اپنے دوستوں کے درمیان موجود ہو۔

"آؤ میری سنہری چڑیا۔ آؤ فرش پہ آرام کرو" ——— مائی نے
قریب پہنچ کر جولیا کو دونوں بازوؤں سے پکڑ کر یوں اوپر اٹھاتے
ہوئے کہا۔ جیسے کوئی بچہ پلاسٹک کے کھلونے کو اٹھاتا ہے۔ لیکن
دوسرے لمحے جولیا کی ٹانگیں پوری قوت سے اس کے سینے پہ پڑیں۔

اور ماکی جو بڑے ڈھیلے ڈھالے انداز میں کھڑا تھا یک لخت چیختا ہوا
نہ صرف پیچھے ہٹتا گیا بلکہ جولیا پر اس کی گرفت بھی ختم ہو گئی ۔ اور
جولیا پیروں کے بل نیچے گری ——— اور اس کے ساتھ ہی اس کا
جسم کسی سپرنگ کی طرح اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے سر کی
بھرپور ٹکر پیچھے ہٹتے ہوئے ماکی کے سینے پر پوری قوت سے پڑی
اور اس بار ماکی چیختا ہوا اچھل کر پیچھے کھڑے ہوئے اپنے ساتھیوں سے
ٹکرایا جو حیرت بھرے انداز میں یہ تماشا دیکھ رہے تھے ——— شاید
انہیں خواب میں بھی یہ توقع نہ تھی کہ ایک بندھی ہوئی لڑکی کی طرف سے
اس طرح کا ردعمل بھی ہو سکتا ہے ۔

ماکی کے اچانک ٹکرانے سے وہ سب جو اکٹھے کھڑے تھے
یک لخت نیچے گرے ۔ ادھر جولیا ٹکر مار کر نیچے گرتے ہوئے یکلخت
قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوئی ——— اور اس بار اس کے بازو
کسی بازی گر کی طرح سمٹے اور دوسرے لمحے اس کے بازو رسیوں
کی گرفت سے باہر تھے ۔ اُسے باندھنے والوں نے شاید اُسے لڑکی
سمجھ کر بڑے سادہ اور ڈھیلے انداز میں اس کے جسم کے گرد رسیاں
لپیٹ دی تھیں ——— اور جولیا نے قلابازی کھاتے ہوئے اپنے
بازوؤں کو اس انداز میں سمیٹا تھا کہ رسیاں کافی نیچے کھسک گئی
تھیں ۔ اس لئے وہ آسانی سے بازو سمیٹ کر اپنے اوپری جسم
ان رسیوں کی گرفت سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی تھی ۔

" تمہاری یہ جرأت ——— میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا "
یک لخت رابرٹ نے اٹھ کر چیختے ہوئے کہا ۔ اور وہ بجلی کی سی تیزی

سے جولیا کی طرف لپکا ۔ لیکن جولیا تو جیسے بجلی بن گئی تھی ۔ اس کی دونوں
ٹانگیں ابھی تک رسیوں کی گرفت میں تھیں ۔ لیکن وہ یک لخت اچھلی
اور اس کے دونوں جڑے ہوئے پیر پوری قوت سے اپنی طرف
لپکتے ہوئے رابرٹ کے جبڑے پر پڑے ——— اور رابرٹ بری
طرح ڈکارتا ہوا بے اختیار گھوم کر چند قدم پیچھے ہٹتا گیا ۔ جولیا اس بار
سر کے بل نیچے گری تھی ۔ اس نے بازو فرش پر رکھے اور پھر اس کا
جسم یک لخت فضا میں نیم دائرے کی طرح گھومتا ہوا جب سیدھا
ہوا تو وہ ان سے کافی فاصلے پر کمرے کے آخری کونے میں جا کھڑی
ہوئی تھی ——— اور پھر جب تک وہ سب اس کے پاس پہنچتے وہ اپنا
نچلا جسم بھی رسیوں سے آزاد کرا چکی تھی ۔

" آؤ آؤ ——— اب میں دیکھتی ہوں تم میں کتنا دم خم ہے بھیڑ کے
بچو " ——— جولیا نے زہرخند لہجے میں کہا ۔ اور اس بار اس نے
یک لخت ہائی جمپ کے انداز میں چھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے
وہ اپنی طرف لپکتے ہوئے ان چاروں کے سروں کے اوپر سے کسی
پرندے کی طرح اڑتی ہوئی ان کی پشت کی طرف جا کھڑی ہوئی ۔ اور پھر
اس سے پہلے کہ وہ چاروں تیزی سے مڑتے ——— جولیا نے
لوہے کی بنی ہوئی ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے ایک آدمی
کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا ۔ پوری قوت سے پڑنے
والی کرسی کی ضرب نے اس کی کھوپڑی میں ایک لمبا کریک ڈال دیا تھا ۔
اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح نیچے گرا اور تڑپنے لگا ۔

البتہ باقی تین اب پوری طرح سنبھل گئے تھے اور وہ نیم دائرے

کی صورت میں پھیلتے گئے ۔ انہیں شاید اب پوری طرح احساس ہو
گیا تھا کہ جسے وہ ایک عام سی لڑکی سمجھ رہے ہیں وہ عام لڑکی
نہیں ہے ۔

"اب تم بچ کر نہیں جا سکتی لڑکی ۔ اب تمہاری ہڈیاں یہیں ٹوٹیں
گی"۔۔۔ رابرٹ نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا ۔

لیکن اُسی لمحے جولیا نے ایک عجیب حرکت کی اس نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی کرسی یک لخت زمین پر رکھی اور پھر اچھل کر اس کے
اوپر چڑھ گئی ۔۔۔ اُسی لمحے ایک آدمی وحشیوں کے سے انداز
میں چیختا ہوا جولیا کی طرف لپکا ۔ لیکن اُسی لمحے جولیا کا جسم کمان کی طرح
مخالف سمت میں جھکا اور پھر جیسے ہی اس کے دونوں ہاتھ زمین سے
لگے ۔۔۔ اس کا نچلا جسم ایک جھٹکے سے سمٹا اور کرسی جس کے کنارے
پر اب اس کے پیر تھے ۔ بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح مخالف
سمت میں اڑتی ہوئی پوری قوت سے جولیا کی طرف لپکنے والے آدمی
کے چہرے پر اس قدر قوت سے پڑی کہ وہ نہ صرف اچھل کر پشت
کے بل گرا بلکہ اس کے حلق سے لرزا دینے والی چیخ نکلی ۔۔۔ گولی
کی طرح اڑ کر لگنے والی لوہے کی کرسی نے اس کے چہرے کا بھرتہ
بنا دیا تھا ۔ اس کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا ۔

اُسی لمحے باقی بچ جانے والے رابرٹ اور ماکی سانڈوں کی طرح
اچھل کر جولیا پر آئے لیکن جولیا نے فرش پر ہاتھ لگاتے ہی ہوا میں
دو الٹی قلابازیاں کھائیں ۔۔۔ اور وہ اب ان کی پشت پر جا کھڑی ہوئی
اور وہ دونوں ہی بُری طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیختے ہوئے

فرش پر جا گرے ۔ جولیا نے واقعی اپنی بے پناہ پھرتی اور ذہانت سے
ان چاروں دیو ہیکل افراد کو تگنی کا ناچ نچا دیا تھا ۔ ان میں سے دو تو
بے کار ہو چکے تھے ۔۔۔ جب کہ باقی دو ایک دوسرے سے ٹکرا کر
تیزی سے اُٹھنے لگے اور ایک بار پھر ایک دوسرے سے ٹکرا کر
نیچے گر گئے ۔ اُسی لمحے جولیا نے ایک بار پھر ایک طرف پڑی ہوئی
کرسی اٹھائی اور سر پر سے گھما کر پوری قوت سے اٹھنے کی
کوشش کرتے ہوئے ماکی کے سر پر مار دی ۔۔۔ اور ماکی بھی
اپنے دو ساتھیوں کی طرح چیختا ہوا فرش پر گر گیا ۔ لیکن اس بار
رابرٹ کا داؤ چل گیا ۔ جیسے ہی جولیا نے ماکی کے سر پر کرسی ماری
رابرٹ یک لخت بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس بار وہ جولیا
کو اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوا فرش پر جا گرا ۔

نیچے گرتے ہی رابرٹ نے پوری قوت سے جولیا کے چہرے
پر سر کی زوردار ٹکر مارنی چاہی لیکن جولیا کسی چکنی مچھلی کی طرح تیزی سے
عین آخری لمحے میں سر کو ہٹا لینے میں کامیاب ہو گئی اور رابرٹ کا
چہرہ پوری قوت سے پختہ فرش پر لگا ۔۔۔ اور اس کے حلق سے
بھی ایک زوردار چیخ نکلی اُسی لمحے جولیا نے دونوں گھٹنے سمیٹ
کر اُسے پہلو کے بل اچھال دیا ۔ اور خود اس طرح اٹھ کھڑی ہوئی جیسے
اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ لگے ہوئے ہوں ۔ رابرٹ
اب دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کو پکڑے ہوئے کراہ کر اٹھ
رہا تھا کہ جولیا بجلی کی سی تیزی سے دوڑتی ہوئی ایک بار پھر کرسی کی
طرف بڑھی ۔۔۔ اور جب وہ کرسی اٹھا کر پلٹی تو رابرٹ اٹھ کر کھڑا ہو

رہا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ چہرے سے ہٹا لئے تھے۔ اس کا
چہرہ خون آلود تھا۔ آنکھوں سے وحشت ابل رہی تھی۔ اس کی ناک
پچک گئی تھی اور اس سے خون نکل رہا تھا ۔۔۔ پیشانی بھی پھٹ گئی
تھی اور پھر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ جولیا نے پوری قوت سے
کرسی اس کے سر پر جما دی تھی اور رابرٹ چیختا ہوا فرش پر گرا۔ جولیا نے
دوسرا وار کیا اور پھر جیسے جولیا پر دورہ سا پڑ گیا ۔۔۔ وہ مسلسل
کرسی اس کے سر پر مارتی رہی۔ رابرٹ چند لمحے بری طرح پھڑکتا
رہا پھر اس کا جسم ساکت ہو گیا۔

اس کے ساکت ہوتے ہی جولیا پیچھے ہٹی۔ اس کا سانس دھونکنی
کی طرح چل رہا تھا۔ وہ اب خود بھی حیرت بھری نظروں سے فرش
پر پڑے ہوئے ان چار قوی ہیکل افراد کو دیکھ رہی تھی ۔۔۔ اسے شاید
خود بھی یقین نہ آ رہا تھا کہ اس نے بغیر کسی اسلحے کے صرف اپنی جبلتی اور
پھرتی کی مدد سے ان چار خوفناک افراد کو فرش چاٹنے پر مجبور کر
دیا ہے۔

چند لمحے سانس برابر کرنے کے بعد وہ تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھی۔ کیونکہ بہرحال ان چار کے خاتمے کے باوجود وہ
دشمنوں کے گڑھ میں تھی ۔۔۔ اور کسی بھی وقت کوئی آسکتا تھا۔ اس
نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا۔ تو راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ وہ
تیزی سے باہر آئی اور پھر پنجوں کے بل دوڑتی ہوئی اسی طرف کو بڑھ
گئی جدھر سے اسے لایا گیا تھا ۔۔۔ جلد ہی وہ اس ہال نما کمرے
میں پہنچ گئی۔ یہاں سے اسے الماری سے ایک مشین گن مل گئی اب

مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ اسے جب پکڑا گیا تھا تو بے ہوش ہونے
سے پہلے اس نے ایک پہاڑی چٹان کو ایک طرف ہٹتے ہوئے
دیکھا تھا ۔۔۔ اس سے ظاہر تھا کہ یہ سارا اڈہ زیر زمین بنایا گیا ہے۔
اس نے یہ پروگرام ہی بنایا تھا کہ وہ میک اپ میں ان پہاڑیوں میں
گھومے گی۔ اور ظاہر ہے اسے پکڑ کر کسی اڈے پر لے جایا جائے
گا تو عمران کے انداز میں وہ وہاں سے نکل آئے گی ۔۔۔ اس
طرح اسے اڈے کی صحیح اندرونی صورت حال کا علم ہو جائے گا اور
پھر وہ اپنے ساتھیوں سمیت اس پر پوری قوت سے ریڈ کر کے اس
کا خاتمہ کر دے گی ۔۔۔ لیکن ہوا اس کی توقع کے خلاف کہ وہ جیسے
ہی ایک چٹان کو اپنی جگہ سے ہٹتے دیکھ کر ٹھٹھکی کسی گیس کا بھبکا سا
اس کی ناک سے ٹکرایا اور وہ بے ہوش ہو گئی۔ اس کے بعد اسے
ہوش اسی ہال نما کمرے میں آیا تھا جہاں ترمذی اور اس کے ساتھی
موجود تھے ۔۔۔ ترمذی کو اس نے اس لئے پہچان لیا تھا کہ ایک
بار پہلے وہ عمران کے ساتھ کام کرتے ہوئے لیڈی ایشلے اور
ترمذی کو اکٹھے دیکھ چکی تھی۔ اس نے تو اپنی ہمت اور جرأت سے
چار خوفناک افراد کو فرش چاٹنے پر مجبور کر دیا تھا ۔۔۔ لیکن اب
مسئلہ تھا یہاں سے نکلنے کا۔ مشین گن اٹھا کر وہ جیسے ہی پلٹی اس کی
نظر ہال کے ایک کونے میں موجود دروازے پر پڑی۔ یہ دروازہ
کسی لفٹ کے دروازے کی طرح تھا ۔۔۔ وہ جلدی سے اس
دروازے کی طرف بڑھی۔ وہ واقعی کسی لفٹ کا دروازہ تھا اس
میں داخل ہو کر اس نے جیسے ہی دروازہ بند کیا۔ لفٹ خود بخود اوپر

کو جھٹکنے لگی۔ جولیا ہاتھ میں مشین گن اٹھائے خاموش کھڑی تھی۔ اس کا دل
تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ چند لمحوں بعد لفٹ رکی اور جولیا نے جیسے ہی
ذرا سا دروازہ کھولا ـــــ اس نے دیکھا کہ سامنے ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
جس کے وسط میں ایک مشین کے پیچھے ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ اس
نوجوان کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا۔ جولیا نے یک لخت دروازہ
کھولا اور اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی ـــــ اُسے اچانک لفٹ سے
نکلتے دیکھ کر نوجوان اس بُری طرح چونکا کہ کرسی سمیت پیچھے فرش پر جا گرا
اور جولیا ہرن کی طرح قلانچیں بھرتی ہوئی اس کے سر پر پہنچ گئی۔

"خبردار اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ ورنہ ـــــ" جولیا نے غراتے ہوئے
کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے مشین گن کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔ نوجوان
کانپتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں سے خوف جھانکنے
لگا تھا۔

"مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو" ـــــ نوجوان نے ہکلاتے
ہوئے کہا۔

"چلو مجھے اس اڈے سے باہر لے چلو۔ جلدی کرو" ـــــ جولیا نے
غراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ـــ مارو نہیں" ـــــ نوجوان نے کہا۔ اور اس نے مشین کی
طرف ہاتھ بڑھایا۔

"ٹھہرو ـــ پہلے مجھے بتاؤ کہ تم کون سا بٹن دبا رہے ہو" ـــــ جولیا
نے مشین گن پر دباؤ ڈالتے ہوئے کہا۔

"باہر کا راستہ کھولنے والے بٹن پر۔ اس پر ایگزٹ لکھا ہوا ہے تم خود

دیکھ لو" ـــــ نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔
اور جولیا نے دیکھا کہ واقعی مشین پر ایک سرخ رنگ کے بٹن کے اوپر
ایگزٹ کا لفظ لکھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے اسے دباؤ جلدی" ـــــ جولیا نے کہا اور نوجوان نے
جلدی سے ہاتھ بڑھا کر وہ بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کی ایک
دیوار میں خلا سا پیدا ہوا اور ایک سرنگ دور جاتی دکھائی دی۔

"یہ سرنگ کہاں جاتی ہے" ـــــ جولیا نے پوچھا۔

"یہ بیرونی دروازے تک جاتی ہے۔ وہاں ہمارا ایک اور مرکز ہے"
نوجوان نے کانپتے ہوئے کہا۔

"چلو آگے چلو ـــ جلدی کرو۔ ورنہ میں ڈھیر کر دوں گی" ـــــ جولیا
نے کہا۔ اور نوجوان کو سرنگ کی طرف دھکیل دیا۔ وہ دونوں آگے پیچھے
چلتے ہوئے سرنگ میں داخل ہوئے تو پیچھے کمرے کی دیوار برابر ہو گئی۔
لیکن سرنگ میں خاصی روشنی تھی ـــــ تھوڑی دیر بعد وہ سرنگ کے
اختتام پر پہنچ گئے۔ یہاں پھر دیوار تھی جس کی سائیڈ میں ایک ہینڈل سا
لگا ہوا تھا۔

"راستہ کھولو ـــ اور سنو۔ کتنے آدمی ہیں دوسری طرف"
جولیا نے پوچھا۔

"میری طرح ایک ہے" ـــــ نوجوان نے جواب دیا۔ اور جولیا
کے اثبات میں سر ہلانے پر اس نے ہینڈل کو پکڑ کر زور سے کھینچا تو
دیوار درمیان سے کھل گئی۔ اور جولیا نے آگے بڑھ کر زور سے نوجوان
کو دھکا دیا ـــ اور وہ تقریباً دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ بھی اُسی طرح کا

ایک چھوٹا کمرہ تھا۔ جس میں ویسی ہی مشین رکھی ہوئی تھی۔ اور ایک نوجوان اس مشین کے پاس کھڑا ہوا تھا۔ نوجوان اور اس کے پیچھے آتی ہوئی جولیا کو دیکھ کر اس کا ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا ——— اور ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں کے ساتھ ہی وہ نوجوان بری طرح چیختا ہوا نیچے جا گرا۔

"مم ——— مم ——— مجھے مت مارو" ——— جولیا کے ساتھ آنے والے نوجوان نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بیرونی دروازہ کھولو جلدی" ——— جولیا نے چیخ کر کہا۔ اور نوجوان نے جلدی سے آگے بڑھ کر مشین کا بٹن دبایا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی نہ صرف سامنے کی دیوار کھلی بلکہ باہر جاتا ہوا راستہ نظر آنے لگا ——— باہر سے آسمان نظر آ رہا تھا۔ یہ کوئی چٹان کھلی تھی۔ اسی لمحے جولیا نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور بٹن دبانے والا نوجوان چیختا ہوا کسی لٹو کی طرح گھوم کر فرش پر گرا تو جولیا اچھل کر اس راستے میں دوڑتی ہوئی باہر کو لپکی ——— اور چند لمحوں بعد وہ پہاڑی ٹیلوں پر پہنچ گئی۔ اسی لمحے چٹان کا وہ کھلا ہوا حصہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔

باہر نکلتے ہی جولیا نے ادھر ادھر دیکھا وہ شاید اندازہ لگا رہی تھی کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے کہ اچانک کسی نے اس پر چھلانگ لگا دی اور جولیا کو ساتھ لئے زمین پر گرا ——— اور جولیا کے ہاتھ سے مشین گن نکل کر دور جا گری۔ جولیا نے نیچے گرتے ہی تڑپ کر اٹھنا چاہا لیکن اسی لمحے دو اور افراد اس کے سر پر پہنچ گئے۔ اور انہوں نے اپنی مشین گنوں کی نالیں فرش سے اٹھتی ہوئی جولیا کے جسم کے ساتھ

لگا دیں۔

"تم باہر کیسے آ گئیں۔ تم تو ٹارچنگ سیکشن میں تھیں۔ فریڈ جلدی کرو باس سے بات کرو" ——— ایک نوجوان نے چیختے ہوئے اپنے ساتھی سے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وہ نوجوان کوئی حرکت کرتا اچانک ایک اور چٹان کے پیچھے سے تڑتڑاہٹ کی آوازیں بلند ہوئیں اور وہ تینوں افراد بری طرح چیختے ہوئے چٹانوں پر ڈھیر ہو گئے۔ جولیا اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"مس جولیا ——— جلدی کریں نکل چلیں" ——— دوسرے لمحے چوہان کی تیز آواز ابھری۔ اور پھر سامنے والی چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان باہر آ گیا۔

اور جولیا نے اس کی آواز سنتے ہی اس طرف دوڑ لگا دی حالانکہ اس نوجوان کا چہرہ چوہان کا نہ تھا لیکن جولیا اس کی آواز پہچانتی تھی اس لئے وہ سمجھ گئی کہ چوہان میک اپ میں ہے ——— وہ دوڑتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔

"جلدی آئیے۔ یہاں ہر طرف یہی لوگ پھیلے ہوئے ہیں" چوہان نے کہا اور پھر وہ ٹیلوں کی آڑ لے کر ایک طرف کو دوڑنے لگا۔ جولیا اس کے پیچھے تھی۔

یک لخت چوہان دوڑتے دوڑتے ٹھٹھک گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے رک گئی۔

"ادھر" ——— چوہان نے دبے لہجے میں کہا۔ اور پھر جولیا کا ہاتھ

پکڑ کر اس نے یک لخت ایک چٹان کے پیچھے چھلانگ لگا دی۔ اُ
لمحے گولیوں کی بوچھاڑ سی ہوئی لیکن وہ دونوں اس کی زد میں آنے
بچ نکلے ——— اور پھر چوہان کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے شعلہ اُگلا
ایک ٹیلے کی سائیڈ سے چیخ بلند ہوئی۔

" آیئے " ——— چوہان نے کہا اور ایک بار پھر تیزی سے دو
چند ہی لمحوں بعد وہ ایک بڑے ٹیلے کے پیچھے پہنچ گئے۔ یہاں ایک
موٹر سائیکل موجود تھا۔ چوہان اچھل کر اس کی سیٹ پر بیٹھا تو جولیا
پچھلی نشست پر چھلانگ لگا دی۔

دوسرے لمحے موٹر سائیکل کا انجن سٹارٹ ہوا اور وہ تیزی
آگے دوڑنے لگا۔ چوہان مختلف ٹیلوں کے پیچھے سے دوڑاتا ہوا
دیر بعد ایک کچی سڑک پر پہنچ گیا ——— یہاں پہنچتے ہی موٹر سائیکل
بے حد تیز ہو گئی۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ شہر کی طرف جانے والی
سڑک پر پہنچ چکے تھے۔ اور چوہان اور جولیا دونوں نے پختہ سڑک
ہی اطمینان کا سانس لیا ——— اب موٹر سائیکل ہموار سپیڈ سے
بڑھ رہی تھی۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے چوہان " ——— جولیا نے پوچھا۔

" مجھے یقین تھا مس جولیا کہ آپ اکیلی وہاں جائیں گی۔ اس لئے
کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لئے وہاں گیا۔ وہاں جا کر میں
محسوس کیا کہ وہاں بظاہر ہر طرف خاموشی ہے ——— لیکن کافی ا
مختلف ٹیلوں کے پیچھے چھپے ہوئے ہیں۔ آپ مجھے کہیں نظر نہ آ
میں ایک ٹیلے کے پیچھے چھپ کر ان کی پہرہ داری کے نظام کا

لینے لگا۔ مجھے ان کے خفیہ اڈے کے کسی دروازے کی تلاش تھی۔
لیکن پھر اچانک میں نے ایک چٹان کو کھسکتے اور اس میں سے آپ کو
اہر نکلتے دیکھا ——— اُسی لمحے تین افراد نے آپ کو چھاپ لیا۔ میں
ونکہ بالکل ہی قریب تھا۔ اس لئے میں نے ان پر فائر کھول دیا۔ اس
کے بعد کے حالات آپ جانتی ہیں۔ ویسے آپ اندر کیسے پہنچ گئیں "
ہان نے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے مڑ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" میں نے سوچا کہ پہلے اندر کا حال اکیلی چیک کر لوں کیونکہ زیادہ
فراد بعض اوقات وہ کام نہیں کر سکتے جو اکیلا فرد کر گزرتا ہے۔ عمران
کی کامیابی کا بھی راز یہی ہے کہ وہ زیادہ تر کام اکیلے ہی سرانجام دیتا
ہے ——— بہرحال یہ تجربہ کامیاب رہا ہے۔ میں نے ان کا اندرونی
ڈہ دیکھ لیا ہے۔ اب ہم اس پر باقاعدہ منصوبہ بندی سے حملہ کر سکتے
ہیں " ——— جولیا نے جواب دیا اور چوہان نے سر ہلا دیا۔

" لیکن اس کے لئے کوئی خاص ہی طریقہ کار اختیار کرنا ہوگا۔ ورنہ
س طرح دو چار افراد اس اڈے کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے " ——— چوہان
ے کہا۔

" ہاں ——— میں بھی یہی سوچ رہی ہوں۔ یہ لوگ بے حد طاقتور اور منظم
ہیں " ——— جولیا نے کہا۔ اور چوہان نے موٹر سائیکل کا رخ اس سڑک
ی طرف موڑ دیا۔ جس پر جولیا کا فلیٹ تھا۔

وکٹر دو افراد کے ساتھ سر جھکائے خاموش کھڑا
وہ اس وقت چیف باس ترمذی کے خاص کمرے میں موجود تھے
ترمذی کی حالت دیکھنے والی تھی ——— وہ زخمی شیر کی طرح کمرے
ٹہل رہا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑ گیا تھا
نے اُسے اس لڑکی کے نکل جانے اور نو افراد کے مارے جانے
تفصیلات بتائی تھیں۔

" اب یہ حالت رہ گئی ہے پاور لینڈ کی۔ کہ ایک عورت اڈ
میں داخل ہوتی ہے۔ چار قوی ہیکل افراد کو نہتے ہاتھوں ختم کرتی
دو افراد کو اور مارتی ہے اور باہر نکل جاتی ہے ——— اور وہاں
افراد مارے جاتے ہیں اور پھر اس کا پتہ نہیں چلتا کہ وہ کہاں گئی
جب کہ وہ بندھی ہوئی تھی۔ یہ ہے کارکردگی۔ لعنت ہے اس کا
پر" ——— ترمذی نے ان کی طرف مڑتے ہوئے چیخ کر کہا۔

" باس ——— ہمیں ایک فیصد کی بھی امید نہ تھی کہ وہ بندھی
ہوئی لڑکی ٹارچنگ سیکشن کے رابرٹ اور اس کے ساتھیوں کو
اس طرح مار کر نکل جائے گی" ——— وکٹر نے سہمے ہوئے لہجے
میں کہا۔

"تمہیں امید نہ تھی تو پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا۔ اب یہ ہمارا
خفیہ اڈہ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آگیا۔ اب وہ پوری
قوت سے اس پر جھپٹیں گے ——— ہو سکتا ہے وہ یہاں ملٹری ایکشن
کریں پھر کیا ہو گا۔ ابھی لیبارٹری کا کام ہی مکمل نہیں ہوا"
ترمذی نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچتے ہوئے کہا۔

وکٹر نے اس بار کوئی جواب نہ دیا وہ خاموش ہو رہا۔ ظاہر ہے
وہ کہہ بھی کیا سکتا تھا۔

"سنو ——— اب ہم سب مین سیکشن میں شفٹ ہو جائیں گے۔
ریمو پوائنٹ کو مکمل طور پر تباہ کر دو۔ مکمل طور پر۔ ہر راستہ بند
کر دو۔ ہر مشین کو مین سیکشن میں تبدیل کر دو۔ زیادہ سے زیادہ دو
گھنٹوں میں یہ تبدیلی مکمل ہو جانی چاہیئے" ——— ترمذی نے دوبارہ
میز کے پیچھے موجود کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یس باس ——— حکم کی تعمیل ہو گی" ——— وکٹر نے مؤدبانہ
لہجے میں کہا۔

" اور سنو ——— تم خود چار افراد کو لے کر شہر میں پھیل جاؤ ۔ اور
کوشش کرو کہ اس لڑکی جولیا کی رہائش گاہ کا پتہ چل جائے۔
میں چاہتا ہوں کہ انہیں وہیں شہر میں ہی الجھا دیا جائے"

ترمذی نے کہا۔

" مجھے ایک آدمی سے اس موٹر سائیکل کے نمبر کے متعلق اطلا
مل گئی ہے میں نے اس کے نمبر کے ذریعے کام کو آگے بڑھا
ہے ــــ مجھے یقین ہے کہ اس طرح میں مطلوبہ افراد تک پہنچ
گا۔ ایک بار مجھے ان مطلوبہ افراد کا علم ہو جائے تو میں انہیں
پاتال سے بھی گھسیٹ لاؤں گا" ــــ وکٹر نے کہا۔

" اور کے ــــ جاؤ۔ میں جلد از جلد کامیابی کی خبر سننا چاہتا
ہوں" ــــ ترمذی نے کہا۔

اور وکٹر سر ملاتا ہوا ان دو افراد سمیت مڑ کر کمرے سے با
آگیا۔ اس نے ان دونوں افراد کو زیرو پوائنٹ کو خالی کرنے ا
تباہ کرنے کے متعلق ہدایات دیں ــــ اور خود تیز تیز قدم اٹھا
ایک راہداری میں سے گزرتا ہوا ایک لفٹ تک پہنچا۔ چند لمحو
بعد لفٹ نے اسے اوپر کیمیکل فیکٹری کے ایک خصوصی کمر
میں پہنچا دیا ــــ وکٹر اس کیمیکل فیکٹری کا انچارج تھا۔ یہاں ا
کا میک اپ دوسرا تھا۔ ریڈیا ورکی لیبارٹری اس کیمیکل فیکٹ
سے کافی دور زیر زمین بنائی جا رہی تھی۔ ترمذی نے خاصی ذہان
سے کام لیا تھا ــــ مشینری اور ہنر مند افراد کو یہاں سے آ
اور ان کی موجودگی کا جواز پیدا کرنے کے لئے اس نے پہلے ایک
کیمیکل فیکٹری کی تنصیب کا پرمٹ حاصل کیا۔ اور پھر زمین
اوپر تو کیمیکل فیکٹری کا کام سست روی سے شروع ہو گیا
وہاں سے کافی دور ہٹ کر جدید ترین مشینوں کی مدد سے زیر ز

ریڈیا ور کی جدید ترین لیبارٹری کی تکمیل کا کام شروع کر دیا گیا۔
ٹارچنگ کے لئے دو اور سیکشن بنائے گئے تھے۔ ایک کیمیکل
فیکٹری کے بالکل مخالف سمت میں آرگن پہاڑی کے نچلے علاقے
میں ایک چھوٹا سا سیکشن زیرو پوائنٹ تعمیر کیا گیا تھا تاکہ اگر یہاں
کی سیکرٹ سروس کو کوئی شک و شبہ بھی ہو۔ تو وہ اسی سیکشن میں
سر ٹکراتے پھریں ــــ کیمیکل فیکٹری کے نیچے زیرو پوائنٹ سے
بالکل ہٹ کر یہ سیکشن تعمیر کیا گیا تھا۔ لیکن اس سیکشن کا بھی
ریڈیا ور لیبارٹری سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا۔ ریڈیا ور لیبارٹری
ان سب سے علیحدہ تھی ــــ اور کہاں تھی اور کیسی تھی اس کا علم
وکٹر کو بھی نہ تھا۔ کیونکہ اس لیبارٹری کے گرد انتہائی جدید ترین سائنسی
حفاظتی نظام قائم کیا گیا تھا۔ اور اس پوری لیبارٹری کی تعمیر مشینی
انسان کر رہے تھے ــــ صرف چند مخصوص انسان جو صرف
سائنسدان تھے۔ وہ اندر موجود تھے۔ اور وہ بھی جب سے لیبارٹری
سرکل کے اندر گئے تھے اس کے بعد باہر نہ آئے تھے۔ صرف
چیف باس ترمذی وہاں جاتا اور آتا تھا ــــ کس طرح جاتا تھا اس
کا علم کسی کو نہ تھا۔ چیف باس ترمذی کے خاص کمرے کے باہر
ایک بلب جلتا رہتا تھا۔ اگر بلب سرخ رنگ کا ہو تو اس کا مطلب تھا
کہ چیف باس موجود نہیں ہے ــــ اور جب چیف باس موجود
ہوتا تو یہ بلب سبز رنگ کا ہو جاتا۔

وکٹر نے اپنے خاص کمرے میں پہنچتے ہی سب سے پہلے الماری
میں سے ایک ماسک نکال کر پہنا اور پھر اسے دونوں ہاتھوں سے

تھپتھپا کر ایڈجسٹ کیا۔ اس طرح اس کا چہرہ اور بالوں کے رنگ کا انداز سب ہی کچھ بدل گیا۔ صرف قدوقامت اور لباس وہی رہ گیا تھا۔

کمرے میں موجود میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سگار باکس نکال کر باہر رکھا ـــ اور پھر اس سگار باکس کو الٹا کر کے جب اس نے اُس ایک کونے سے دبایا تو سگار باکس کی سائیڈ سے ایک ایریل سا باہر نکل آیا۔ اور اس کی سطح پر چھوٹے چھوٹے کئی بٹن نظر آنے لگے ڈکٹر نے ایریل کھینچ کر اونچا کیا اور پھر دو تین بٹن دبا دیئے ـــ سگار باکس سے ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز ٹوں ٹوں نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو ـــ ڈی۔ون کالنگ اوور" ـــ ڈکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس ـــ بی۔ون اٹنڈنگ اوور" ـــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"موٹر سائیکل کے بارے میں رپورٹ دو اوور" ـــ ڈکٹر نے پوچھا۔

"باس ـــ موٹر سائیکل کی نمبر پلیٹ جعلی تھی۔ اس نمبر کی کوئی رجسٹریشن موجود نہیں ہے۔ البتہ میرے گروپ کے ایک آدمی نے اس موٹر سائیکل کا کھوج نکال لیا ہے۔ ابھی چند لمحے پہلے مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ موٹر سائیکل ایک رہائشی اسکوائر ملٹن اسکوائر کی پارکنگ میں موجود ہے ـــ لیکن یہ پارکنگ بہت وسیع ہے یہاں

کم از کم ایک سو کے قریب موٹر سائیکل اور دوسری گاڑیاں موجود ہیں اس لئے میں نے گروپ کو نگرانی کا حکم دے دیا ہے۔ تاکہ اس موٹر سائیکل کا مالک جیسے ہی اُسے باہر لے آئے گا ہم اُسے گھیر لیں گے اوور" ـــ بی۔ون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــ تم ایسا کرو کہ اسے اغوا کر کے پوائنٹ الیون پہ لے آؤ۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ اب ہمارا اڈہ ہی پوائنٹ الیون ہو گا۔ زیرو پوائنٹ کو مکمل طور پر کلوز کر دیا گیا ہے اوور" ـــ ڈکٹر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے باس اوور" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈکٹر نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن دوبارہ دبائے اور پھر ایریل کو واپس باکس کے اندر کر کے اس نے باکس کو اٹھا کر جیب میں ڈالا ـــ اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے اپنے اسسٹنٹ مارٹی کو تفصیلی ہدایات دینی شروع کر دیں۔ کیونکہ اس نے خود شہر میں اس وقت تک منتقل ہونے کا فیصلہ کر لیا تھا ـــ جب تک وہ اس سیکرٹ سروس گروپ کا خاتمہ نہ کر لیتا۔

ہدایات دینے کے بعد وہ اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد کیمیکل فیکٹری کے گیٹ سے اس کی پرائیویٹ کار باہر نکل آئی۔ یہ کار اس کے ایک اور نام سے رجسٹرڈ تھی ـــ شہر کے قریب پہنچنے پر اس نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور پھر اس نے عقب نما آئینے میں دیکھتے ہوئے ماسک کو مختلف انداز میں تھپتھپانا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ روکے تو اس کے نقوش یکسر بدل چکے تھے۔ وہ واقعی میک اپ کا ماہر تھا۔ اس نے ایک نظر آئینہ میں ڈالی ــــ اور پھر اطمینان سے کار آگے بڑھا دی۔ اب وہ ایک غیر ملکی تاجر اسمتھ جانسن کے روپ میں آ چکا تھا۔ اسمتھ جانسن اینڈ کمپنی کا مینجنگ ڈائریکٹر جو جاپان کی درآمد کرنے والی مشہور کمپنی تھی ــــ اور جس کا دفتر انصاف پلازہ میں تھا اور رہائش گاہ ماڈل کالونی میں تھی۔ اس کی کار اب تیزی سے ماڈل کالونی کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

چوہان نے جولیا کو جب اس کے فلیٹ کے سامنے اتارا تو جولیا نے اُسے بتایا کہ وہ سر سلطان سے بات چیت کرنے کے بعد اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے ایک متفقہ لائحہ عمل طے کرنے کے لئے میٹنگ بلائے گی اس لئے وہ اپنے فلیٹ میں ہی رہے۔

"آپ ایسا کریں کہ مجھے بتا دیں کہ یہ میٹنگ کہاں ہو گی تاکہ میں باقی ساتھیوں کو وہاں اکٹھا کر لوں۔ اس دوران آپ سر سلطان سے ضروری بات چیت کر لیں۔ اس طرح وقت ضائع نہیں ہو گا" ــــ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر ایسا کرو کہ سب کو اپنے فلیٹ میں بلا لو۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گی" ــــ جولیا نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی اپنے فلیٹ کی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔

چوہان موٹرسائیکل دوڑاتا اپنے فلیٹ کے سامنے پہنچا اور
اس نے موٹرسائیکل اسکوائر کی پارکنگ میں کھڑی کر دی۔ کیونکہ
اس کا خیال تھا کہ اب وہ کار کی بجائے آئندہ بھی موٹرسائیکل استعم
کرے گا ——— اور خود وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر موجود
اپنے فلیٹ میں پہنچ گیا۔

وہ فلیٹ کا دروازہ کھول کر ابھی اندر داخل ہی ہوا تھا کہ میز پر
ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ چوہان نے آگے بڑھ کر رسیور
اٹھا لیا۔

"یس" ——— چوہان نے مختصر لفظ بولتے ہوئے کہا۔

"چوہان ——— میں صدیقی بول رہا ہوں۔ تم کہاں غائب ہو گئے
تھے۔ میں کئی بار ٹرائی کر چکا ہوں" ——— صدیقی نے کہا۔

"اوہ ——— مشن پر گیا تھا۔ میری توقع کے عین مطابق مس جو
اکیلی وہاں پہنچ گئیں۔ لیکن وہ شاید مجھ سے پہلے وہاں پہنچی تھی۔ اس
لئے گرفتار کر کے اڈے کے اندر اسے لے جایا گیا۔ میں بعد میں
وہاں پہنچا اور اسے تلاش کرتا رہا ——— وہاں کافی مسلح لوگ مختلف
ٹیلوں کی آڑ میں پہرہ دے رہے تھے۔ پھر اچانک ایک چٹان ہٹ
اور اس میں سے جولیا باہر آ گئی۔ لیکن اس پر تین افراد جھپٹ پڑے۔ میں
قریب ہی موجود تھا ——— میں ان تینوں کو ختم کر کے مس جولیا کو
وہاں سے نکال لایا۔ اور اب مس جولیا نے حکم دیا ہے کہ سب
ساتھی میرے فلیٹ پر پہنچ جائیں۔ وہ سر سلطان سے کوئی ضرور
باتیں کر کے خود بھی یہاں آئے گی ——— اور اس کے بعد سب م

اور کر آئندہ کا لائحہ عمل طے کریں گے" ——— چوہان نے صدیقی کو
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا نے اندر کیا دیکھا تھا اور وہ کس طرح باہر آ گئیں"
صدیقی نے پوچھا۔

"اب اس کی تفصیلات تو مس جولیا خود ہی بتائیں گی۔ بہرحال تم
باقی ساتھیوں کو لے کر میرے فلیٹ پہنچ جاؤ" ——— چوہان نے
کہا۔ اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے
رسیور رکھ دیا۔

پھر باتھ روم میں جا کر اس نے اپنا میک اپ صاف کیا۔
اور واپس کمرے میں آ گیا۔ اس نے الیکٹرک کیتلی میں پانی بھر کر
اس کا پلگ لگا دیا تاکہ ساتھیوں کے لئے چائے تیار کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے سارے ساتھی فلیٹ پر
پہنچ گئے۔

"سنا ہے کوئی معرکہ مار آئے ہو" ——— خاور نے اندر آتے ہی
ہنستے ہوئے کہا۔

"معرکہ کیا مارنا ہے بس ابھی تو ہاتھ پیر مار رہا ہوں"
چوہان نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"یار ویسے ایک بات ہے۔ عمران اور ایکسٹو کے بغیر تو ہم بیکار
قسم کی چیز بن گئے ہیں۔ کسی چیز کا کوئی سر پیر ہی سمجھ میں نہیں آتا"
خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل ——— میں خود عمران کی کمی شدت سے محسوس کر رہا ہوں۔ اب

دیکھو۔ ایک ٹارگٹ ہمارے سامنے ہے۔ مجرم بھی سامنے ہیں۔ لیکن کوئی ایسے کہ اس اڈے کے اندر داخل ہونے سے لے کر آخر تک میں نے
طریقہ کار سمجھ میں نہیں آرہا۔ مس جولیا بھی بے چاری کٹی پتنگ کی طرح ادھر اپنے آپ کو ذہنی طور پر عمران کا روپ سمجھ لیا تھا۔ اور یقین کرو ایک
ادھر ڈولتی پھر رہی ہے " اور ہم بھی " ـــــ چوہان نے کہا۔ اور باقی سر عجیب سی خود اعتمادی میرے اندر وجود میں آ گئی تھی " ـــــ جولیا
نے سر ہلا دیئے۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور سب نے بے اختیار اثبات میں سر

اُسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی۔ اور چوہان نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔
کھول دیا۔ دروازے پر جولیا موجود تھی۔ "اب آپ نے اڈہ بھی دیکھ لیا۔ اب کیا پروگرام ہے۔ اس اڈے

" آؤ مس جولیا ـــــ ابھی ہم یہی باتیں کر رہے تھے کہ ایکسٹو اور عمران کا خاتمہ کیسے کیا جائے " ـــــ صدیقی نے پوچھا۔
کے بغیر ہم خالی خالی سے لگ رہے ہیں " ـــــ چوہان نے ہنستے ہوئے " میں نے سر سلطان سے بات کی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اس
کہا۔ سلسلہ میں فوج کو استعمال کیا جائے تاکہ مجرم فرار نہ ہو سکیں۔ لیکن میں

" ہاں واقعی۔ مجھے خود یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ہمارے سروں سے نے انہیں فی الحال منع کر دیا ہے کیونکہ میرا خیال ہے۔ پہلے آپ
چھت ہٹ گئی ہو۔ مطلب ہے جیسے ہم غیر محفوظ ہو گئے ہوں " ـــــ لوگوں سے مشورہ کر لوں " ـــــ جولیا نے کہا۔
نے کہا۔ " مس جولیا ـــــ آپ بطور ایکسٹو کام کر رہی ہیں۔ اور ایکسٹو ایسے

" بالکل بالکل۔ یہ بہترین ترجمانی ہے ہم سب کے احساسات کی " مسئلے خود نپٹاتا ہے۔ اس نے کبھی فوج کا سہارا نہیں لیا۔ اب اگر آپ
سب نے ہنستے ہوئے کہا اور جولیا ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ فوج کا سہارا لیں گے تو ہو سکتا ہے کل ایکسٹو اس بات پر ناراض ہو
چوہان نے چائے کی پیالیاں ان سب کے سامنے رکھ دیں۔ جائے " ـــــ نادر نے کہا۔
پھر جولیا نے اڈے کے اندر جانے سے باہر آنے تک تمام تفصیل " تمہاری بات درست ہے۔ لیکن اب ہم چند افراد اس اڈے کو
ساتھیوں کو سنا دیں۔ کیسے تباہ کریں۔ ایک تو صورت یہ ہو سکتی ہے کہ ہم سب اندر جائیں

" اوہ ـــــ بے حد خطرناک سچوئیشن میں پھنس گئی تھیں آپ " ـــــ سب اور خود اسے تباہ کر کے آ جائیں۔ لیکن اڈے کو جس جدید انداز میں
ساتھیوں نے ٹارچنگ سیکشن کے چار قوی ہیکل افراد کے بارے میں بنایا گیا ہے ـــــ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اتنی آسانی سے نہیں
سنتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ہو گا " ـــــ جولیا نے کہا۔

" ہاں ـــــ لیکن تمہیں پتہ ہے کہ مجھے اس قدر پریشانی نہ ہوئی۔ " میری ایک اور تجویز ہے مس جولیا ـــــ ہم اس کیمیکل فیکٹری

کو چیک کریں۔ میرا خیال ہے۔ اس کے ذریعے ہم اس اڈے کے اصل ا
تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور اب مس جویب کے اندر جاکر باہر آنے کے بعد
ایسی صورت میں جب کہ مس جولیا انہیں بتا چکی ہے ــــ اب وہ لوگ
احمق ہی ہوں گے کہ ابھی تک اس اڈے میں بیٹھے رہیں" ــــ نعمانی
نے کہا۔

"اوہ ــــ تمہاری بات دل کو لگتی ہے۔ واقعی وہ لوگ وہاں سے ا
تک نکل گئے ہوں گے۔ اور ہو سکتا ہے انہوں نے اندرونی طور پر اس
اڈے کا ہی خاتمہ کر دیا ہو" ــــ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
"تو پھر ایسی صورت میں تو فوج وہاں جا کر کیا کرے گی" ــــ صدا
نے کہا۔

"لیکن ایک بات ہے کہ وہ لوگ کوئی سائنس لیبارٹری تیار کر رہے
ہیں۔ اب یہ لیبارٹری تو وہ ختم نہیں کر سکتے" ــــ خاور نے کہا۔

"ہاں ــــ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لیبارٹری وہاں نہیں ہو گی جہ
مس جولیا گئی ہیں۔ یہ لیبارٹری لازماً اس کیمیکل فیکٹری کے نیچے تہ
جا رہی ہو گی" ــــ چوہان نے کہا۔

"اب کوئی بات طے بھی کی جائے تاکہ کام کو آگے بڑھایا جائے"
جولیا نے قدرے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا ہے مس جولیا کہ ہم دو گروپوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں۔ ایک
گروپ کیمیکل فیکٹری کا جائزہ لے۔ اور دوسرا گروپ ان کے اس
اڈے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرے۔ اس کے بعد
کوئی صحیح اور مثبت نتیجہ نکل سکتا ہے" ــــ چوہان نے کہا۔

"او۔ کے ــــ یہ ٹھیک ہے۔ تو پھر یہ گروپ کس طرح بنائے جائیں"
لیا نے کہا۔

"مس جولیا۔ آپ کسی گروپ میں شامل نہ ہوں۔ آپ ایکسٹو کی طرح
رف معلومات وصول کریں اور پھر ان کے مطابق ہدایات دیں۔ کیونکہ
پ کی طرف سے وہ مشکوک ہو چکے ہیں ــــ اب کسی بھی جگہ وہ عورت کو
یکھتے ہی چونک پڑیں گے۔ اس لئے میں ایسا کہہ رہا ہوں" ــــ خاور
نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے مس جولیا صرف کمان کریں گی۔ ورک ہم کریں گے"
وہان نے کہا۔

"پھر ایسا ہے کہ چوہان اور صدیقی اڈے کے متعلق مزید معلومات حاصل
کریں۔ خاور اور نعمانی کیمیکل فیکٹری کے متعلق چھان بین کریں گے۔ اور
ونوں گروپ فون کی بجائے ٹی۔ ٹو ٹرانسمیٹر استعمال کریں گے"
جولیا نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے ــــ میں اب چلتی ہوں تم لوگ آپس میں بیٹھ کر مزید طریقہ کار
طے کر لو۔ میں سر سلطان کو ملٹری ایکشن سے منع کرتی ہوں۔ وہ اس پر
بضد ہیں" ــــ جولیا نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ
تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

کار پارکنگ میں آتے ہی ایک طرف کھڑا کر دی۔ غیر ملکی نوجوان چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں کار میں سے اترنے والی غیر ملکی لڑکی پر جمی تھیں۔۔۔ غیر ملکی لڑکی کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتی اسکوائر کے گیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ چونکہ اسکوائر کے نچلے حصے میں شو روم وغیرہ تھے۔ اس لئے مین گیٹ میں آنے جانے والوں کا خاصا رش تھا۔

غیر ملکی نوجوان جو شکل صورت سے کوئی سیاح لگ رہا تھا۔ تیز قدم اٹھاتا مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس کی متلاشی نظریں کار سے اترنے والی غیر ملکی لڑکی کو تلاش کر رہی تھیں۔۔۔ لیکن نچلے حصے میں پوری طرح بنے ہوئے شو رومز کے سامنے موجود گاہکوں کی کثیر تعداد میں اُسے وہ غیر ملکی لڑکی نظر نہ آئی تو وہ ایک کونے میں بنے ہوئے باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔ اس نے ایک باتھ روم میں داخل ہو کر دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر واش بیسن کی ٹونٹی کو پوری طرح کھول دیا

پانی کا شور باتھ روم میں گونجتا رہے۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا چپٹا سا باکس نکالا اور اس کے کونے میں لگے ہوئے بٹن کو دبایا تو باکس کے اوپر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔۔۔ غیر ملکی نوجوان نے واش بیسن کی پوری رفتار سے بہتی ہوئی ٹونٹی کے ساتھ باکس کو رکھ کر اس پر چہرہ جھکا لیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ فریڈی کالنگ باس اوور"۔۔۔ وہ بار بار اور مسلسل یہ فقرہ دہراتے چلا جا رہا تھا۔

"یس۔۔۔ دی ون اٹنڈنگ یو اوور"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بھاری آواز گونجی اور مسلسل جلتا بجھتا ہوا بلب اب مسلسل جلنے لگا۔

"باس۔۔۔ میں ملٹن اسکوائر میں موٹر سائیکل کی نگرانی کر رہا ہوں۔ ابھی ابھی ایک کار آ کر رکی ہے۔ اس میں سے وہی لڑکی نکل کر اوپر رہائشی علاقے میں گئی ہے۔ جو زیرو پوائنٹ سے نکل بھاگنے میں کامیاب ہو گئی تھی میں اسے پہچانتا ہوں اوور"۔۔۔ فریڈی نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ وہ کہاں گئی ہے۔ کیا اس کا ٹھکانہ معلوم کیا ہے اوور"۔ دوسری طرف سے تیز لہجے میں پوچھا گیا۔

"وہ سر اوپر کہیں رہائشی فلیٹ میں گئی ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ وہ اسی موٹر سائیکل والے کے پاس گئی ہو گی۔ کیونکہ وہ دونوں ساتھی ہیں اوور"۔۔۔ فریڈی نے جواب دیا۔

"اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو گا۔ تم وہاں اکیلے ہو یا اور کوئی ساتھی ہے اوور"۔۔۔ دی ون نے جو دراصل ڈکنز تھا پوچھا۔

"ہومز موجود ہے وہ ایک طرف کھڑی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہے تاکہ بروقت تعاقب کیا جا سکے اوور" ـــــ فریڈی نے جواب دیا۔

"او۔ کے ـــــ اگر یہ دونوں اکٹھے نکلیں تو تم دونوں ان کی نگرانی کرو گے۔ اور اگر علیحدہ علیحدہ ہوں تو علیحدہ علیحدہ نگرانی کرو گے اور پھر ان کی رہائش گاہوں کا پتہ کر کے مجھے کال کرو گے نگرانی اور تعاقب انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ خاصے خبردار اور چوکنا لوگ ہیں اوور" دی۔ ون نے کہا۔

"یس باس ـــــ ایسا ہی ہو گا اوور" ـــــ فریڈی نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

اور فریڈی نے بٹن آف کر کے باکس کو واپس جیب میں ڈال لیا ٹونٹی بند کر کے وہ باتھ روم کا دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسے اچانک خیال آیا کہ کہیں اس دوران وہ دونوں چلے نہ گئے ہوں ـــ لیکن پارکنگ میں پہنچ کر اس نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ موٹر سائیکل اور کار وہیں موجود تھے۔

فریڈی تیز تیز قدم اٹھاتا پارکنگ سے باہر نکل کر اس طرف کو بڑھا جہاں ہومز کی کار موجود تھی۔ ہومز ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا۔ فریڈی نے اسے اس غیر ملکی لڑکی کی کار اور اس غیر ملکی لڑکی کے متعلق تفصیلات بتا کر اس کی ہدایات بتائیں۔

"لیکن فریڈی میں اگر اس لڑکی کے پیچھے گیا۔ تو تم اس موٹر سائیکل

کا تعاقب کس طرح کرو گے تمہارے پاس تو سواری نہیں ہے" ـــ ہومز نے کہا۔

"میں نے ایک موٹر سائیکل تاڑ لیا ہے۔ وہ لاک نہیں کیا گیا۔ میں اسے اٹھا لوں گا۔ تم بہرحال اس لڑکی کا تعاقب انتہائی احتیاط سے کرنا" ـــــ فریڈی نے کہا۔ اور ہومز کے سر ہلانے پر وہ واپس پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔

ابھی وہ پارکنگ میں داخل ہی ہوا تھا کہ اس نے اس غیر ملکی لڑکی کو کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ اور چند لمحوں بعد اس لڑکی کی کار پارکنگ سے باہر نکل کر سڑک پر مڑ گئی ـــــ فریڈی نے ہاتھ لہرا کر ہومز کو اشارہ کیا۔ اور ہومز کی کار بھی ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور لڑکی کی کار کے پیچھے چلتی ہوئی ٹریفک کے اژدہام میں شامل ہو گئی۔

فریڈی واپس مڑا اور اس موٹر سائیکل کے قریب جا کر رک گیا جسے وہ بوقت ضرورت استعمال کرنے کا ارادہ کر چکا تھا۔ اس کی نظریں البتہ اس موٹر سائیکل پر جمی ہوئی تھیں جس کے مالک کا اسے ابھی تک علم نہ تھا۔

تقریباً دس منٹ بعد اس نے ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو اس موٹر سائیکل کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا تو وہ چونک پڑا۔ نوجوان اس موٹر سائیکل پر بیٹھا ـــــ اور دوسرے لمحے موٹر سائیکل بیرونی گیٹ کراس کر کے دائیں طرف کو مڑ گئی۔

فریڈی ـــ اس کے باہر نکلتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنی تاڑی ہوئی موٹر سائیکل کی طرف لپکا۔ بڑی پھرتی سے جیب سے ایک تار سا

نکال کر اس کے سوئچ میں لگا کر گھمایا تو نیوٹرل کی بتی جل اٹھی - اور پھر ا
ہی کک سے انجن جاگ اٹھا - اور فریڈی موٹر سائیکل کو ایک جھٹکے سے
دوڑاتا ہوا بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گیا ـــــ وہ بڑے با اعتماد اند
میں موٹر سائیکل پر بیٹھا تھا تاکہ پارکنگ کے پاس کھڑا ہوا چوکیدار
متشبہ نہ ہو سکے - ویسے بھی چوکیدار اس وقت کسی آدمی سے بات
میں مصروف تھا ـــــ اس لئے وہ فریڈی کی طرف متوجہ ہی نہ ہوا
فریڈی مین گیٹ سے نکل کر اس طرف کو مڑ گیا جدھر پہلا موٹر سائیکل
گیا تھا - اور تھوڑی دیر بعد اس نے آگے جاتا ہوا موٹر سائیکل چیک
کر لیا -

مختلف چوکوں سے مڑنے کے بعد آگے جانے والا موٹر سائیکل
ایک کیفے کے سامنے رکا اور پھر نوجوان نیچے اتر کر تیز تیز قدم اٹھا
کیفے کے اندر داخل ہو گیا ـــــ نوجوان نے موٹر سائیکل جس اند
سے سٹینڈ کیا تھا - اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ جلد ہی واپس آئے
اس لئے فریڈی نے موٹر سائیکل ایک سائیڈ پر روکی لیکن وہ نیچے نہ ا
اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق نوجوان کیفے سے باہر آیا ـــــ اور
موٹر سائیکل پر بیٹھ کر ایک بار پھر آگے بڑھ گیا - فریڈی نے بھی موٹر سا
آگے بڑھا دیا - لیکن تھوڑی دیر بعد اُسے الجھن سی محسوس ہونے لگ
کیونکہ آگے جانے والا نوجوان خواہ مخواہ مختلف سڑکوں پر موٹر سائیکل
دوڑائے چلا جا رہا تھا ـــــ اس کے انداز سے محسوس ہونے لگا
جیسے اس کی کوئی منزل مقصود ہی نہ ہو اور وہ صرف آوارہ گردی کر رہا
رہا ہو - فریڈی کو احساس ہونے لگا کہ شاید آگے جانے والا نوجوان

سے باخبر ہو گیا ہے - لیکن آگے جانے والے کا انداز قطعاً ایسا نہ تھا -
کہ جس سے ذرہ برابر بھی پتہ چلتا کہ وہ واقعی تعاقب کا احساس کرنے
لگا ہے ـــــ یہ نتیجہ تو فریڈی نے اس کے خواہ مخواہ سڑکوں پر چکرانے
کی وجہ سے نکالا تھا -

اُسی لمحے نوجوان کا موٹر سائیکل ایک ایسی سڑک پر مڑ گیا جس پر
ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی - فریڈی نے سوچا کہ اس سڑک پر اگر
اس نوجوان کو روک کر اغوا کر لیا جائے تو کم از کم اس آوارہ گردی سے
تو نجات مل سکتی ہے ـــــ چنانچہ اس نے یک لخت موٹر سائیکل کی
رفتار تیز کر دی - لیکن ابھی وہ آگے جانے والے موٹر سائیکل کے
قریب نہ پہنچا تھا کہ اچانک گولی چلنے کا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے
فریڈی کو یوں محسوس ہوا جیسے موٹر سائیکل اس کے نیچے سے نکل گیا ہو -
اور وہ کٹی ہوئی پتنگ کی طرح فضا میں لہراتا پھر رہا ہو ـــــ یہ احساس
صرف چند لمحوں کے لئے ہوا - اس کے بعد وہ ایک زوردار دھماکے
سے سڑک کی سائیڈ پر گرا اور اس کے ذہن پر ایک لمحے کے لئے ہر
رنگ کے ستارے ناچے اور پھر گھپ اندھیرا چھا گیا -

پھر جسم میں پھیلنے والی تکلیف کی تیز لہر کی وجہ سے اس کی آنکھیں
خود بخود کھل گئیں اور اس نے کراہ کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اُسے
احساس ہوا کہ اس کا جسم حرکت کرنے سے معذور ہے - ایک لمحے کیلئے
تو اس کی آنکھوں کے سامنے گہری دھند سی چھائی رہی ـــــ پھر آہستہ
آہستہ منظر صاف ہوتا گیا - اُسے ایک بڑا کمرہ نظر آیا جس میں وہ ایک بنچ
پر لیٹا ہوا تھا - اور اس کا جسم چمڑے کی پٹیوں سے جو بنچ کے ساتھ

منسلک تھیں۔ بندھا ہوا تھا۔ صرف اس کا سر اور گردن حرکت کرتے
تھے۔ اس نے تیزی سے نظریں گھمائیں اور دوسرے لمحے اس
حلق سے ایک طویل سانس نکل گیا ___ کیونکہ اس کے ساتھ ہی ا
اور بیچ پر ہومز اسی طرح بندھا ہوا پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں
"ہونہہ ___ تو ہومز بھی قابو آ گیا۔ اس کا مطلب ہے یہ واقعی
ضرورت سے زیادہ ہی ہوشیار ثابت ہوئے ہیں" ___ فریڈ
نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن کافی جدوجہد کے
باوجود اس کا جسم ذرا سا بھی حرکت نہ کر سکا تو اس نے یہ جدوجہد
ترک کر دی ___ ہومز اسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ اس کے
خون جما ہوا تھا اور ایک گومڑ سا ابھرا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔
کمرے میں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا۔

"ہومز ___ ہومز ___ ہوش میں آؤ" ___ فریڈی
کمرے کو خالی دیکھتے ہوئے چیخ چیخ کر ہومز کو پکارنا شروع کر د
اور پھر چند لمحوں بعد ہی ہومز کی بند آنکھوں میں تھرتھراہٹ سی
ہوئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"ہومز ___ ہوش میں آؤ۔ میں فریڈی ہوں" ___ فریڈی
اُسے ایک بار پھر پکار کر کہا۔

اور ہومز نے کراہتے ہوئے اپنا سر فریڈی کی طرف گھمایا اس
چہرے پر تکلیف کے آثار موجود تھے۔

"اوہ فریڈی۔ ہم کہاں ہیں۔ یہ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر ر
ہومز نے ٹوٹے الفاظ میں رک رک کر کہا۔

"ہم دشمنوں کی قید میں ہیں۔ ہمارے جسم بندھے ہوئے ہیں۔
ہیں کیسے ٹریپ کیا گیا ہے" ___ فریڈی نے پوچھا۔
"مجھے ___ اوہ اب مجھے یاد آ رہا ہے کہ میں اس لڑکی کی کار کا
تعاقب کرتا ہوا جا رہا تھا کہ لڑکی کی کار اچانک ایک تنگ گلی میں مڑ
گئی۔ پھر میں نے جیسے ہی اس تنگ گلی میں کار موڑی تو آگے
مجھے کار روکنی پڑی تو دو قوی ہیکل حبشیوں نے مجھے
سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے کھینچا اور اس کے ساتھ ہی
سر پر قیامت ٹوٹ پڑی اور تب سے آنکھیں اب کھلی ہیں"
ہومز نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل کراہ بھی ساتھ
تھ رہا تھا۔

"حبشی ___ یہاں حبشی کہاں سے آ گئے" ___ فریڈی نے
رت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں وہ تو پورے کالے دیو تھے" ___ ہومز نے کہا۔
پھر اس سے پہلے کہ فریڈی کچھ کہتا۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا۔
وہی غیر ملکی لڑکی اور اس کے پیچھے وہی موٹر سائیکل والا نوجوان اندر
مل ہوئے ___ ان کے پیچھے آنے والے واقعی دو خوفناک
ی تھے۔ قوت اور توانائی کے پہاڑ۔ ان دونوں کے چہروں پر
سفاکی تھی کہ فریڈی انہیں دیکھ کر بے اختیار ہونٹوں پر زبان
رنے لگا۔

"تو تمہارا نام فریڈی اور اس کا ہومز ہے۔ یقیناً تم دونوں کا تعلق
لینڈ سے ہو گا۔ لیکن تمہاری پنڈلیوں میں ٹرانسمٹ فیوز موجود

"ہمارا باس بی۔ ون ہے۔ اس کا اصل نام الفرڈ ہے جب کہ چیف علیحدہ رہائش رکھتے ہیں۔ میری رہائش آلون ہوٹل میں ہے۔ اسی طرح ہومز
دی۔ ون ہے۔ اس کا اصل نام وکٹر ہے۔ ہمارا گروپ دس افراد پر مشتمل ہے۔ رہائش برگنزا ہوٹل میں ہے۔ ہومز کی کار بھی کرایہ کی ہے" ۔۔۔ فریڈی
ہے ۔۔۔ ہمارا گروپ بی۔ ون گروپ کہلاتا ہے۔ ہمارا تعلق کا مزنے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
ہے۔ ہم پاور لینڈ کی ایک ذاتی شاخ ہیں۔ اور ہیڈ کوارٹر کے گرد " وہاں آرگن پہاڑی کے اڈے کی پوری تفصیلات بتاؤ۔ پوری تفصیلات
چیف باس تھرمنڈی کے براہ راست ماتحت ہیں۔ گرینڈ چیف باس یا سمجھ رہی ہوں" ۔۔۔ جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
کوئی خفیہ لیبارٹری تیار کر رہا ہے ۔۔۔ ریڈ پاور کی لیبارٹری۔ ریڈ " مادام ۔۔۔ یقین کریں ہم کبھی اندر نہیں گئے۔ ہمارے گروپ کی ڈیوٹی
انتہائی خوف ناک ہے۔ جب لیبارٹری تیار ہو جائے گی تو ریڈ پاور صرف باہر ٹیلوں پر رہتی ہے" ۔۔۔ فریڈی نے جواب دیا۔ اس کے
گی اور چشم زدن میں پاکیشیا کے دارالحکومت کے کمرڈ ون لہجے میں موجود سچائی کا جولیا نے بھی احساس کر لیا۔
خاتمہ ہو جائے گا ۔۔۔ سب کچھ جل کر راکھ ہو جائے گا۔ لیکن ہمیں " چوہان" ۔۔۔ جولیا نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے نوجوان سے
نہیں کہ گرینڈ باس یہ لیبارٹری کہاں بنا رہا ہے۔ ہمیں تو کاسٹریٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
گیا۔ اور ہم یہاں شہر میں ہیں۔ ہمیں پہلا حکم یہ ملا کہ ہم ایک موٹر " یس مس جولیا" ۔۔۔ چوہان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
کے نمبر کی مدد سے اسکے مالک کو تلاش کریں لیکن نمبر جعلی تھا ۔۔۔ اس " ان دونوں کی جیبوں سے جو ٹرانسمیٹر نکلے ہیں وہ کہاں ہیں" جولیا
بعد وہ موٹر سائیکل ہمیں ملٹن اسکوائر کی پارکنگ میں کھڑا نظر آگیا۔ ہم نے پوچھا۔
کی نگرانی کر رہے تھے کہ آپ وہاں کار پر آئیں۔ میں اس سے پہلے " میری جیب میں ہیں" ۔۔۔ چوہان نے جواب دیا۔ اور ساتھ ہی
پہاڑی کے ٹیلوں میں پہرہ پر تھا ۔۔۔ جب آپ نے خفیہ راستے سے نکل جیب سے دونوں باکس نما ٹرانسمیٹر نکال کر جولیا کی طرف بڑھا دیئے۔
تین افراد کو قتل کیا اور پھر موٹر سائیکل پر اس آدمی کے ساتھ بیٹھ کر نکل گ دونوں بالکل ایک جیسے ہی تھے۔ اس لئے جولیا نے ایک باکس چوہان
موٹر سائیکل کا نمبر بھی میں نے دیکھا تھا" ۔۔۔ فریڈی نے بغیر رکے کے ہاتھ سے لیا ۔۔۔ اور پھر اسے لے کر وہ فریڈی کی طرف بڑھ گئی۔
سے سب کچھ بتاتے ہوئے کہا۔ " سنو ۔۔۔ اگر تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو میں اس کا بٹن دبا کر
" تم نے یہ نہیں بتایا کہ شہر میں تمہارا اڈہ کہاں ہے" ۔۔۔ جو اسے آن کر کے تمہارے منہ کے ساتھ لگا دوں گی۔ تم نے نارمل انداز سے
نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔ بات کرتے ہوئے اپنے باس کو بتانا ہے کہ تم نے ہمیں پوری طرح گھیر لیا
" ہمیں معلوم نہیں۔ ہم صرف ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھتے ہیں۔ اور یہ ہے ۔۔۔ اور ہم سرکلر روڈ کے تیسرے چوراہے کے قریب سینما کے

سامنے ایک بڑی عمارت کے اندر گئے ہیں ۔ اور تم نے چیک کر لیا ہے کہ عمارت میں اور کوئی نہیں ہے ۔ سمجھ لیا تم نے "۔۔۔۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا ۔

" مس جولیا ۔ اس طرح بات نہیں بنے گی ۔ اگر آپ ان کے چیف کو ٹریس کرنا چاہتی ہیں تو پھر عمارت بتانے کی بجائے کسی ویران جگہ کا نام دیں "۔۔۔۔ جوہان نے کہا ۔

" تم خاموش رہو جوہان "۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور ایک بار پھر فریڈی کی طرف مخاطب ہو گئی ۔

" تم نے سمجھ لیا "۔۔۔۔ جولیا نے سخت لہجے میں کہا ۔

" ہاں میں نے سمجھ لیا ہے "۔۔۔۔ فریڈی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" اور سنو ۔۔۔۔ اگر تم نے کوئی اشارہ دینے یا اُسے ہوشیار کرنے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی ہو گی " جولیا نے تیز لہجے میں کہا ۔

اور فریڈی کے سر ہلاتے ہی اس نے بٹن دبا دیا ۔ دوسرے لمحے باکس پر موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا ۔

" ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ فریڈی کالنگ باس اوور "۔۔۔۔ بٹن دبتے ہی فریڈی نے بولنا شروع کر دیا ۔

" یس ۔۔۔۔ ڈی ۔ ون اٹنڈنگ اوور "۔۔۔۔ چند لمحوں بعد باکس میں سے ایک آواز ابھری اور بلب مسلسل جلنے لگا ۔

" باس ۔۔۔۔ میں نے اور ہومز نے اس غیر ملکی لڑکی اور اس موٹر سائیکل والے نوجوان کا ٹھکانہ ڈھونڈھ لیا ہے اوور "۔۔۔۔ فریڈی پورا پور

تعاون کر رہا تھا کیونکہ جولیا کے اشارے پر جوانا آگے بڑھ کر اس کے سامنے آ کھڑا ہوا تھا ۔ اور بات کرتے ہوئے فریڈی سہمی ہوئی نظروں سے جوانا کو دیکھ رہا تھا ۔

" تفصیل بتاؤ اوور "۔۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا ۔

دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز جولیا پہلے ہی پہچان چکی تھی ۔ وہ ڈکٹر تھا جس نے اُسے ٹارچنگ سیکشن میں پہنچایا تھا ۔ اور فریڈی نے جواب میں جولیا کی بتائی ہوئی سچویشن تفصیل سے بتا دی ۔

" وہ قلعہ نما عمارت جس پر نانا ہاؤس کی پلیٹ لگی ہوئی ہے اوور " ڈکٹر نے پوچھا ۔

اور جولیا کے اشارے پر فریڈی نے اثبات میں جواب دے دیا ۔

" تم نے اس عمارت کا اندرونی جائزہ لیا ہے اوور "۔۔۔۔ ڈکٹر نے پوچھا ۔

" یس باس ۔۔۔۔ وہاں یہ دونوں اکیلے ہیں ۔ میں نے چیک کر لیا ہے اوور "۔۔۔۔ فریڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تم دونوں اس وقت کہاں ہو اوور "۔۔۔۔ ڈکٹر نے پوچھا ۔

" ہم اس عمارت کے سامنے موجود ہیں اوور "۔۔۔۔ فریڈی نے جواب دیا ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم وہیں رکو ۔ میں بی ۔ ون کو دوسرے ممبران کے ساتھ بھیج رہا ہوں ۔ تم نے انہیں اغوا کر کے لے آنا ہے ۔ اس عمارت کی بھی مکمل تلاشی لینی ہو گی ۔۔۔۔ بی ۔ ون تمہیں لیڈ کرے گا ۔ اوور اینڈ آل "۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا نے جلدی سے بٹن آف

کر دیا۔

"بی۔ ون کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ"۔۔۔۔ جولیا نے تیز لہجے میں پوچھا اور فریڈی نے حلیہ بتا دیا۔

"چوہان تمہاری قد و قامت اس ہومز سے ملتی جلتی ہے۔ تم فوراً اس کا لباس اتار کر پہنو اور میک اپ کر کے سامنے پہنچ جاؤ۔ پھاٹک کھول دینا۔۔۔ بی۔ ون جب اپنے ساتھیوں سمیت وہاں آئے تو تم نے انہیں بتانا ہے کہ فریڈی نے اندر داخل ہو کر دونوں کو بے ہوش کر دیا ہے۔ اس لئے اب عمارت میں کوئی خطرہ نہیں۔ تم انہیں لے کر اندر آجانا۔ یہاں ہم انہیں کور کر لیں گے"۔۔۔۔ جولیا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اور چوہان نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

اُسی لمحے جوزف کا بازو ایک بار پھر لہرایا اور ہومز کی کنپٹی پر زوردار مکہ پڑا اور ہومز ایک بار پھر بے ہوشی کی وادی میں داخل ہو گیا۔

"میں اس کا میک اپ کرتا ہوں۔ تم اس کا لباس اتار کر ڈریسنگ روم میں لے آؤ تاکہ کام جلدی ہو سکے"۔۔۔۔ چوہان نے جوزف سے کہا اور خود تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوزف نے جلدی سے بے ہوش ہومز کے جسم کے گرد بندھی ہوئی بیلٹس کھولنی شروع کر دیں۔

"تم ہمارا کیا کرو گی"۔۔۔۔ فریڈی نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو۔۔۔ اس طرح تم فائدے میں رہو گے"۔۔۔۔ جولیا نے اُسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ اور فریڈی ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

جوزف ہومز کا لباس اتار کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"جوانا۔۔۔ تم اور جوزف بڑی گیلری میں ریوالور لے کر ٹھہرو گے میں سیڑھیوں میں رہوں گی۔ ہم نے صرف اس آدمی کو زندہ پکڑنا ہے جس کا حلیہ اس فریڈی نے بتایا ہے۔ باقی افراد کا خاتمہ ضروری ہے سمجھ گئے"۔ جولیا نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"۔۔۔۔ جوانا نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل جولیا کی فطرت کا یہ رخ اپنی طبیعت کے عین مطابق محسوس ہو رہا تھا کہ وہ انسانوں کے قتل کا بے دریغ اور انتہائی سرد انداز میں حکم دے رہی تھی۔۔۔ ورنہ عمران کی تو حتی الوسع کوشش یہی ہوتی تھی کہ کم سے کم انسان مریں۔

اُسی لمحے جوزف اندر داخل ہوا اور جولیا نے اُسے بھی پروگرام سمجھا دیا۔

"اس کا کیا کرنا ہے۔ کہیں یہ عین موقع پر نہ چیخ پڑے"۔۔۔ جوزف نے فریڈی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں نہیں۔۔۔ میں خاموش رہوں گا۔ بالکل نہیں بولوں گا" فریڈی نے خوف سے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اس لئے فی الحال اس کے منہ میں رومال ٹھونس دو"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ اور جوزف سر ہلاتا ہوا فریڈی کی طرف بڑھ گیا۔

اُسی لمحے چوہان اندر داخل ہوا۔ وہ نہ صرف ہومز کا لباس پہن چکا تھا بلکہ اس نے واقعی انتہائی جلدی میں ہومز کا خاصا اچھا میک اپ بھی کر لیا تھا۔

"میرا میک اپ ٹھیک ہے۔ اور میں انہیں کہاں لے کر آؤں"۔
چوہان نے ہومز کے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے بڑے کمرے میں لے آنا۔ میں نے جوزف اور جوانا کو بتا دیا ہے صرف بی۔ ون کو زندہ رکھا جائے گا۔ باقی کو ختم کر دیا جائے گا ___ جوزف اور جوانا بڑی گیلری میں ہوں گے اور میں سیڑھیوں میں۔ اور سنو۔ تمہاری اداکاری بے داغ ہونی چاہیئے"
جولیا نے کہا اور چوہان سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے فریڈی کی آواز میں عجیب سا کھوکھلا پن محسوس ہوا ہے" ___ وکٹر نے میز کی دوسری طرف بیٹھے ہوئے ایک بھاری جسم کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب باس ___ کیسا کھوکھلا پن" ___ بھاری جسم والے نے چونک کر پوچھا۔

"اس احساس کی کوئی بظاہر توجیہہ تو نہیں کی جا سکتی۔ بس احساس ہی ہے۔ بہر حال تم چھ آدمیوں کو لے کر وہاں جاؤ اور ان کو نہ صرف اٹھا کر یہاں لے آؤ بلکہ تم نے اس عمارت کی مکمل تلاشی بھی لینی ہے"
وکٹر نے کہا۔

"یس باس" ___ بھاری جسم والے نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بس انتہائی ہوشیار رہنا۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی

"گڑبڑ کہیں نہ کہیں ضرور ہے" ـــــ وکٹر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس ـــــ بی۔ ون ہر قسم کی گڑبڑ سنبھالنے کی طاقت رکھتا ہے" ـــــ بھاری جسم والے نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

وکٹر بھی اس کے پیچھے اٹھ کر باہر آگیا۔ یہ خاصی وسیع و عریض کوٹھی تھی۔ ایک طرف تین گیراج بنے ہوئے تھے جن کے سامنے موجود دو کاروں میں بی۔ ون سمیت چھ افراد سوار ہو رہے تھے۔ اور پھر وکٹر کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ گیٹ سے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد وکٹر تیزی سے ایک گیراج کی طرف بڑھا جس میں سرخ رنگ کی سپورٹس ماڈل کار کھڑی تھی۔ اس نے اس کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا ـــــ اس نے دروازہ بند کیا اور کار کو باہر نکال لایا۔ گیٹ پر موجود ایک نوجوان نے کار کو باہر آتے دیکھ کر گیٹ کھول دیا اور وکٹر نے کار باہر نکالی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا ـــــ بٹن دبتے ہی ڈیش بورڈ میں موجود ایک چھوٹا سا خانہ کسی سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ اور اس سکرین پر بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کی کاریں سڑک پر دوڑتی ہوئی نظر آنے لگیں۔

وکٹر خاموشی سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس نے رانا ہاؤس کی عمارت دیکھی ہوئی تھی۔ ایک بار وہاں سے گزرتے ہوئے وہ اس کی عجیب و غریب طرز تعمیر پر حیران ہوا تھا ـــــ اسی لئے یہ عمارت اس کے ذہن میں رہ گئی تھی۔

کار چلاتا ہوا وہ تقریباً دس منٹ بعد اس عمارت کے قریب پہنچ گیا۔ اس سے چند لمحے پہلے بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کی کاریں وہاں پہنچی تھیں ـــــ وکٹر نے ڈیش بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو بی۔ ون کی آواز سنائی دینے لگی۔

"ہومز تم ـــــ فریڈی کہاں ہے" ـــــ بی۔ ون کی آواز سنائی دی۔ اور سکرین پر اس نے ہومز کو بی۔ ون کی کار کے قریب پہنچتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔

"باس ـــــ فریڈی اور میں نے اندر جا کر ان دونوں پر قابو پا لیا ہے۔ فریڈی اندر ہے" ـــــ ہومز کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"اچھا ـــــ کمال ہے۔ چلو اچھا ہے۔ آؤ میرے ساتھ" بی۔ ون نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ اور پھر وہ کار سے باہر نکل آیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے باقی ساتھی بھی کاروں سے باہر آ گئے۔

"وکٹر نے کار آگے بڑھائی اور پھر اسے وہ قلعہ نما عمارت نظر آنے لگی۔ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اور بی۔ ون اور اس کے ساتھی ہومز کے ساتھ چلتے ہوئے سڑک کراس کر کے اس عمارت کی طرف بڑھ رہے تھے۔

وکٹر کو یہ سب کچھ غیر متعلق لگ رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچ لئے۔ اور پھر اس نے سکرین کے بٹن آف کئے اور کار کا دروازہ کھول کر باہر نکل آیا ـــــ اس کے اوور کوٹ کے اندر بغل میں سب مشین گن لٹکی ہوئی

تھی۔ وہ باہر نکلتے ہی تیز تیز قدم اٹھاتا ٹرک کراس کر کے دوسری طرف آگیا۔ اس دوران بی۔ ون اور اس کے چھ ساتھی کھلے ہوئے پھاٹک کے اندر داخل ہو چکے تھے۔

وکٹر تیز تیز قدم اٹھاتا اس عمارت کی طرف بڑھتا گیا۔ اور پھر جیسے ہی وہ کھلے ہوئے پھاٹک کے قریب پہنچا اسے دور سے ہلکے دھماکوں اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ بری طرح اچھل پڑا اس کے ذہن میں کھنکھجورے سے رینگنے لگے ـــــ وہ تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھا اور پھر اس نے ذرا سا سر اندر کر کے جھانکا تو وسیع و عریض عمارت کا لان خالی پڑا ہوا تھا۔ برآمدے میں بھی کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا ـــــ پھاٹک کے ساتھ ہی ایک کوٹھڑی سی بنی ہوئی تھی۔ وہ اچھل کر آگے بڑھا اور پھاٹک کراس کر کے اس کوٹھڑی میں داخل ہو گیا۔ ہلکی سی چیخوں اور فائرنگ کی آوازیں ایک بار پھر اسے سنائی دیں تو وہ کوٹھڑی سے نکلا اور دیوار کے ساتھ تیزی سے دوڑتا ہوا عمارت کی سائیڈ میں پہنچ کر رک گیا۔

"اب اندر خاموشی تھی۔ اسی لمحے اسے بی۔ ون کی خوفناک چیخ سنائی دی۔ اس کی چیخ ایسی تھی جیسے اسے ذبح کیا جا رہا ہو۔ اور وکٹر جسم میں سردی کی لہر سی دوڑی ـــــ اس نے بجلی کی سی تیزی تسمہ کھینچ کر سب مشین گن بغل سے نکالی اور پھر محتاط انداز میں ہوا اس راہداری کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں سے یہ آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

" بولو ـــ کہاں ہے تمہارا ہیڈ کوارٹر " ـــــ ایک نسوانی آ

سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی بی۔ ون کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی۔ وکٹر اب تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری کے سرے پر پہنچ چکا تھا ـــــ آوازیں اس راہداری کے آخری سرے پر ایک کمرے میں سے سنائی دے رہی تھیں۔

وکٹر نے ایک لمحے کے لئے عمارت کا جائزہ لیا۔ اور پھر وہ تیزی سے برآمدے میں موجود سیڑھیوں پر چڑھتا گیا۔ اس کا سیڑھیاں چڑھنے کا انداز بالکل بلی جیسا تھا ـــــ وہ پنجوں کے بل اچھل اچھل کر اوپر چڑھتا گیا۔ اور پھر پہلی منزل کے برآمدے میں گھس کر وہ ایک گھومتی ہوئی راہداری میں پہنچ گیا۔ اس راہداری میں نیچے کمروں کے روشندان موجود تھے۔

اب اسے آوازیں صاف سنائی دینے لگیں۔ وہ ایک کھلے ہوئے روشندان کے قریب سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اور پھر اس نے سر آگے کر کے کھلے ہوئے روشندان سے نیچے جھانکا ـــــ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس میں اس کے چھ ساتھیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ جب کہ بی۔ ون کو ایک ستون سے باندھا گیا تھا۔ اور اس کے سامنے ایک قوی ہیکل حبشی خنجر ہاتھ میں اٹھائے کھڑا تھا۔ ایک طرف وہ لڑکی جولیا کھڑی تھی ـــــ اس کے ساتھ ایک اور حبشی تھا اور ساتھ ہی ایک مقامی نوجوان بڑے اطمینان بھرے انداز میں کھڑا تھا۔

" جلدی بتاؤ ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ ورنہ اس بار خنجر آنکھ میں گھونپ دوں گا " ـــــ اس قوی ہیکل حبشی نے درندگی سے بھرپور

آواز میں کہا ۔

" مم ـــــ مم ـــــ مجھے نہیں معلوم " ـــــ بی ۔ ون کی آواز سنا
دی ۔ اور دوسرے لمحے بی ۔ ون کے حلق سے نکلنے والی خوفناک
اور دردناک چیخ سنتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑا ۔ کیونکہ اس حبشی
واقعی بی ۔ ون کی بائیں آنکھ میں خنجر کی نوک گھونپ دی تھی ـــــ
کے بے اختیار اچھلنے کی وجہ سے اس کے ہاتھ میں موجود گن
نال دیوار سے ٹکرا گئی ۔ اور ہلکا سا چھناکا ہوا ۔ لیکن وکٹر نے بجلی
سی تیزی سے گن کی نال روشندان میں رکھی ـــــ لیکن اس
سے پہلے کہ وہ ٹریگر دباتا اس کے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا لگا
گن الٹ کر اس کے چہرے سے ٹکرائی اور وہ گن سمیت پیچھے
طرف الٹ گیا ـــــ ٹریگر دب جانے کی وجہ سے گولیاں چلیں
ضرور ۔ لیکن وہ راہداری کی چھت سے ٹکرا کر رہ گئیں ۔
نیچے گرتے ہی وکٹر نے اچھل کر سیدھا ہونا چاہا ۔ لیکن اسی
لمحے اس راہداری کا فرش یک لخت اس کے جسم کے نیچے سے غائب
ہو گیا ـــــ اور وہ قلابازیاں کھاتا ہوا نیچے گہرائی میں گرتا چلا گیا
دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکے سے وہ پختہ فرش پر گرا ۔
اس کے ذہن پر تاریکی کی چادر پھیلتی چلی گئی ۔ تاریکی کی چادر پھیلنے
قبل آخری احساس اسے جسم میں دوڑنے والی تکلیف کی شدید تر
لہر کا ہی ہوا تھا ۔ شاید پختہ فرش پر بلندی سے گرنے کی وجہ سے
اس کا جسم ٹوٹ پھوٹ گیا تھا ۔

روشندان کی طرف سے لوہے کی دیوار سے ٹکرانے کا
چھناکا سنتے ہی کمرے میں موجود جولیا اور اس کے ساتھیوں کی نظریں
یک لخت اوپر روشندان کی طرف اٹھیں ـــــ اور پھر چوہان نے
واقعی بے انتہا پھرتی کا مظاہرہ کیا ۔ کیونکہ پلک جھپکنے میں اس نے
نہ صرف گولی چلا دی بلکہ اس کی گولی اس طرح نشانے پر لگی کہ روشندان
سے نمودار ہونے والی مشین گن کی نال کے نچلے حصے پر پڑی ۔ اور
گن پیچھے کی طرف الٹی ـــــ اور اس کے ساتھ ہی مشین گن چلنے کی
آواز سنائی دی ۔ اسی لمحے جوزف کا جسم بھی حرکت میں آیا ۔ اور اس
نے دروازے کے ساتھ موجود سوئچ بورڈ پر موجود بے شمار بٹنوں
میں سے ایک بٹن دبا دیا ـــــ بٹن دبتے ہی مرد کی تیز آواز سنائی
دی اور پھر کسی کی گہرائی میں ڈوبتی ہوئی چیخ بھی سنائی دی ۔
" یہ کون ہو سکتا ہے " ـــــ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

"انہی کا کوئی ساتھی ہوگا" ___ جوہان نے کہا۔

جب کہ جوزف اور جوانا دونوں اس دوران بھاگتے ہوئے دروازے سے باہر نکل گئے تھے۔

"تو تم نے نگرانی کا خیال نہ رکھا تھا۔ اگر تمہارا نشانہ درست نہ پڑتا تو یہ مشین گن ہم سب کو بھون کر رکھ دیتی" ___ جولیا کا لہجہ خاصا تلخ تھا۔

"میں کس طرح خیال رکھتا میں تو ان کے ساتھ تھا۔ اگر میں ایسا کرتا تو یہ مشکوک ہو جاتے۔ پھر میں میک اپ اتارنے چلا گیا۔ تم جوزف کو کہہ دیتیں" ___ جوہان نے کہا۔

اُسی لمحے جوزف اور جوانا اندر داخل ہوئے۔ جوانا نے ایک آدمی کو کاندھے پر لادا ہوا تھا۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔ جب کہ جوزف کے ہاتھ میں اس آدمی کی مشین گن تھی۔

"جوانا ___ تم اسے دوسرے ستون سے باندھ دو" جولیا نے کہا۔

اور جوانا نے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے نئے آدمی کو ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

پہلا آدمی بھی آنکھ میں خنجر گھونپے جانے کے بعد اب تک بے ہوش تھا۔

"اب ان دونوں کو ہوش میں لے آؤ" ___ جولیا نے جوزف اور جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور جوزف اور جوانا دونوں نے ان کے چہروں پر تھپڑ مارنے

شروع کر دیئے۔ اور چند لمحوں بعد کراہوں کے ساتھ وہ دونوں ہی ہوش میں آ گئے۔

"یہ ماسک میک اپ میں ہے" ___ اچانک جوزف نے کہا۔ جو دوسرے آدمی کے چہرے پر تھپڑ مار رہا تھا۔ اور پھر اس نے بڑی پھرتی سے اس کے چہرے اور سر سے باریک ماسک کھینچ کر اتار لیا۔

"ارے ___ یہ تو وکٹر ہے۔ بہت خوب۔ تو بڑی مچھلی آخر کار قابو آ ہی گئی" ___ جولیا نے چونک کر پُرمسرت لہجے میں کہا۔

وکٹر نے اب آنکھیں کھول دی تھیں۔ لیکن اس کے حلق سے مسلسل کراہیں نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے خاصا بگڑا ہوا تھا۔

"مسٹر وکٹر ___ تمہیں یاد ہے کہ تم نے اپنے اڈے میں مجھ سے کہا تھا کہ میں تمہیں سب کچھ بتا دوں ورنہ تمہارے یہ ٹارچنگ سیکشن کے افراد خوفناک بھیڑیئے ہیں۔ انتہائی خوفناک حد تک سفاک لوگ ہیں ___ اور اگر میں نے تمہیں کچھ نہ بتایا تو یہ ہڈیوں سے گودا بھی نکال لیں گے۔ تمہارے بھیڑیئے تو واقعی بھیڑیں ثابت ہوئیں جو ایک نہتی اور بندھی ہوئی عورت کے مقابلے میں ڈھیر ہو گئے۔ لیکن میرے یہ ساتھی واقعی ہڈیوں سے گودا نکالنے کے ماہر ہیں ___ اس لئے میں بھی تمہیں یہی آفر کرتی ہوں کہ مجھے سب کچھ بتا دو" ___ جولیا نے فاتحانہ انداز میں کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو" ___ وکٹر نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"ریڈ پاور کی خفیہ لیبارٹری کے متعلق پوری تفصیلات بتاؤ۔ مکمل اور

مفصل رپورٹ چاہیئے مجھے" ــــ جولیا نے جواب دیا۔

"سنو مس جولیا ــــ اگر تم یقین کر سکو تو یقین کر لو کہ ریڈ پاور کی لیبارٹری کے متعلق ہم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں۔ صرف گرینڈ چیف باس کو اس کا علم ہے۔ اس لئے ــــ باس کے علاوہ اور کوئی بھی آدمی تمہیں کوئی تفصیلات نہ بتا سکے گا ــــ اور جہاں تک اس اڈے کا تعلق ہے جہاں سے تم فرار ہو گئی تھیں تو یہ بھی سن لو کہ اُسے تباہ کر دیا گیا ہے۔ اب تمہیں وہاں کچھ نہیں ملے گا" ــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"تمہارا باس ترمذی کہاں ہے" ــــ جولیا نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ لیبارٹری میں ہوگا۔ پہلے اس اڈے میں رہتا تھا۔ اس کے ختم ہونے کے بعد وہ لیبارٹری میں چلا گیا ہے اور ہمیں تمہاری گرفتاری کے لئے شہر بھیج دیا گیا ہے" ــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"سنو وکٹر ــــ تم اس سے رابطہ قائم کرو گے اور اُسے کسی نہ کسی طرح یہاں بلاؤ گے" ــــ جولیا نے کہا۔

"ایسا ہونا ناممکن ہے۔ اب وہ لیبارٹری سے باہر اس وقت تک نہیں آئے گا جب تک لیبارٹری مکمل نہیں ہو جاتی اور اس دوران اس سے رابطہ قائم ہونے کی کوئی بھی صورت نہیں" ــــ وکٹر نے جواب دیا۔

"جوانا" ــــ جولیا نے وکٹر کو کوئی جواب دینے کی بجائے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس مس" ــــ جوانا نے جواب دیا۔

"مسٹر وکٹر کو بتایا جائے کہ میرے حکم کی تعمیل ضروری ہوتی ہے" جولیا نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"بالکل ہوتی ہے" ــــ جوانا نے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ پھر اس سے پہلے کہ وکٹر کچھ کہتا کمرہ تھپڑ کی زوردار آواز کے ساتھ ہی وکٹر کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جوانا کا تھپڑ اس قدر بھرپور تھا کہ وکٹر کے منہ سے کئی دانت پھلجھڑی کی طرح نکل کر باہر فرش پر گرے اور وکٹر کا جسم ڈھیلا پڑ گیا ــــ جوانا نے اس کے پہلو میں مکہ جما دیا اور وکٹر چیختا ہوا دوبارہ ہوش میں آگیا۔ اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔

"تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا ہوں" وکٹر نے ہوش میں آتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

لیکن جوانا نے اس بار اس کی گردن پر ہاتھ رکھ دیا۔ اور پھر وکٹر کی آنکھیں جیسے ابل کر باہر نکل آئیں۔ اس کے چہرے کی رنگت تیزی سے سیاہ ہونے لگی ــــ اور وہ بندھے ہونے کے باوجود بُری طرح پھڑکنے لگا جیسے وہ جانکنی کے عالم میں ہو۔

"ب ــ ب ــ بتاتا ہوں" ــــ دوسرے لمحے وکٹر کے منہ سے ٹوٹ ٹوٹ کر لفظ نکلے اور جوانا نے ہاتھ کھینچ لیا۔

"پانی ــ پ ــ پانی" ــــ وکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتاؤ ــ ترمذی کہاں ہے" ــــ جولیا نے سخت لہجے میں کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ وکٹر کچھ کہتا وکٹر کا جسم یک لخت بُری طرح تڑپا اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں ایسے آگ بھڑک اٹھی جیسے کسی نے اس کے جسم پر پٹرول ڈال کر شعلہ دکھا دیا ہو۔

"فادر یہ" ——— اچانک ساتھ والے ستون سے بندھے ہوئے دوسرے آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اور پھر اس کی بھی وہی حالت ہوئی اس کا جسم بھی یک لخت تڑپا اور اس کے بعد یک لخت اس کا جسم سوکھی لکڑی کی طرح دھڑا دھڑ جلنے لگا۔

"یہ کیا ہو گیا ——— کیسے ہو گیا" ——— جولیا نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

لیکن اس سے پہلے کہ کوئی اُس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان دونوں کے جلتے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا دھارا سا ایک لمحہ کے لئے پھوٹا ——— اور پھر تو کمرے میں جیسے چیخوں کا طوفان امڈ آیا جولیا۔ چوہان۔ جوزف اور جوانا چاروں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور وہ اس طرح فرش پر گر کر تڑپنے لگے جیسے کسی نادیدہ شکنجے ان کے جسموں کو جکڑ کر بُری طرح نچوڑا جا رہا ہو ——— صرف چند لمحوں تک ان کی یہ حالت ہوئی اس کے بعد ان کے جسم ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ بیہوش ہو چکے تھے۔

اب کمرے میں صرف وکٹر اور اس کے ساتھی کے جسم ——— جل جانے کی وجہ سے فرش پر گر کر مسلسل جل رہے تھے۔ اور کمرے میں انسانی گوشت جلنے کی تیز سرانڈ پھیل گئی تھی۔

ترمندی کی آنکھیں غصے کی شدت سے سرخ ہو رہی تھیں وہ لیبارٹری کے ایک حصے میں بنے ہوئے اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا ——— ابھی چند لمحے پہلے ہنری نے سپیشل کال پر اُسے عمران کے ہاتھوں لیڈی ایشلے کے قتل کی خبر دی تھی۔ اور یہ خبر سنتے ہی ترمندی کے تن بدن میں جیسے انگارے سے بھڑکتے گئے اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے اور مٹھیاں بند تھیں۔

"میں اس پورے ملک کو تباہ کر دوں گا۔ جلا کر راکھ کر دوں گا" ترمندی نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔ اور پھر بے اختیار سامنے رکھی ہوئی میز پر زور زور سے مکے برسانے لگا۔ اس کے دل میں لاوا سا ابل رہا تھا ——— اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ لیڈی ایشلے کا انتقام لینے میں ایک لمحہ بھی دیر نہ کرے۔ لیکن مجبوری یہ تھی کہ لیبارٹری ابھی مکمل نہ ہوئی تھی۔

اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ترمذی چند لمحے انٹرکام کو اس طرح دیکھتا رہا جیسے گھنٹی کی آواز اس انٹرکام کی بجائے کہیں دور سے آ رہی ہو ـــــ اس کا ذہن واقعی ماؤف ہو چکا تھا گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ اور پھر اس کے جسم نے جھٹکا سا کھایا اور اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"زیمودون بول رہا ہوں باس۔ تھرڈی سکس پوائنٹ زیرو کی مشین میں خرابی پیدا ہو گئی ہے۔ اسے ہینڈل غلط کیا گیا تھا" ـــــ دوسری طرف سے ایک سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کیا بک رہے ہو" ـــــ ترمذی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا کیونکہ یہ مشین پوری لیبارٹری میں سب سے اہم مشین تھی۔

"مشین کے چیکنگ سسٹم میں خرابی ہو گئی ہے باس ـــــ ہمارے پاس اس کی مرمت کا آٹومیٹک یونٹ موجود ہے۔ البتہ وقت ضرور لگ جائے گا لیکن مشین ٹھیک ہو جائے گی" ـــــ زیمودون نے اسے شاید ٹھنڈا کرنے کی غرض سے فوراً ہی کہا۔

"کس نے ہینڈل کیا تھا اسے" ـــــ ترمذی کا لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"ایون تھرڈی نے باس ـــــ ہک اچانک نکل گیا تھا" زیمودون نے مزید سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہوں ـــــ مشین کو فوراً مرمت کرا دو۔ اور ایون تھرڈی کو میرے پاس بھیج دو۔ تاکہ میں اسے بتاؤں کہ ہینڈلنگ کیسے کی جاتی ہے فوراً بھیجو" ـــــ ترمذی نے بھنچے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے زیمودون نے کہا۔ اور ترمذی نے رسیور پٹخ دیا۔ مشین کے اس طرح خراب ہونے سے اس کا موڈ اور زیادہ بگڑ گیا تھا۔ کیونکہ مشین کی مرمت میں کافی دن لگ جاتے تھے ـــــ اس طرح لیڈی ایشلے کی موت کا انتقام لینے میں مزید وقت آگے بڑھ گیا تھا حالانکہ وہ تو چاہ رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور وہ پورے پاکیشیا کو جلا کر راکھ کر دے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان سہمے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ یہ ایون تھرڈی تھا۔

"یس باس" ـــــ نوجوان نے اندر آ کر سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور ترمذی کی سرخ آنکھیں ایون تھرڈی پر جیسے گڑ سی گئیں۔ اس کے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگے۔

"تم نے مشین خراب کی ہے ایون تھرڈی" ـــــ ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ باوجود شدید ترین غصے کے اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ ہک اچانک نکل گیا تھا۔ باس میرا قصور نہ تھا" ـــــ ایون تھرڈی نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو میرا قصور تھا۔ یہی کہنا چاہتے ہو" ـــــ ترمذی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بب ـــ بب ـــ باس" ـــــ ایون تھرڈی نے کچھ کہنا چاہا لیکن دوسرے لمحے ترمذی اس پر اس طرح جھپٹا جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے۔

"میرا قصور تھا۔ تم الو کے پٹھے۔ تم نے میری بیوی کا انتقام لیٹ

کرادیا" ــــ ترمذی نے اس کی گردن دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اُسے
ایک جھٹکے سے نیچے فرش پر گراتے ہوئے کہا۔

"بب ــ بب ــ باس ۔ رحم کرو ۔ معاف کردو" ــــ ایوون تھ
نے بُری طرح پھڑکتے ہوئے کہا۔

"معاف کردوں تم کو ــــ رحم کروں تم پر" ــــ ترمذی نے دانت
پیستے ہوئے کہا ۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں کو زور
حرکت دی اور ایوون تھرٹی کے حلق سے دردناک چیخ نکلی اور وہ بُری طر
پھڑکنے لگا۔

"میں تمہیں کتے کی موت ماردوں گا۔ تم نے میرا انتقام لیٹ کرا
ہے" ــــ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے ک
اور دوسرے لمحے اس نے ایوون تھرٹی کی گردن سے ہاتھ اٹھائے ا
پوری قوت سے اچھل کر وہ دونوں گھٹنے جوڑ کر ایوون تھرٹی کے پھڑک
ہوئے جسم پر گرا ــــ اور ایوون تھرٹی اس بُری طرح چیخنے لگا جیسے اس
ہڈیاں توڑی جا رہی ہوں۔ ترمذی پر تو واقعی پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا۔
وہ کسی گیند کی طرح اچھل اچھل کر دونوں پیر جوڑ کر ایوون تھرٹی کے پھڑک
ہوئے جسم پر مسلسل کود رہا تھا ــــ ایوون تھرٹی کی چیخیں مدھم ہوتے ہو
اب بالکل ختم ہو چکی تھیں اور اس کا جسم ساکت ہو گیا۔ ترمذی کے اس
طرح کودنے کی وجہ سے اس کا پیٹ پھٹ گیا تھا۔ آنتیں باہر نکل آ
تھیں ــــ اور ترمذی کے فل بوٹ بھی خون آلود مواد میں تھڑ
تھے۔ گو ایوون تھرٹی ختم ہو چکا تھا لیکن ترمذی اُسی طرح جنون کے عا
میں ابھی تک اس کے پھٹے ہوئے پیٹ پر مسلسل کودتا چلا جا رہا تھا

اس کی آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔ بال بکھر گئے تھے اور چہرے کے عضلات
پتھر کی طرح سخت ہو چکے تھے۔

پھر ٹیلی فون کی گھنٹی یک لخت بج اٹھی اور گھنٹی کی اس آواز نے ترمذی
کے اعصاب کو جیسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس نے ایک جھرجھری لی۔ اور
پھر وہ رک کر حیرت بھرے انداز میں فرش پر پڑی ہوئی ایوون تھرٹی کی
لاش کو دیکھنے لگا ــــ وہ کبھی اپنے پیروں کو دیکھتا اور کبھی ایوون تھرٹی
کے پھٹے ہوئے پیٹ کو۔ اس کے دیکھنے کا انداز ایسے تھا جیسے یہ سب
کچھ اس نے نہ کیا ہو۔ اور وہ پہلی بار ہوش میں آیا ہو۔

"اوہ ــــ واقعی میں پاگل ہو گیا تھا" ــــ ترمذی نے بڑبڑاتے
ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اب نارمل ہو چکا تھا۔ اور سب سے بڑی
بات یہ تھی کہ اس کے دل میں پیدا ہونے والا کھولاؤ اب واقعی ختم ہو
چکا تھا ــــ وہ اب اپنے آپ کو قطعی نارمل محسوس کر رہا تھا۔ شاید اس
جنون اور ایوون تھرٹی کے اس طرح کی موت نے اس کے انتقام کی
حس کو تسکین دے دی تھی۔ ٹیلی فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ ترمذی
آگے بڑھا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ ترمذی کا لہجہ نارمل تھا۔

"ہیڈ کوارٹر سے باس ہنری کی کال ہے۔ اٹنڈ کریں" ــــ دوسری
طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

اور پھر ہنری نے اُسے بتایا کہ ساجان سنٹر اور اسلحہ فیکٹری تو تباہ
ہو چکی ہے۔ لیکن اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہیلی کاپٹر
کو فضا میں میزائل سے تباہ کر کے ان کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ اور

لیڈی ایشلے کا انتقام لے لیا ہے۔ اس کے بعد ہنری نے اُسے سمجھ
کہ وہ اپنے انتقام کو صرف پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدو
رکھے ——— اس کا دائرہ کار سارے پاکیشیا تک نہ پھیلائے۔ ہنر
کی زبان سے لیڈی ایشلے کی موت کا سن کر ترمذی کے دل میں ایک با
پھر کھولاؤ کی لہر سی اٹھنے لگی۔ اور اس نے ضد کی کہ وہ پورے پاکیش
کو راکھ کا ڈھیر بنا دے گا ——— لیکن بہرحال اس کھولاؤ میں وہ پہلے
جیسی شدت نہ تھی۔ اور پھر جب ہنری نے اُسے سمجھایا کہ اس طرح
ترمذی کو یہاں بہت سا وقت لگ جائے گا۔ اور یارلینڈ کے اہم
ترین منصوبے نامکمل رہ جائیں گے تو ترمذی مان گیا کہ وہ صرف
ریڈپاور کو پاکیشیا کے دارالحکومت تک ہی محدود رکھے گا۔ اس کے
بعد واپس آجائے گا ——— اس کے ساتھ ہی اُس نے اُسے بتایا کہ
مشین کی خرابی کی وجہ سے اب اُسے کچھ دن مزید لگ جائیں گے۔
ہنری نے اُسے جلد از جلد واپس آنے کا کہہ کر رابطہ ختم کر دیا تو ترمذ
بھی سر ہلاتا ہوا رسیور رکھ کر ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھا ——— کیونکہ
اب اُسے اپنے خون آلود مواد سے لتھڑے ہوئے پیروں سے گھن
سی آنے لگی تھی۔ باتھ روم میں جا کر اس نے غسل کیا اور لباس تبدیل
کر کے باہر آیا ——— غسل کرنے سے پہلے چونکہ اس نے باتھ روم کے
ایمرجنسی فون سے ہی اپنے کمرے میں موجود الیون تھرٹی کی لاش ہٹانے
اور کمرے کی صفائی کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے جب وہ باتھ روم
سے باہر نکلا تو کمرہ صاف ہو چکا تھا۔

" وکٹر آخر کیا کر رہا ہے۔ ابھی تک اس نے اس سیکرٹ سروس کے

بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی" ——— باتھ روم سے نکلتے ہوئے
اچانک ترمذی کے ذہن میں وکٹر کا خیال آ گیا۔ کیونکہ ہنری نے
اُسے جلد از جلد واپس آنے کے لئے کہا تھا۔ اس لئے اُسے
خیال آیا کہ اس سیکرٹ سروس کے بچے کھچے گروپ کا بھی خاتمہ ہو
جانا چاہیے۔

وہ تیزی سے آگے بڑھتا ہوا میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھا اور اس
نے میز کی دراز کھول کر ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ اور اس کے کئی
بٹن دبا دیئے۔

" ہیلو ہیلو ——— گرینڈ باس کالنگ وی۔ ون اوور" ——— ترمذی نے
سخت لہجے میں بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس باس ——— بی الیون اٹنڈنگ یور کال اوور" ——— چند لمحوں بعد
ایک سہمی ہوئی مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔ کیونکہ بی۔ الیون کا درجہ بہت کم تھا
اور اس کو شاید زندگی میں کبھی بھی گرینڈ چیف سے بات کرنے کا موقعہ ہی میسر
نہ آیا تھا۔

" بی۔ ون اور وی۔ ون کہاں ہیں۔ انہوں نے میری کال کیوں اٹنڈ نہیں
کی اوور" ——— ترمذی کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ انتہائی سختی
تھی۔

" ب ——— باس۔ وی۔ ون نے باس بی۔ ون کو حکم دیا کہ ساتھیوں
کے ساتھ وہ کسی قلعہ نما عمارت پر چھاپہ ماریں۔ اور وہاں موجود ایک غیر ملکی
لڑکی اور اس کے ساتھی کو اغوا کر کے لے آئیں۔ اور بعد وہ خود بھی ایک
مخصوص کار میں باہر چلے گئے ہیں ——— اور باس بہت دیر ہو چکی ہے۔ ابھی

تک وہ واپس نہیں آئے ۔ میں نے زیرو تھری پر بی ۔ ون باس کو کال کرنے
کی کوشش کی ۔ لیکن زیرو تھری خاموش ہے اوور" ــــــ بی ۔ الیون نے
پہلے اٹک اٹک کر اور پھر روانی سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" زیرو تھری پر جواب نہیں ملا ـــــ کیا مطلب ـــــ یہ کیسے ممکن ہے
اوور" ـــــ ترمذی نے چونکتے ہوئے کہا ۔ کیونکہ زیرو تھری ایسا ٹرانسمیٹر
تھا جو بی ۔ ون اور ٹی ۔ ون کے کانوں کے اندر جسم میں نصب تھا ۔ یہ ایسا
جدید ترین ٹرانسمیٹر تھا جس کا رابطہ براہِ راست ذہن سے تھا ۔ اس ٹرانسمیٹر
پر جواب دینے کے لئے بولنے کی ضرورت نہ تھی ۔ صرف سوچنے سے جواب
مل جاتا تھا لیکن اس پر جواب نہ آنے کے تو دو مطلب ہو سکتے تھے کہ یا تو وہ بیہوش
ہو چکے تھے یا مر چکے تھے ۔ تیسری تو کوئی صورت نہ تھی ۔

" مم ـــــ میں کیا کہہ سکتا ہوں باس اوور" ـــــ بی ۔ الیون نے
جواب دیا ۔

" او ۔ کے ـــــ میں خود چیک کرتا ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ ترمذی نے
کہا ۔ اور پھر ٹرانسمیٹر بند کر کے اس نے واپس دراز میں رکھا اور خود اٹھ
کر تیزی سے شمالی دیوار میں موجود ایک چھوٹے سے دروازے کی
طرف بڑھ گیا ـــــ دروازے کے کنارے پر لگے ہوئے ایک بٹن کو
دباتے ہی دروازہ کسی شیٹ کی طرح کھسک کر ایک سائیڈ میں غائب ہو گیا
اور ترمذی اس خلا میں سے دوسری طرف پہنچ گیا ۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا
جس کی ایک دیوار کے ساتھ بہت بڑی مشین نصب تھی ۔ ترمذی تیزی
سے اس مشین کی طرف بڑھا ـــــ اس نے اس کے سامنے رکھا ہوا سٹول
کھینچ کر آگے کیا اور اس پر بیٹھ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے

مشین میں زندگی سی جاگ اٹھی ۔ اور پھر مشین کے درمیان ایک بڑی سی
سکرین روشن ہو گئی ۔ سکرین کے نصف حصے میں پاکیشیا کے دارالحکومت
کا تفصیلی نقشہ سا ابھر آیا ـــــ ترمذی نے ایک بٹن دبایا تو نقشہ پر پھیلی ہوئی
گنجان اور باریک لکیروں میں ایک جگہ سرخ رنگ کا نقطہ تیزی سے جلنے
بجھنے لگا ۔ اس نقطے کے جلنے کا مطلب تھا کہ بی ۔ ون اس جگہ موجود ہے ۔
اس مشین کے ذریعے اس جدید زیرو تھری ٹرانسمیٹر سے رابطہ قائم کیا جا
سکتا تھا ـــــ چاہے جس جسم میں وہ زیرو تھری ٹرانسمیٹر موجود ہو وہ مردہ ہی
کیوں نہ ہو چکا ہو ۔ اور مشین نے اس جگہ کی نشاندہی کر دی تھی ۔ جہاں زیرو
تھری ٹرانسمیٹر موجود تھا ۔

ترمذی نے اس نقطے کے نمودار ہوتے ہی تیزی سے مختلف نابیں گھمانی
شروع کر دیں ۔ سکرین پر تیزی سے مختلف سڑکوں اور عمارتوں کے منظر تبدیل
ہوتے گئے ـــــ نقطہ مسلسل جل بجھ رہا تھا ۔ ترمذی نابیں گھماتا رہا ۔ اور پھر
جیسے ہی سکرین پر ایک عمارت کا منظر ابھرا ۔ نقطہ مسلسل جلنے لگا ۔ ترمذی نے
ہاتھ روک لیا ۔ سکرین پر کوئی بڑی سی عمارت کا لان نظر آ رہا تھا جو خالی تھا ترمذی
نے جلدی سے مختلف بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو آہستہ سے گھمانے لگا ۔
سکرین پر اس لان کا پہلے کلوز اپ آیا ـــــ اس کے بعد جیسے کیمرہ حرکت
کرتا ہے اس طرح منظر اندرونی برآمدے اور پھر راہداری کا ابھرا اور پھر ایک
جھٹکے کے ساتھ ایک کمرے کا منظر ابھرا ۔ اور اس کے ساتھ ہی مشین میں
سے ہلکی سی سیٹی کی آواز گونج اٹھی ـــــ اور ترمذی نے چونک کر ہاتھ ہٹا
لیا ۔ کمرے کا منظر دیکھتے ہی اس کے جسم نے ایک زوردار جھٹکا کھایا ۔ وہ
ناقابل یقین انداز میں سکرین کو گھور رہا تھا ۔ کمرے میں ستونوں کے ساتھ

بی۔ ون اور وکٹر رسیوں سے بندھے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ جب کہ
ادھر بی۔ ون کے گروپ کے چھ افراد کی ٹیڑھے میڑھے انداز میں لاشیں
پڑی ہوئی تھیں ۔۔۔۔ اور کمرے میں وہ غیر ملکی لڑکی جس نے اپنا نام جولیا
بتایا تھا۔ ایک نوجوان اور دو قوی ہیکل حبشیوں کے ساتھ کھڑی ہوئی تھی
بی۔ ون کی ایک آنکھ میں خوف ناک سا گڑھا نظر آ رہا تھا۔ اور اس کا چہرہ
خون آلود تھا۔ یہی حالت وکٹر کی تھی ۔۔۔۔ ایک قوی ہیکل حبشی نے اس
کے دیکھتے ہی دیکھتے آگے بڑھ کر وکٹر کے چہرے پر زوردار تھپیڑ مارا۔ اور
کے منہ سے دانت پھلجھڑی کی طرح باہر جا گرے۔ اور وکٹر کی گردن ڈھلک
گئی ۔۔۔۔ ترمذی یک لخت جیسے سکتے کے عالم میں سے باہر آ گیا ہو
اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سائیڈ میں لگے ہوئے دو بٹن دبائے
مشین میں سے یک لخت کمرے کی آوازیں بھی نکلنے لگیں۔ یہ سب کچھ
اسی زیرو تھری ٹرانسمیٹر کی وجہ سے ممکن ہو رہا تھا جو بی۔ ون اور وکٹر
دونوں کے کانوں میں موجود تھا ۔۔۔۔ پہلے اس مشین کا رابطہ وکٹر کے
ٹرانسمیٹر سے تھا۔ کیونکہ وہ زیادہ طاقتور تھی۔ اس لئے جلد ہی پہنچ
گیا تھا۔ لیکن اس کمرے کے سکرین پر نمودار ہوتے ہی دونوں سے رابطہ
ہو گیا تھا ۔۔۔۔ اسی لمحے اس حبشی نے وکٹر کے پہلو میں زوردار مکہ جمایا
اور وکٹر ایک بار پھر ہوش میں آ گیا۔ اس کے منہ سے خون بہہ رہا
تھا۔ اور اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔ وہ یقیناً زبردست تکلیف
میں مبتلا تھا۔

" تم بے وقوف ہو۔ احمق ہو۔ میں ٹھیک کہہ رہا ہوں۔ سچ کہہ رہا
ہوں " ۔۔۔۔ وکٹر نے ہوش میں آتے ہی چیخ کر کہا۔

اسی لمحے اس حبشی نے اس کی گردن پر ہاتھ رکھا اور پھر وکٹر کی آنکھیں
باہر کو ابل آئیں۔ اس کا چہرہ سیاہ پڑنے لگا۔ اور جسم بری طرح
پھڑکنے لگا۔

" بب ۔۔۔۔ بب ۔۔۔۔ بتاتا ہوں " ۔۔۔۔ وکٹر نے پھڑپھڑاتے ہوئے
انداز میں کہا۔

اور ترمذی سوچنے لگا کہ آخر یہ لوگ وکٹر سے کیا معلوم کرنا چاہتے
ہیں۔ حبشی نے ہاتھ ہٹا لیا تھا۔

" پانی ۔۔۔۔ پپ ۔۔۔۔ پانی " ۔۔۔۔ وکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے
میں کہا۔

" بتاؤ ترمذی کہاں ہے " ۔۔۔۔ اس غیر ملکی لڑکی کی چیختی ہوئی آواز سنائی
دی اور اپنا نام سن کر جیسے ترمذی کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔
دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بے اختیار مشین کے نیچے لگے ہوئے ایک
ہینڈل پر پڑا اور اس نے ہینڈل کو نیچے کھینچ دیا ۔۔۔۔ ہینڈل کے
نیچے ہوتے ہی مشین میں گونج سی پیدا ہوئی۔ اور اس کے ساتھ ہی سکرین
پر نظر آنے والے وکٹر کا جسم یک لخت بری طرح تڑپا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کے جسم میں آگ بھڑک اٹھی۔

" تم بتا رہے تھے۔ اس لئے اب موت تمہارا مقدر ہے "
ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" فادر ریز " ۔۔۔۔ اچانک بی۔ ون کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور
اس کی بات سنتے ہی ترمذی نے پہلے جیسی پھرتی کے ساتھ پہلے ہینڈل
کے ساتھ ہی دوسرے کو بھی کھینچ کر نیچے کر دیا۔ اور وکٹر جیسا حشر بی۔ ون

کا بھی ہوا۔ اس کے جسم میں بھی آگ بھڑک اٹھی۔

"تم نے سیکرٹ بتا دیا۔ تم دونوں کمزور ہو" ـــــ ترمذی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر موجود بڑے بڑے دو بٹن دبائے اور پھر تیزی سے ان کے ساتھ لگے ہوئے ایک ہینڈل کو جھٹکے سے کھینچ کر دائرے کی صورت میں گھما دیا ـــــ دوسرے لمحے ڈکٹر اور بی۔ ون کے دھڑا دھڑ جلتے ہوئے جسموں میں سے تیز روشنی کا جھماکا سا نکلا اور اس کے ساتھ ہی مشین میں سے چیخیں سنائی دینے لگیں اور کمرے میں موجود حبشی غیر ملکی لڑکی اور اس کا ساتھی چاروں بُری طرح چیختے ہوئے فرش پر گر کر تڑپتے ہوئے دکھائی دینے لگے۔

"تم ـــــ تم نے پاور لینڈ کو کیا سمجھ لیا تھا۔ احمقو" ـــــ ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ غیر ملکی لڑکی اور اس کے ساتھیوں کے جسم اب ڈھیلے پڑ چکے تھے اور وہ بے ہوش تھے۔

"کاش اس مشین کے ذریعے میں تمہیں تڑپا تڑپا کر مار سکتا" ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے مشین کے مختلف بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ مشین آف کر کے وہ اٹھا اور واپس اپنے خاص کمرے میں آ گیا ـــــ اس نے دوبارہ میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا کر کال کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ گرینڈ چیف باس کالنگ اوور" ـــــ ترمذی نے کہا۔

"یس باس ـــــ بی۔ الیون کال اٹنڈ کر رہا ہوں اوور" ـــــ چند

لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے بی سکس کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بی۔ الیون ـــــ ہیڈ کوارٹر میں اس وقت کتنے افراد موجود ہیں۔ اوور" ـــــ ترمذی نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"باس ـــــ مجھ سمیت آٹھ افراد موجود ہیں" ـــــ بی۔ الیون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہوں ـــــ تمہارا اصل نام کیا ہے۔ اور تمہارا تعلق بی گروپ میں آنے سے پہلے کس تنظیم سے تھا اوور" ـــــ ترمذی نے پوچھا کیونکہ وہ صرف بی۔ ون سے واقف تھا۔ باقی گروپ کی تفصیلات کا اُسے علم نہ تھا۔

"میرا نام کولن ہے۔ اور جناب بی گروپ میں آنے سے پہلے میں ریڈ سٹار تنظیم کا سیکنڈ چیف تھا۔ ریڈ سٹار تنظیم ایک بڑے مشن میں ختم ہو گئی ـــــ صرف میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے بچ گیا تھا۔ اس کے بعد میں نے بی گروپ جوائن کر لیا اوور" ـــــ بی۔ الیون نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ لیکن اس بار اس کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔ شاید وہ گرینڈ چیف باس کے ان تمام سوالات کا مقصد نہ سمجھ سکا تھا۔

"او۔ کے ـــــ تو کولن اب میری بات غور سے سن لو۔ بی۔ ون اور ڈی۔ ون دونوں نے تنظیم سے غداری کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس لئے سزا کے طور پر میں نے ان دونوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے ـــــ اور بی۔ ون انتظامی طور پر انتہائی نااہل ثابت ہوا تھا۔ وہ دشمنوں کی جال میں آ گیا۔ اور اپنے باقی ساتھیوں کو بھی ان کے ہاتھوں مروا بیٹھا۔ چنانچہ اب

ہیڈکوارٹر میں موجود افراد کے علاوہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب تم سینئر ہو گئے ہو۔ اور سنو۔ بی۔ دن کے خاتمے کے ساتھ ہی بی گروپ ختم کر دیا گیا ہے ـــ اب اس کا نام تمہاری سابقہ تنظیم کے نام پر ریڈ سٹار رکھ دیا گیا ہے۔ اور تم ریڈ سٹار کے چیف ہو گئے اور تمہارا نمبر ریڈ سٹار دن ہو گا جب کہ تمہارے باقی ساتھی اب ریڈ سٹار نمبر اختیار کریں گے اور تمہارے بعد ترتیب سے نمبر چلیں گے۔ سمجھ گئے" اوور" ـــ ترمذی نے کہا۔

اور دوسری طرف پہلے تو چند لمحوں تک خاموشی رہی پھر کولن کی مسرت سے کپکپاتی ہوئی آواز سنائی دی

"میں آپ کے اعتماد پر پورا اتروں گا باس ـــ آپ کو ریڈ سٹار سے کبھی بھی شکایت نہ ہو گی اوور" ـــ ریڈ سٹار کا لہجہ واقعی مسرت کی زیادتی سے کپکپا رہا تھا۔

"سنو ـــ ہمارے دشمنوں کا تعلق یہاں کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ یہ لوگ انتہائی عیار، خطرناک اور ذہین ہیں اس لئے ان کے مقابلے میں تمہیں اپنی تمام صلاحیتوں کو استعمال کرنا ہو گا اوور" ترمذی نے کہا۔

"یس ـــ باس ـــ ایسا ہی ہو گا۔ میں نے بھی کاسٹرین ملٹری انٹیلی میں کچھ عرصہ کام کیا ہے۔ پھر ایک تنظیمی غلطی کی وجہ سے مجھے وہاں سے نکال دیا گیا تھا۔ میں آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا باس اوور" کولن عرف ریڈ سٹار نے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"گڈ ـــ اگر تم نے میری توقعات کے مطابق کام کیا تو تمہارا

درجہ اور بھی بلند ہو سکتا ہے۔ اب میری ہدایات غور سے سن لو۔ شہر کے نقشے میں زیڈ بلاک کی مین روڈ پر ایک بڑی عمارت ہے جس کے گیٹ کے اوپر بڑے بڑے سیاہ رنگ کے لیمپ نصب ہیں۔ اس عمارت کے اندر دی۔ دن اور بی۔ دن کی جلی ہوئی لاشوں کے ساتھ بی۔ ٹو سے بی سکس کی لاشیں بھی پڑی ہوئی ہیں ـــ ان کے علاوہ وہاں ایک غیر ملکی لڑکی ایک مقامی آدمی اور دو قوی ہیکل حبشی بیہوش پڑے ہوں گے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں جاؤ۔ ہر طرف سے محتاط ہو کر تم اندر جاؤ گے ـــ ایک بڑی ویگن ساتھ لے جانا اور ان بے ہوش افراد کو اس پر لاد کر آرگن پہاڑی کے قریب موجود کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ پر ریڈ سٹار کا نام لو گے تو یہ بے ہوش افراد وہاں تم سے وصول کر لئے جائیں گے ـــ اور تم ویگن لے کر واپس ہیڈکوارٹر چلے جاؤ گے۔ اس کے بعد تم نے اس عمارت کی انتہائی محتاط انداز سے نگرانی کرنی ہے۔ اگر کوئی اور آدمی اس عمارت میں داخل ہو۔ تو تم نے اسے بھی اغوا کر کے اسی طرح کیمیکل فیکٹری پہنچا دینا ہے ـــ مزید ہدایات اور احکامات تمہیں مجھ سے ملتے رہیں گے۔ اگر تم مجھ سے ایمرجنسی میں رابطہ قائم کرنا چاہو تو ہیڈکوارٹر کے مین ٹرانسمیٹر پر الیون زیرو الیون تھری الیون فریکونسی پر بات کر سکتے ہو۔ لیکن انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں اوور" ـــ ترمذی نے اسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ـــ احکامات کی تعمیل ہو گی اوور" ـــ ریڈ سٹار نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"—— ترمذی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ ساجان سنٹر میں منز نے کر دیا ہے تو یہاں کی لیڈر اور اس کے ساتھی کو ناک ڈاؤن دیا ہے—— اس نے اس غیر ملکی لڑکی جولیا اور اس کے ساتھی کو اس لئے یہاں منگوایا تھا کہ جولیا اُسے پسند آ گئی تھی۔ اور اب جب لیڈی ایشلے مر چکی تھی۔ اُسے اس کی طرف سے بھی چیکنگ کا کوئی خطرہ تھا—— کیونکہ لیڈی ایشلے اس معاملے میں بے حد حاسد واقع ہوئی تھی۔ گو ترمذی اپنی بدمعاشی سے باز نہ آتا تھا۔ لیکن پھر بھی اُسے لیڈی ایشلے کی طرف سے خطرہ بہر حال باقی رہتا تھا۔ اور اب تو یہ خطرہ قطعاً دور ہو چکا تھا—— اس لئے اس نے یہی سوچا تھا کہ اس غیر ملکی لڑکی جولیا کو یہاں اپنے ساتھ رکھے گا۔ جب کہ اس کے ساتھی کو دردناک موت کا عذاب دے کر اپنے انتقام کو بھی تسکین دے گا۔ اور ساتھ ہی اس سے سیکرٹ سروس کے بچے کھچے ممبرز کا پتہ چلا کر ان کا خاتمہ بھی کر دے گا—— اور اگر جولیا اُسے زیادہ پسند آ گئی تو وہ اُسے اپنے ساتھ یادرلینڈ کے ہیڈ کوارٹر لے جائے گا۔ جہاں اس کا ذہن بدل کر اُسے ہمیشہ کے لئے اپنی کنیز بنا لے گا۔ بہر حال اب اسے سیکرٹ سروس سے کوئی فوری خطرہ نہ رہا تھا—— اس لئے وہ مطمئن تھا۔ پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور نمبر دبا کر اس نے کیمیکل فیکٹری میں وکٹر کے نمبر ٹو مارٹی سے بات چیت شروع کر دی۔ اس نے اُسے بتایا کہ وکٹر ایک مشن کے دوران ہلاک ہو چکا ہے۔

اس لئے اب مارٹی ہی کیمیکل فیکٹری کا نمبر وَن ہو گا۔ اور اس کا کوڈ نام بی ایم۔ وَن ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اُسے ریڈ سٹار کی طرف سے بے ہوش افراد کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے اُسے ہدایت کی کہ جیسے یہ لوگ پہنچیں انہیں انتہائی نگرانی میں رکھا جائے—— اور اسے فوراً اطلاع دی جائے۔ یہ ہدایات دینے کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور رکھا اور لیبارٹری کے کام کی چیکنگ کے لئے اس کا راؤنڈ لگانے کے لئے اس کے مخصوص دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

فریڈی کے منہ میں رومال دبا ہوا تھا۔ اس لئے وہ بول نہ
تھا لیکن وہ تھا ہوش میں۔ البتہ ہومز فرش پر عریاں حالت میں
پڑا ہوا تھا ــــ اس کے جسم پر صرف ایک زیر جامہ تھا۔ فریڈی کی
بار بار ہومز کی طرف مڑ جاتیں۔ کیونکہ اگر ہومز کسی طرح ہوش میں
جاتا تو پھر ان دونوں کا آزاد ہو جانا ناممکن نہ تھا۔ لیکن ہومز لمبی بے
میں تھا ــــ ٹھنڈے فرش پر عریاں حالت میں پڑے ہونے
باوجود وہ ہوش میں نہ آرہا تھا۔ فریڈی کے کان بیرونی آواز
لگے ہوئے تھے۔ پھر اسے کافی آدمیوں کے چلنے اور اس کے بعد
فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں ــــ اور فریڈی سمجھ گیا
جولیا کی سکیم کامیاب رہی ہے۔ اس کے ساتھی نے ہومز
میک اپ میں باس بی۔ ون اور اس کے ساتھیوں کو نہ صرف
لیا ہے بلکہ یقیناً بی۔ ون کے علاوہ باقی ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا

ہے۔ اور پھر کچھ دیر بعد اسے دور سے باس بی۔ ون کی چیخوں کی آوازیں سنائی
دیں تو اس کا رواں رواں کانپ اٹھا۔ باس۔ بی۔ ون کی چیخیں بتا رہی تھیں۔
کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا جا رہا ہے ــــ اس کے بعد پھر خاموشی سی چھا گئی۔
اور کافی دیر بعد اسے ایک بار پھر دور سے چیخوں کا طوفان سا امڈتا ہوا سنائی دیا۔
لیکن اس بار چیخنے والوں کی آوازیں پہلے سے مختلف تھیں اور اس کے ساتھ ہی
مکمل خاموشی طاری ہو گئی ــــ فریڈی سوچنے لگا کہ آخر کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی
چیخیں تھیں۔ کیا جولیا اور اس کے ساتھی بھی کسی طرح ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن انہیں
کس نے ہلاک کیا ہے۔ کیا باس بی۔ ون نے۔ لیکن اس کے بھی بعد میں کوئی
آواز سنائی نہ دی تھی۔ اب عمارت پر مکمل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

اسی لمحے فریڈی کو ہومز کی کراہ سنائی دی۔ اور اس نے چونک کر ہومز
کی طرف دیکھا جس کا جسم اب حرکت کر رہا تھا۔ فریڈی کے منہ میں چونکہ
رومال دبا ہوا تھا ــــ اس لئے وہ بولنے سے مجبور تھا۔ ہومز چند لمحے کراہتا
رہا۔ پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اور اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ اس کا چہرہ
خون آلود تھا۔ اور آنکھوں میں دہشت سی تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ شعور
کی چمک بھی تھی ــــ اور شعور کی اس چمک کو دیکھ کر فریڈی مطمئن ہو گیا۔ کہ
ہومز پوری طرح ہوش میں آچکا ہے۔ ہومز کی نظریں جیسے ہی فریڈی پر پڑیں۔
وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور پھر شاید اسے پہلی بار اپنے عریاں ہونے کا احساس
ہوا تو ایک لمحے کے لئے وہ سمٹ سا گیا۔

"فریڈی ــــ یہ کیا ہوا۔ میرا لباس اور یہ لوگ کہاں گئے"۔ ــــ ہومز
نے فریڈی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ــــ تمہارے منہ میں تو رومال دبا ہوا ہے" ــــ ہومز نے

فریڈی کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر اُسے غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور
تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فریڈی کے منہ سے رومال کھینچ لیا اور فریڈی
کے حلق سے طویل سانس نکل گیا۔

"ہومز — جلدی کرو مجھے کھولو۔ جلدی کرو" — فریڈی نے تیز لہجے
میں کہا۔

اور ہومز نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے سٹریپ کھولنے شروع
کر دیئے۔

"یہ میرا لباس کہاں گیا۔ اور یہ لوگ ہمیں چھوڑ کر کہاں گئے ہیں"
ہومز نے سٹریپ کھولتے ہوئے پوچھا۔

اور فریڈی نے اُسے مختصر لفظوں میں اس کے بے ہوش ہونے
لے کر اب تک کی ساری کہانی سنا دی۔ اور پھر سٹریپ کھلتے ہی فریڈی
بنچ سے نیچے اترا — اور اس نے جلدی جلدی ہاتھ پیر چلانے شروع
دیئے۔ کیونکہ مسلسل بنچ پر لیٹے لیٹے اس کا جسم تقریباً بے حس ہو چکا تھا۔
جب کہ ہومز تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ لیکن دروازہ باہر سے بند
تھا — فریڈی نے بھی کچھ دیر ہاتھ پیر چلائے۔ اور پھر جب اس کا جسم کچھ
گرم ہو گیا تو وہ بھی دروازے کی طرف بڑھا۔

"کچھ لوگوں کے چلنے پھرنے کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں"
ہومز نے سرگوشیانہ انداز میں قریب آتے ہوئے فریڈی سے مخاطب
ہو کر کہا۔ اور فریڈی نے بھی سر ہلا دیا۔ آوازیں اس نے بھی سن لی تھیں

"اب یہ معلوم نہیں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کیا ہمارے ساتھی ہیں یا جولیا کے
ساتھی ہیں" — فریڈی نے کہا۔

"کیا خیال ہے۔ دروازہ کھٹکھٹایا جائے" — ہومز نے کہا۔

"کیوں موت خریدنے پر تلے ہوئے ہو۔ ہمارے پاس اسلحہ نام کی کوئی
چیز نہیں ہے۔ اور ہمیں آزاد دیکھ کر وہ لوگ گولیوں سے بھون ڈالیں گے"
فریڈی نے کہا۔ اور پھر گردن گھما کر غور سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ لیکن
کمرے کی دیواریں ٹھوس تھیں — ان میں کہیں بھی نہ ہی کوئی کھڑکی تھی اور
نہ کوئی روشندان صرف یہی اکلوتا دروازہ تھا جو باہر سے بند تھا۔

"لیکن اصل صورت حال کا آخر ہمیں علم کیسے ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ ہمارے
ساتھی ہوں۔ وہ چلے جائیں اور ہم یہاں بھوکے پیاسے قید رہ جائیں"
ہومز نے کہا۔

"اور کیسے — میرے خیال میں اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی
نہیں" — فریڈی نے بھی رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ اور ہومز نے ہاتھ
اٹھا کر تیزی سے لوہے کے دروازے پر زور زور سے مکے برسانے شروع
کر دیئے۔

اور چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں تیزی سے اس طرف آتی سنائی دیں۔
وہ دونوں ہٹ کر دیوار سے جا لگے۔ قدموں کی آوازیں دروازے
کے قریب آ کر رک گئیں۔

"کون ہے اندر" — دوسرے لمحے باہر سے ایک چیختی ہوئی تحکمانہ
آواز سنائی دی۔

"ارے — یہ تو کولن کی آواز ہے۔ بی۔ الیون کی" — فریڈی نے
یک لخت مسرت بھرے انداز میں اچھلتے ہوئے کہا۔ اور ہومز کے چہرے
پر بھی مسکراہٹ رینگنے لگی۔ کولن کی غیر متوقع آواز سنتے ہی اُسے ایسا محسوس

ہوا جیسے وہ کسی خوفناک دلدل سے صحیح سلامت باہر آ گیا ہو۔
"کولن دروازہ کھولو۔ میں بی۔ سکس ہوں میرے ساتھ بی۔ تھری
فریڈی نے چیختے ہوئے کہا۔
اور دوسرے لمحے دروازے کی چٹخنی کھلنے کی آواز سنائی دی۔ اور
دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔ اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر آ گیا۔
کولن تھا بی۔ الیون ۔۔۔ اس کے پیچھے دو اور افراد تھے جو ان کے گرو
کے ہی آدمی تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔
"بی۔ الیون ۔۔۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ غیر ملکی لڑکی اور اس
حبشی ساتھی وہ کہاں ہیں" ۔۔۔ فریڈی نے بے چین لہجے میں پو
"پہلی بات تو یہ سن لو۔ کہ اب میں بی۔ الیون نہیں ہوں بلکہ اب
ریڈ سٹار ون ہوں۔ اور یہ ریڈ سٹار تھری اور فائیو ہیں۔ بی۔ ون اور
ون۔ دونوں کو گرینڈ چیف باس نے غداری کے الزام میں جلا کر راکھ
دیا ہے ۔۔۔ اور بی۔ ون کے چھ ساتھیوں کو یہاں کے لوگوں نے ہلاک
دیا ہے۔ اس لئے گرینڈ چیف باس نے بی۔ گروپ ختم کر دیا ہے۔ اور
گروپ ریڈ سٹار قائم کیا ہے۔ جس کا میں چیف ہوں۔ اور باقی ساتھی
ریڈ سٹار گروپ کے ممبر بن چکے ہیں ۔۔۔ تمہارے متعلق چونکہ کوئی علم
تھا کہ تم کہاں ہو۔ اس لئے اب تمہارے نمبر آخری ہوں گے"
کولن نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"یہ کیسے ممکن ہے۔ میں بی۔ تھری اور یہ بی۔ سکس موجود ہیں۔ ہمار
موجودگی میں بی۔ الیون کیسے گروپ لیڈر بن سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ہم
گرینڈ چیف باس سے بات کریں گے" ۔۔۔ ہومز نے ناخوشگوار لہ

میں کہا۔
"اوہ ۔۔۔ میں تمہیں بات کرنے کے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا"
کولن نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ فریڈی اور ہومز کچھ سمجھتے کولن نے ہاتھ میں
پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ اور کمرہ مشین گن کی فائرنگ اور ہومز کی
چیخ سے گونج اٹھا ۔۔۔ گولیوں کی بوچھاڑ نے ہومز بے چارے کا عریاں جسم
چھلنی کر کے رکھ دیا تھا۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں سرنڈر کرتا ہوں۔ تمہیں اپنا لیڈر مانتا ہوں"
فریڈی نے یک لخت اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے چیخ کر کہا۔
"سوچ لو ۔۔۔ اگر تم نے کسی بھی لمحے غداری کرنے کی کوشش
کی تو تمہارا حشر اس سے بھی برا ہو سکتا ہے" ۔۔۔ کولن نے اس
کے چہرے پر نظریں گاڑتے ہوئے کہا۔
"مم ۔۔۔ مم ۔۔۔ میں وعدہ کرتا ہوں کبھی غداری نہیں کروں گا"
فریڈی نے فوراً ہی کہا۔
"او۔ کے ۔۔۔ میں تمہیں ایک موقعہ دے رہا ہوں۔ ایک بار تم نے
بی۔ ون کی ناراضگی سے مجھے جھوٹ بول کر بچا لیا تھا۔ اس احسان کے
بدلے میں تمہیں یہ موقع دیا جا رہا ہے۔ ورنہ میں یہ رسک ہرگز نہ لیتا"
کولن نے مشین گن نیچے کرتے ہوئے کہا۔
"آپ فکر نہ کریں باس۔ آپ کو مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی"
فریڈی نے فوراً ہی خوشامدانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔
"تو سن لو ۔۔۔ تمہارا نمبر اب ریڈ سٹار نائن ہو گا۔ آؤ" ۔۔۔ کولن

نے کہا۔ اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

فریڈی نے باہر آکر دیکھا کہ بڑے سے لان نما صحن میں ہیڈکوا(رٹر) کی ایک بڑی ویگن کھڑی تھی۔ اور گروپ کے افراد ایک حبشی کو مل کر اٹھائے ہوئے اس ویگن میں رکھ رہے تھے ۔۔۔ حبشی بے ہوش تھا

"کیا پوزیشن ہے" ۔۔۔ کولن نے ویگن کے قریب پہنچتے ہی پوچھا

"باس ۔۔۔ چاروں بے ہوش ساتھی ویگن میں پہنچ چکے ہیں" ایک نے مؤدبانہ آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ اب چار ممبرز یہاں رہ کر عمارت کی نگرانی کریں گے لیکن یہ نگرانی باہر سے ہوگی۔ باقی چار افراد واپس ہیڈکوارٹر چلے جائیں گے۔ میں ان بے ہوش افراد کو گرینڈ چیف باس کے پاس پہنچا کر واپس ہیڈکوارٹر پہنچ جاؤں گا ۔۔۔ نگرانی انتہائی احتیاط سے کی جائے اور اگر کوئی آدمی اس عمارت میں داخل ہو تو اسے اغوا کر کے ہیڈکوارٹر پہنچا دیا جائے" ۔۔۔ کولن نے بڑے تحکمانہ انداز میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دو افراد نے کہا۔

"ریڈ سٹار تھری سے ریڈ سٹار سکس نگرانی کریں گے۔ ریڈ سٹار سیون سے نائن سمیت واپس ہیڈکوارٹر جائیں گے" ۔۔۔ کولن نے باقاعدہ ہدایات جاری کرتے ہوئے کہا۔ اور خود وہ ویگن کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

دوسرے لمحے ویگن کا انجن سٹارٹ ہوا۔ اور ویگن تیزی سے عمارت کے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھنے لگی۔ فریڈی باقی ساتھیوں کے ساتھ خاموشی سے پیدل پھاٹک کی طرف بڑھ گیا ۔۔۔ اس کے ذہن

میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ اس نے صرف جان بچانے کے لئے کولن کو اپنا باس مان لیا تھا۔ لیکن اس کا ذہن کسی صورت بھی اُسے لیڈر ماننے کے لئے تیار نہ تھا ۔۔۔ کیونکہ کولن بہرحال اس سے بے حد جونیئر تھا۔ لیکن وہ سوچ رہا تھا کہ اُسے موقعے کی تلاش میں رہنا چاہیئے۔ اس لئے وہ فی الحال خاموشی سے بلکہ مؤدبانہ انداز میں باقی ساتھیوں کے پیچھے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔

ترمذی لیبارٹری کا راؤنڈ لگا کر جیسے ہی واپس اپنے کمرے میں پہنچا تو میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ترمذی نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" —— ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"باس —— میں مارٹی بول رہا ہوں کیمیکل لیبارٹری سے۔ ریڈ سٹار ویگن میں ایک غیر ملکی لڑکی۔ ایک مقامی نوجوان اور دو توہیکل حبشیوں کو چھوڑ گیا ہے۔ میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں سپیشل سیل میں پہنچا دیا ہے۔ ویسے وہ بے ہوش ہیں" —— مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے —— تم اس غیر ملکی لڑکی کو وہاں سے لیبارٹری سیکشن کے سپیشل سیل میں پہنچا دو۔ میں یہاں جیکسن کو اس کے متعلق ہدایات دے دوں گا۔ اور باقی افراد کو اس طرح باندھ دو کہ وہ ہوش میں آنے

کے بعد کسی طرح حرکت میں نہ آ سکیں۔ میں تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اس کے بعد مزید ہدایات دوں گا" —— ترمذی نے کہا۔

"یس باس —— حکم کی تعمیل ہو گی باس" —— مارٹی نے جواب دیا۔ اور ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر انٹرکام کا کریڈل دبایا اور پھر ایک اور بٹن دبا دیا۔

"یس —— جیکسن سپیکنگ" —— دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ترمذی بول رہا ہوں" —— ترمذی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس" —— جیکسن کا لہجہ فوراً ہی مؤدبانہ ہو گیا۔

"کیمیکل لیبارٹری سے مارٹی ابھی ایک غیر ملکی کو تم تک پہنچائے گا۔ وہ لڑکی بے ہوش ہے۔ تم اسے سپیشل سیل میں رکھو۔ میں کیمیکل لیبارٹری جا رہا ہوں۔ وہاں سے واپسی پر اس کے متعلق مزید ہدایات دوں گا" —— ترمذی نے کہا۔

"یس باس" —— جیکسن نے کہا۔ اور ترمذی نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر قدم بڑھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیبارٹری کی حدود سے نکل کر جب وہ اپنی مخصوص کار نما گاڑی میں طویل سرنگ کے ذریعے سفر کرتا ہوا کیمیکل لیبارٹری کی حدود میں داخل ہوا تو مارٹی وہاں اس کے استقبال کے لئے خود موجود تھا۔ گاڑی کے رکتے ہی ترمذی نیچے اتر آیا۔

"لڑکی کو پہنچا دیا جیکسن کے پاس" ـــ ترمذی نے نیچے اترتے ہی مارٹی سے پوچھا ۔

" یس باس ـــ اور آپ کے حکم کے مطابق باقی افراد کو اچھی طرح بے ہوش کر دیا گیا ہے" ـــ مارٹی نے سر جھکاتے ہوئے مودبانہ لہجے میں کہا ۔

" او۔ کے ـــ آؤ انہیں دیکھ لیں" ـــ ترمذی نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ مختلف راہداریوں سے گزر کر ایک کمرے کے دروازے پر پہنچا ۔ دروازے پر دو مسلح افراد بڑے مستعد انداز میں کھڑے تھے ۔ انہوں نے ترمذی کو سیلوٹ کیا ۔ اور پھر ایک آدمی نے مڑ کر دروازہ کھول دیا اور ترمذی اندر داخل ہوا ـــ مارٹی اس کے پیچھے تھا ۔ کمرے کے اندر بھی دو مسلح افراد موجود تھے ۔ کمرے کے درمیان میں ستونوں کے ساتھ وہ مقامی آدمی اور دونوں قوی ہیکل حبشی بندھے ہوئے تھے ـــ نائیلون کی رسیوں کے ساتھ انہیں باندھا گیا تھا ۔ ان تینوں کی گردنیں لٹکی ہوئی تھیں ۔ وہ بیہوش تھے ۔

" یہ فاریز کا شکار ہیں ۔ اس لئے انہیں انٹی فاریز انجکشن لگا دو ۔ اور مجھے ایک خاردار ہنٹر لا دو ۔ میں ان کی بوٹیاں اڑانا چاہتا ہوں" ـ ترمذی کا لہجہ یک لخت تیز ہو گیا ۔ اور مارٹی سر ہلاتا ہوا جلدی سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں ۔ خاص طور پر وہ ان حبشیوں کو دیکھ رہا تھا ۔ وہ دونوں انتہائی تنومند جسم کے مالک تھے ۔ بالکل سانڈوں کی طرح پلے ہوئے تھے ۔

" پہلے ان کی چربی نکالوں گا" ـــ ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ اور تھوڑی دیر بعد مارٹی اندر داخل ہوا تو اس کے ایک ہاتھ میں ایک ڈبہ اور دوسرے ہاتھ میں ایک خوفناک ہنٹر پکڑا ہوا تھا ۔ ہنٹر پر خاردار تار لپٹی ہوئی تھی ۔

ترمذی نے ہنٹر اس کے ہاتھ سے پکڑا اور پھر اسے زور سے جھٹکایا ۔ شڑاپ کی تیز آواز کمرے میں گونجی ۔ اور ترمذی کے ہونٹوں پر اس آواز کے سنتے ہی سفاک سی مسکراہٹ رینگنے لگی ـــ وہ تصور میں اس خاردار ہنٹر کی ضربوں سے ان تینوں کے جسموں کی بوٹیاں اڑتے دیکھ رہا تھا ۔

جب کہ مارٹی نے ڈبہ کھول کر اس میں سے ایک سرنج اور ایک نیلے رنگ کے محلول کی شیشی نکالی اور پھر سرنج میں یہ محلول بھر کر اس نے پہلے اس محلول کی کچھ مقدار مقامی نوجوان کے بازو میں اور اس کے بعد باقی محلول نصف نصف مقدار میں دونوں حبشیوں کے بازوؤں میں انجکٹ کر کے وہ پیچھے ہٹ گیا ۔

ترمذی کی نظریں ان تینوں پر جمی ہوئی تھیں ۔ چند لمحوں بعد ان تینوں کے جسموں میں ہلکی سی تھرتھراہٹ محسوس ہونے لگی ۔ اور ترمذی نے ایک بار پھر اپنا کوڑا جھٹکایا تو شاید اس کی تیز آواز کی وجہ سے ان تینوں کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں ۔

" ہوش میں آجاؤ جلدی ـــ میں چاہتا ہوں کہ تمہاری چیخیں پوری قوت سے بلند ہوں" ـــ ترمذی نے ایک بار پھر کوڑے کو جھٹکاتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

"کون ہو تم" ــــ اچانک اس مقامی نوجوان کی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں ہلکی سی حیرت تھی۔

"میرا نام ترمذی ہے اور میں پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ہوں۔ سن لیا تم نے۔ اب تم اپنا نام بتاؤ۔ اور سنو۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں۔ مجھے جھوٹ سے شدید نفرت ہے" ــــ ترمذی نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا نام چوہان ہے۔ اور یہ جوزف اور وہ جوانا ہے۔ ہماری ساتھی لڑکی کہاں ہے" چوہان نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ مجھے پسند آگئی ہے۔ اور میں نے اُسے اپنے خاص کمرے میں پہنچا دیا ہے۔ اس لئے اب اس کا تصور بھی اپنے ذہنوں سے کھرچ ڈالو ــــ اب وہ زندہ واپس نہیں جاسکتی۔ یا تو وہ میری کنیز بن کر رہے گی یا پھر اس کا جسم مٹی میں دفن ہوجائے گا۔ اور سنو تمہارے سیکرٹ سروس کے وہ لوگ جو پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے لئے گئے تھے وہ سب ختم ہوچکے ہیں ــــ اور اب میں نے یہاں موجود باقی لوگوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ بولو۔ تمہارے باقی ساتھی کتنے ہیں اور کہاں ہیں" ــــ ترمذی نے کوڑے کو جھٹکتے ہوئے چوہان کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تم جھوٹ بول رہے ہو۔ باس کبھی نہیں مرسکتا۔ تم جیسے چوہے باس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" ــــ اچانک جوزف کی دھاڑ سنائی دی اور ترمذی تیزی سے جوزف کی طرف مڑ گیا۔

"تم ــــ تم کالے انسان۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میری شان میں ایسی گستاخی د" ــــ ترمذی نے بُری طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے ن کا بازو بجلی کی سی تیزی سے لہرایا اور شڑاپ کی تیز آواز سے خاردار کوڑا ی قوت سے جوزف کے جسم سے ٹکرایا اور جوزف کے جسم کا وہ حصہ جس ے کوڑا ٹکرایا تھا ادھڑتا چلا گیا ــــ لیکن جوزف کے حلق سے ہلکی سی سسکی ک نہ نکلی۔

"رک جاؤ احمق آدمی۔ ہاتھ روک لو۔ ورنہ تم کتے کی موت مرو گے" انک جوانا نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"سنو ترمذی ــــ اب اگر تمہارا کوڑا ہم میں سے کسی کے جسم پر پڑا۔ تمہارا انجام عبرت ناک ہوگا" ــــ چوہان نے بھی بُری طرح دھاڑتے ئے کہا۔

"اوہ تو یہ دم خم ہیں۔ تو پھر دیکھو تمہاری بوٹیاں کیسے اڑتی ہیں" مذی نے سفاکانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو ایک بار پھر فضا میں اٹھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا کوڑا ان تینوں ن کسی کے جسم سے ٹکراتا اچانک کمرہ رسیوں کے تڑتڑانے کی آواز سے گونج اٹھا ــــ اور یہ آواز سنتے ہی ترمذی کا ہاتھ وہیں رک گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتا اچانک جوانا نے اس پر چھلانگ لگائی اور ترمذی کسی حقیر چڑیا کی طرح اس کے بازوؤں میں جکڑا ہوا سامنے والی دیوار تک گھسٹتا چلا گیا ــــ یہ سب کچھ اس قدر اچانک اور تیزی سے ہوا تھا کہ کمرے میں موجود مسلح افراد حرکت تک نہ کرسکے۔

"خبردار۔ اگر کسی نے فائر کھولا تو میں اس کی ہڈیاں ایک لمحے میں توڑ ڈالوں

گا "____ جوانا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ترمذی نے ایک لمحے کے لئے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک بھیانک چیخ نکلی۔ اس کا جسم جوانا کے بازوؤں میں بُری طرح پھڑکنے لگا۔

" ہتھیار پھینک دو۔ اور دیواروں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ جلدی کرو۔ ورنہ میں اس کو ابھی توڑ پھوڑ کر رکھ دوں گا "____ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔

" پھینک ____ پھینک دو "____ ترمذی کی گھٹی گھٹی آواز سنائی دی اور کمرے میں موجود دونوں مسلح افراد نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی مشین گنیں نیچے پھینک دیں۔ مارٹی پہلے ہی خالی ہاتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تھا ____ اور آنکھوں سے شدید خوف ہویدا تھا۔ کیونکہ حبشی کے اس طرح رسیاں توڑ کر حملہ کرنے میں وہ اپنی نااہلی سمجھ رہا تھا کہ اس نے مضبوط انداز میں رسیاں نہیں باندھیں۔ لیکن اُسے یہ معلوم نہ تھا کہ جوانا نائلون کی رسیاں تو کیا لوہے کی زنجیریں توڑ دینے پر قادر ہے۔ بشرطیکہ اُسے غصہ آجائے ____ اور شاید جولیا کے متعلق ترمذی کا فقرہ اور پھر جو زنا دار تار کے کوڑے نے اس کا دماغ الٹ دیا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے نائلون کی رسیاں ایسی حالت میں کہاں ٹھہر سکتی تھیں۔

" دیوار کی طرف منہ کر لو۔ جلدی کرو "____ جوانا نے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارٹی سمیت دونوں افراد دیوار کی طرف منہ کرنے لگے۔ لیکن اُسی لمحے جوانا کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ کیونکہ ایک آدمی نے مڑتے ہوئے انتہائی برق رفتاری سے نجانے کہاں سے خنجر نکال کر جوانا پر کھینچ مارا تھا۔ اور یہ خنجر جوانا کی پسلیوں

میں گھستا چلا گیا تھا۔ اور جوانا کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ لیکن اس کی گرفت ترمذی پر ڈھیلی نہ پڑی۔ البتہ اس نے انتہائی برق رفتاری سے ترمذی کو ان تینوں پر اچھال دیا ____ لیکن جس آدمی نے جوانا پر خنجر پھینکا تھا وہ جوانا کی توقع سے کہیں زیادہ پھرتیلا نکلا تھا۔ خنجر پھینکتے ہی اس نے اچھل کر فرش پر گری ہوئی مشین گن اٹھائی اور اس طرح اچانک جھکنے کی وجہ سے وہ ترمذی کے ساتھ ہونے والے ٹکراؤ سے بھی بچ گیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کر کے فائر کھولتا ____ جوانا نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا ہنٹر لہرایا اور شڑاپ کی آواز کے ساتھ ہی ہنٹر اس آدمی کے ہاتھ پر پڑا اور نہ صرف مشین گن اس کے ہاتھ سے نکل گئی بلکہ وہ چیختا ہوا پیچھے جا گرا ____ ادھر خنجر ابھی تک جوانا کی پسلیوں میں دستے تک دھنسا ہوا تھا۔ اور جوانا کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا لیکن اس آدمی کو گرانے کے ساتھ ہی جوانا کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا ____ اور اس بار ہنٹر پوری قوت سے مارٹی کے جسم سے ٹکرایا اور ترمذی سے ٹکرا کر نیچے تو گرا تھا لیکن سائیڈ پر ہونے کی وجہ سے وہ ترمذی کے نیچے دبا نہ تھا۔ اور جب جوانا اور خنجر والے آدمی کے درمیان کشمکش ہو رہی تھی اس نے انتہائی پھرتی سے دوسری مشین گن اٹھانی چاہی تھی ____ لیکن جوانا کا ہنٹر پوری قوت سے اس کی سائیڈ پر پڑا۔ اور مارٹی خوفناک چیخیں مارتا ہوا نیچے گر کر مچھلی کی طرح تڑپنے لگا۔ ادھر ترمذی نے نیچے گرتے ہی قلابازی کھائی اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا اس پر ہنٹر آزماتا وہ کسی پرندے کی طرح اچھل کر پچھلی دیوار کے قریب پہنچا۔ اور دوسرے لمحے پچھلی دیوار میں کھٹاک کی آواز سے دروازہ نمودار ہوا۔ اور

ترمذی بجلی کی سی تیزی سے یہ دروازہ پار کر گیا۔ جوانا مجبور تھا۔ اس کے پاس کوئی ایسا ہتھیار نہ تھا جس سے وہ اُسے روک سکتا۔ البتہ اس نے اندھادھند مارٹی اور باقی دو افراد پر ہنٹر چلانا شروع کر دیا اور کمرہ ان تینوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔

"ہمیں کھولو جوانا ـــ جلدی" ـــ جوہان نے چیختے ہوئے کہا۔ اور جوانا کو جیسے ہوش آ گیا۔ اس نے اچھل کر پہلے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھا۔ مارٹی اور اس کے دونوں ساتھی گولیوں کا شکار ہو گئے ـــ انہیں ڈھیر کرنے کے بعد جوانا تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے پہلی بار ہاتھ موڑ کر پسلیوں میں موجود خنجر ایک جھٹکے سے باہر کھینچا۔ خنجر کے باہر نکلتے ہی اس کے زخم سے خون کسی فوارے کی طرح نکلنے لگا ـــ لیکن جوانا نے خون اور زخم کی پروا کئے بغیر جلدی سے اس خون آلود خنجر کی مدد سے جوہان کی رسیاں کاٹیں تو جوزف نے اپنے زخموں کی پرواہ کئے بغیر سب سے پہلے اپنی ادھڑی ہوئی قمیض کو بجلی کی سی تیزی سے پھاڑا ـــ پھر قمیض کے ایک حصے کا گولہ بنا کر اس نے جوانا کے زخم پر رکھ کر اس پر قمیض کے باقی حصے کی پٹی باندھنا شروع کر دی۔

"تم خود زخمی ہو جوزف" ـــ جوانا نے اُسے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تمہارا زخم زیادہ خطرناک ہے" ـــ جوزف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ اور جوانا اس کی ہمدردی پر بے اختیا مسکرا دیا۔

جوہان نے آزاد ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھائی اور
ی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا۔ دروازے کی ساخت بتا
ہی تھی کہ وہ ساؤنڈ پروف ہے۔ ورنہ لازماً گولیوں کی آوازیں باہر ضرور
نیں ـــ دروازہ لاک نہ تھا صرف بند تھا اس لئے جیسے ہی جوہان
ے دروازہ کھولا باہر کھڑے ہوئے دونوں مسلح افراد چونک کر پلٹے۔
اُسی لمحے جوہان نے مشین گن کا فائر کھول دیا۔ اور وہ دونوں چیختے
ے راہداری میں ہی گر گئے اور جوہان اچھل کر باہر آ گیا۔ اس کے
ی بعد جوانا اور جوزف بھی باہر آ گئے ـــ جوانا کے ہاتھ میں بدستور
ین گن تھی جب کہ جوزف نے باہر پڑی ہوئی ایک مشین گن سنبھال
اور وہ تینوں تیزی سے راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھے
ہ راہداری کا موڑ مڑتے ہی جیسے وہ آگے بڑھے یک لخت فرش
ے قدموں تلے سے نکل گیا ـــ اور وہ تینوں چیختے ہوئے فرش
ٹ جانے کی وجہ سے نیچے گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد
ہ کے ہم دھماکے کے ساتھ زمین سے ٹکرائے اور ایک بار پھر ان
وں کے حلق سے چیخیں نکل گئیں ـــ لیکن پیراٹروپنگ کی تربیت
صل ہونے کی وجہ سے نیچے گرتے ہی وہ لاشعوری طور پر قلابازی کھا
ے۔ اس لئے ٹوٹ پھوٹ سے بہرحال بچ گئے۔ قلابازی کھا کر جیسے
وہ سیدھے ہوتے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی وہ جگہ روشن ہو گئی۔
ان تینوں کے حلق سے ایک طویل سانس نکلا ـــ کیونکہ انہوں نے
پنے آپ کو ایک ایسے کمرے میں کھڑے دیکھا جس کی دیواروں میں
ے ہر جگہ مشین گنوں کی نالیں نصب نظر آ رہی تھیں۔ اور کمرے کا کوئی

دروازہ نہ تھا۔

"تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھ لو۔ تمہاری موت
تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیا
برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے بن جائیں گے۔ ا
غیر ملکی لڑکی بھی چونکہ تمہاری لیڈر ہے وہ بھی یقیناً تمہاری ہی طر
خطرناک ہو گی ـــــ اس لئے اب میں نے اسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ
دیا ہے۔ اب وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی۔ تم یہاں سے
نکل سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ
فی الحال تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرت ناک
کا تماشہ دیکھوں گا" ـــــ ٹرمذی کی آواز چھت میں لگی ہوئی ایک
سے نکلی۔ اور اس کے بعد یک لخت خاموشی سی چھا گئی۔ وہ تینوں
طرح ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جیسے ایک دوسرے سے پوچھ
ہوں کہ اب یہاں سے بچ نکلنے کی کیا صورت ہو گی۔ لیکن ظاہر
کے پاس اس سوال کا جواب نہ تھا۔

ٹرمذی نے مائیک کا بٹن بند کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ
ٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ سپیشل سیل
ے نکل آنے میں تو کامیاب ہو گیا تھا ـــــ لیکن باہر آنے کے بعد اس
ے جسم نے جیسے حرکت کرنا چھوڑ دیا تھا۔ یہ شاید اس کے سینے پر اس
ثی جوانا کے طاقتور بازوؤں کے بے پناہ دباؤ کا نتیجہ تھا کہ اُسے اپنے
نے میں اس قدر تکلیف محسوس ہو رہی تھی جیسے اس پر دل کا دورہ پڑ گیا
ـــ پہلے تو وہ اپنی جان بچانے کی غرض سے حرکت میں آ گیا تھا۔ لیکن
پیشل سیل کے خفیہ دروازے سے باہر آنے کے بعد جیسے ہی اس
ے شعور کو محفوظ ہونے کا یقین ہوا سینے کی تکلیف نے اُسے بے دم
کر دیا۔

سپیشل سیل کے اس خفیہ دروازے کی دوسری طرف بھی ایک
رہ تھا جسے سٹور کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ خفیہ دروازہ گو

آٹو میٹک تھا لیکن دیوار کی جڑ کے ایک مخصوص حصے پر پیر مار
سے کھلتا تھا۔ جب کہ سٹور کی طرف اس کے کھولنے کے لئے ایک
ہینڈل تھا جو دیوار میں نصب تھا ـــ ہینڈل کو ڈبل طریقے سے
کیا جاتا تھا۔ اگر اسے نیچے کر دیا جائے تو دروازہ کھلنے کا سسٹم
جاتا تھا۔ ترمذی نے سٹور میں پہنچتے ہی سب سے پہلے اس ہینڈل
کیا تھا تاکہ دشمن اس راستے کو استعمال نہ کر سکیں ـــ اس طرح
اس کمرے میں وقتی طور پر محفوظ ہو گیا تھا۔ لیکن سینے کی بے پناہ
کی وجہ سے اس میں فوری طور پر یہ ہمت نہ رہی تھی کہ وہ دوڑ کر با
اور ان لوگوں کے خاتمے کے فوری احکامات جاری کرتا۔

وہ کچھ دیر تک سینہ پکڑے وہیں سٹور روم میں بیٹھا رہا۔ پھر آ
آہستہ درد مدھم پڑتا گیا۔ اور اس کا سانس نارمل ہونے لگا تو ا
تشویش دور ہو گئی ـــ اور پھر جب اس کا سانس پوری طرح نار
وہ اٹھا اور تیزی سے سٹور کے بیرونی دروازے کی طرف بڑ
دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا تو وہ ایک تنگ سی راہداری میں تھ
ایک سرا بند تھا اور دوسرا سرا مین کنٹرول روم میں جا کر ختم ہوتا
مین کنٹرول روم کے دروازے سے نکل کر وہ دوبارہ اس راہد
پہنچ سکتا تھا جہاں سپیشل سیل کا دروازہ تھا۔

چنانچہ باہر نکلتے ہی وہ دوڑتا ہوا مین کنٹرول روم کی طرف
لگا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھول کر ا
ہوا۔ تو کنٹرول روم میں موجود افراد اسے اس طرح اچانک سا
کر بوکھلا کر اپنے اپنے سٹولوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ اس

ان چار مشینیں دیواروں کے ساتھ نصب تھیں۔ ہر مشین کے سامنے
ایک ایک آپریٹر موجود تھا۔ جب کہ ایک سائیڈ میں رکھی ہوئی میز کے
پیچھے ان کا انچارج بیٹھا ہوا تھا۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ آپ" ـــ انچارج نے بوکھلائے
ہوئے لہجے میں کہا۔

"سپیشل سیل کو چیک کرو جلدی" ـــ ترمذی نے چیختے ہوئے
کہا۔ اور اس کی آواز سنتے ہی ایک مشین کے سامنے کھڑا ہوا آپریٹر
تیزی سے مڑ کر مشین کے مختلف بٹن دبانے میں مصروف ہو گیا۔ اور
ترمذی تقریباً دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھا ـــ انچارج بھی اس کے پیچھے
اس مشین کی طرف بڑھ آیا۔

آپریٹر کے بٹن دباتے ہی سکرین پر سپیشل سیل کا اندرونی منظر
ابھرا۔ تو اس لمحے دونوں حبشی دروازے سے نکل رہے تھے۔

"راہداری کور کرو جلدی" ـــ آپریٹر کے سر پر کھڑے ہوئے
ترمذی نے چیخ کر کہا۔

اور آپریٹر نے بجلی کی سی تیزی سے اور بٹن دبا دیئے۔ سکرین پر
جھماکا سا ہوا اور پھر راہداری کا منظر ابھر آیا۔ راہداری میں دو لاشیں
پڑی ہوئی تھیں ـــ جب کہ وہ تینوں تیزی سے راہداری میں بائیں
طرف دوڑے چلے جا رہے تھے۔ ان تینوں کے ہاتھوں میں مشین گنیں
تھیں۔

"انہیں شوٹنگ روم میں گراؤ۔ فرش ہٹا دو۔ جلدی کرو"
ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔ اور آپریٹر نے تیزی سے ایک سرخ

رنگ کے بٹن پر ہاتھ رکھا۔ اور ساتھ ہی مشین کے نیچے لگے ہوئے ہینڈل پر دوسرا ہاتھ رکھ دیا۔ راہداری میں بھاگتے ہوئے تینوں افراد جیسے ہی راہداری کا موڑ مڑ کر آگے بڑھے ——— آپریٹر نے بیک وقت سرخ بٹن دبایا اور ہینڈل کو نیچے کر دیا۔ دوسرے لمحے فرش پر دوڑتے ہوئے تینوں افراد غائب ہو گئے۔

"وہ مارا ——— اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ شوٹنگ روم آن کر دو اور مجھے مائیک دو" ——— ترمذی نے مسرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

اور آپریٹر نے جلدی سے اور مختلف بٹن دبائے اور پھر مشین کی سائیڈ پر ہک سے لٹکا ہوا مائیک نکال کر ترمذی کی طرف بڑھا دیا۔ بٹن دبتے ہی سکرین پر دو تین جھماکے ہوئے ——— اور پھر اس پر ایک بند کمرے کی تصویر ابھر آئی۔ جس کی دیواروں میں مشین گنوں کی نالیں نصب تھیں۔ اور وہ تینوں اس کمرے میں کھڑے حیرت بھرے انداز میں کمرے کو دیکھ رہے تھے۔

"بڑے سخت جان لوگ ہیں۔ بلندی سے گرنے کے باوجود ویسے کے ویسے کھڑے ہیں" ——— ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے مائیک کے سائیڈ میں موجود بٹن پریس دیا۔

"تم لوگ واقعی بے حد خطرناک ہو۔ لیکن اب دیکھ لو تمہاری موت تمہارے سامنے ہے۔ جب ہر طرف سے مشین گنوں کی گولیاں برسیں گی تو تمہارے جسم شہد کی مکھیوں کے چھتے بن جائیں گے۔

غیر ملکی لڑکی چونکہ تمہاری لیڈر ہے۔ وہ بھی یقیناً تمہاری طرح ہی خطرناک ہوگی۔ اس لئے اب میں نے اُسے ساتھ رکھنے کا فیصلہ بدل دیا ہے۔ وہ بھی تمہارے ساتھ ہی مرے گی ——— تم یہاں سے نہیں نکل سکتے۔ اس لئے جب تک وہ لڑکی تمہارے درمیان نہیں پہنچ جاتی۔ یہاں تم زندہ رہو گے۔ اس کے بعد میں تم چاروں کی عبرت ناک موت کا تماشہ دیکھوں گا" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے ایک ایک لفظ چبا چبا کر کہا۔ اور پھر مائیک کا بٹن بند کر کے مائیک آپریٹر کی طرف بڑھایا اور خود تیزی سے مڑا اور کنٹرول روم کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"باس ——— ان کا کیا کرنا ہے" ——— اچانک انچارج نے پوچھا۔ اور دروازے کے قریب پہنچا ہوا ترمذی چوٹ کھائے ہوئے سانپ کی طرح پلٹا۔ اس کا چہرہ یک لخت غصے سے سرخ ہو گیا۔ آنکھوں سے جیسے شعلے سے نکلنے لگے۔

"ادھر آؤ ——— کیا تم نے سنا نہیں کہ میں نے مائیک میں کیا کہا تھا" ——— ترمذی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"س ——— س ——— سنا ہے باس۔ لیکن باس شوٹنگ روم میں نصب آٹومیٹک گنیں شوٹنگ روم کے فرش پر وزن پڑنے کے زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کے بعد خود بخود چل پڑتی ہیں۔ اس لئے ب ——— ب ——— باس۔ میں نے سوچا کہ شاید آپ مزید آرڈر کریں گے" ——— انچارج نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ——— واقعی ——— اس بات کا تو مجھے خیال ہی نہ رہا تھا۔ بہرحال

ٹھیک ہے - میں یہیں سے کال کر کے اُسے منگوا لیتا ہوں"
ترمذی نے کہا - اور واپس انچارج کی کرسی کی طرف بڑھ گیا -
اس نے انچارج کی کرسی پر بیٹھ کر سامنے میز پر رکھے ہوئے ٹ
پر مخصوص فریکونسی سیٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا -
"ہیلو ---- ترمذی کالنگ جیکسن اوور" ---- ترمذی نے تیز
میں کہا - اور چند لمحوں بعد رابطہ قائم ہو گیا -
"یس باس ---- میں جیکسن بول رہا ہوں اوور" ---- دوسری
سے لیبارٹری کے انچارج جیکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا -
"جیکسن ---- وہ غیر ملکی لڑکی کس حالت میں ہے جسے مارٹی
تم تک پہنچایا تھا اوور" ---- ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا -
"وہ سپیشل سیل میں موجود ہے اور بے ہوش ہے اوور"
جیکسن نے جواب دیا -
"او - کے ---- تم اُسے فوری طور پر کیمیکل لیبارٹری کے خف
گیٹ پر پہنچا دو - جہاں سے انچارج گارنر اُسے لے لے گا -
اس وقت کیمیکل لیبارٹری کے مین کنٹرول روم میں موجود ہوں
ترمذی نے کہا -
"بہتر باس ---- لیکن باس کیمیکل لیبارٹری کا انچارج تو ڈکر
بعد مارٹی تھا - گارنر تو مارٹی کا نمبر ٹو ہے اوور" ---- جیکسن
لہجے میں حیرت تھی -
"مارٹی ایک جھڑپ میں مارا جا چکا ہے - اور اب میں نے
کی جگہ گارنر کو کیمیکل لیبارٹری کا انچارج بنا دیا ہے - تم اس لڑ

ج دو اوور اینڈ آل" ---- ترمذی نے تیز لہجے میں کہا - اور ساتھ ہی ٹرانسمیٹر
آف کر دیا -
تم نے سن لیا گارنر ---- میں نے تمہیں ترقی دے کر اب کیمیکل لیبارٹری
رج بنا دیا ہے - کیونکہ تم ذہین آدمی ہو - تم نے بروقت مجھے یاد دلایا
آٹومیٹک مشین گنیں پندرہ منٹ بعد کام شروع کر دیں گی"
نے قریب کھڑے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا -
یس باس ---- آپ کی مہربانی باس - میں آپ کے اعتماد پر پورا
ں گا" ---- انچارج گارنر نے باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے
ا -
"تم نے اچھا کیا کہ لفظ کوشش استعمال نہیں کیا - کیونکہ مجھے اس لفظ
ے چڑ ہے - کوشش کا مطلب نا اہل کا اعلان ہوتا ہے اور نا اہل افراد
زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہوتا" ---- ترمذی نے کہا - اور گارنر نے
جھکا دیا -
"اب تم جا کر خفیہ گیٹ پر سے اس لڑکی کو وصول کر لاؤ - اور واپسی
ں اے سٹور سے اینٹی فارریز انجکشن بھی لیتے آنا" ---- ترمذی نے
ہا - اور گارنر سر جھکا کر واپس مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا -
"شوٹنگ روم کی کیا پوزیشن ہے" ---- ترمذی نے آپریٹر سے
مخاطب ہو کر کہا -
"باس ---- وہ کمرے میں ادھر ادھر گھوم کر جائزہ لے رہے ہیں
نہوں نے مشین گنیں چلانے کی بھی کوشش کی لیکن میکنزم جام ہونے

کی وجہ سے ان کی مشین گنیں نہیں چل سکیں" ---- آپریٹر نے مؤدبا
میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب یہ ٹھیک جگہ پہ پہنچے ہیں۔ اب یہ یہاں سے کسی صورت نہ
سکتے۔ وہ لڑکی آ جائے پھر میں ان کی بے بسی دیکھوں گا" ---- تر
نے سفاکانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس ---- اگر اس لڑکی کی آمد میں دیر ہو تو میں مشین گنوں کی
منٹ بعد آٹومیٹک فائرنگ کو جام کر دوں" ---- آپریٹر نے ترمذ
مسکراتے دیکھ کر حوصلہ کر کے کہا۔

"اوہ ---- واقعی ---- ایسا بھی تو ہو سکتا ہے۔ ٹھیک ہے ایسا
ترمذی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود اپنا سر دونوں ہا
سے تھام لیا۔ اب اُسے خود اپنے آپ پہ شرم آنے لگی تھی کہ وہ
چیف باس ہونے کے باوجود آخر اس قدر احمق کیوں ہو گیا ہے کہ
کوئی چیز یاد نہیں رہی ہے ---- پندرہ منٹ بعد گنوں کے آٹو
چلنے کی بات گارنر نے یاد دلائی اور اب انہیں جام کرنے کی بات
نے اُسے یاد دلائی ہے۔ حالانکہ یہ باتیں اُسے معلوم تھیں۔ آخر اس
یہی سوچا کہ پے در پے خلاف توقع واقعات پیش آنے کی وجہ سے
کا ذہن ابھی تک صحیح طور پہ کام نہیں کر رہا۔

اُسی لمحے ایک آپریٹر نے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ب ---- باس ---- دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے ریڈ سٹا
ایمرجنسی کال ہے آپ کے نام" ---- آپریٹر کا لہجہ خاصا سہما ہوا
"ایمرجنسی کال ---- اوہ بات کراؤ" ---- ترمذی نے چونک کر

پیٹر نے سر ہلاتے ہوئے اپنے سامنے موجود مشین کے دو بٹن
ے تو ترمذی کے سامنے رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں
نے لگیں۔ ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ہیلو ہیلو ---- ریڈ سٹار نمبر ون کالنگ چیف باس اوور" ---- بٹن
تے ہی کولن کی آواز سنائی دی۔

یس ---- چیف باس اٹنڈنگ یو اوور" ---- ترمذی نے تحکمانہ
ں جواب دیا۔

باس ---- تین افراد اس عمارت میں داخل ہوئے ہیں وہ تینوں
تھ آئے تھے۔ میں نے ان پہ اچانک حملہ کر کے انہیں بے ہوش
ہے۔ اور انہیں اٹھا کر اب ہیڈ کوارٹر میں لے آیا ہوں۔ اب ان
متعلق کیا احکامات ہیں باس اوور" ---- ریڈ سٹار ون نے کہا۔

تین افراد ---- اوہ ---- وہ یقیناً سیکرٹ سروس کے ممبر ہوں گے۔
ہے تم انہیں بھی کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ پہ پہنچا دو۔ یہاں انہیں
ل کر لیا جائے گا۔ کوڈ ریڈ سٹار ہی ہوگا اوور اینڈ آل" ---- ترمذی
اب دیا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

اسی لمحے گارنر اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پہ غیر ملکی لڑکی بیہوشی
م میں لدی ہوئی تھی جب کہ ہاتھ میں ایک ڈبہ تھا۔

"اسے انجکشن لگا کر شوٹنگ روم کے خفیہ سوراخ کے ذریعے اندر
یا دو۔ اور سنو۔ ان کے تین ساتھی دارالحکومت ہیڈ کوارٹر سے اغوا
کے لائے جا رہے ہیں ---- اس لڑکی کو شوٹنگ روم میں پہنچانے
بعد تم گیٹ پہ چلے جانا۔ اور ان تینوں افراد کو وہاں سے وصول کر کے

انہیں بھی شوٹنگ روم میں پہنچا دینا۔ میں اب ان سب کا اکٹھا ہی چاہتا ہوں" ــــــ ترمذی نے گارنر کو احکامات دیتے ہوئے کہا

"یس باس" ــــــ گارنر نے کہا۔ اور پھر اس نے غیر ملکی لڑکی میں انجکشن انجکٹ کر دیا۔ اور پھر لڑکی کو دوبارہ اٹھا کر وہ تقریباً دوڑتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ کیونکہ انجکشن لگنے کے بعد غیر ملکی لڑکی کو جلد ہوش آجانا تھا۔ اس لئے وہ چاہتا تھا کہ ہوش آنے سے قبل ہی شوٹنگ روم میں پہنچا دے۔

"جب یہ لڑکی شوٹنگ روم میں پہنچے مجھے بتانا" ــــــ ترمذی آپریٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ــــــ آپریٹر نے جواب دیا۔

اور پھر چند لمحوں بعد آپریٹر نے بتایا کہ لڑکی نہ صرف شوٹنگ روم پہنچ گئی ہے بلکہ اُسے ہوش بھی آگیا ہے۔ اور شوٹنگ روم میں باقی افراد اس کے گرد جمع ہیں۔

اور آپریٹر کی بات سن کر ترمذی اٹھ کر مشین کی طرف بڑھ گیا۔ سکرین پر واقعی شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور غیر ملکی لڑکی اب اٹھ کر بیٹھ چکی تھی ــــ جب کہ باقی افراد اس کے گرد جمع تھے اور اس سے بات کر رہے تھے۔

"ساؤنڈ آن کرو" ــــــ ترمذی نے کہا۔ اور آپریٹر نے جلدی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"تمہیں کسی نے کچھ کہا تو نہیں مس جولیا" ــــــ وہ ترمذی تو بہت باتیں کر رہا تھا ــــــ ایک حبشی پوچھ رہا تھا۔

"نہیں جوزف ــــ ایسی کوئی بات نہیں۔ رانا ہاؤس میں بے ہوش ہونے کے بعد مجھے یہیں ہوش آیا ہے اور میں ٹھیک ہوں" ــــــ جولیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور اب وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

"یہ کون سی جگہ ہے۔ یہاں تو ہر طرف مشین گنوں کی نالیں نظر آ رہی ہیں" جولیا نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ــــ اور ترمذی نے ابھی کہا تھا کہ تمہارے یہاں پہنچنے کے بعد وہ ان مشین گنوں کو چلا دے گا" ــــــ مقامی نوجوان نے کہا۔

"تو پھر ہمیں فوراً یہاں سے نکلنا چاہیئے" ــــــ جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے ہر طرح سے کوشش کر لی ہے۔ لیکن کوئی راستہ پیدا نہیں ہوا۔ تمہاری آمد بھی اچانک فرش سے ہوئی ہے۔ ہلکا سا کھٹکا ہوا اور تم فرش پر پڑی ہوئی نظر آنے لگی" ــــــ اُسی مقامی نوجوان نے جواب دیا۔

"بہرحال کوئی نہ کوئی راستہ تو ضرور ہوگا۔ ہم کوشش تو کریں۔ ورنہ اگر واقعی یہ مشین گنیں چل پڑیں تو ہمارے جسموں کے پرزے اڑ جائیں گے" جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو مشین گنیں چلنے سے پہلے بھی کوئی راستہ پیدا کرنے کی کوشش کی لیکن یہاں آنے کے بعد یہ مشین گنیں بھی جام ہو چکی ہیں۔ لاکھ کوشش کے باوجود چل ہی نہیں رہیں" ــــــ مقامی نوجوان نے کہا۔

"مس جولیا ــــ میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے۔ تمہاری آمد سے یہ بات تو طے ہے کہ راستہ فرش کی طرف سے ہے۔ اگر ہم اس جگہ کو اکھاڑنے کی کوشش کریں جہاں تم نمودار ہوئی ہو تو شاید

راستہ کھل جائے" ۔۔۔۔ اسی حبشی نے کہا جس نے تمرندی کی گردن دبائی تھی۔

"مائیک مجھے دو" ۔۔۔۔ تمرندی نے آپریٹر سے کہا اور آپریٹر نے بڑی پھرتی سے مائیک ہک سے نکال کر تمرندی کو دے دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔۔ میں تمرندی تم لوگوں سے مخاطب ہوں۔ تم کچھ بھی کرو شوٹنگ روم سے زندہ بچ کر نہیں نکل سکتے۔ میں اب تک مشین گنیں آن کر چکا ہوتا۔ لیکن ابھی مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہارے تین مزید ساتھی پکڑے جا چکے ہیں ۔۔۔۔ میں نے انہیں یہاں طلب کر لیا ہے۔ تاکہ تم سب کی اجتماعی قبر یہی شوٹنگ روم ہی بن جائے" ۔۔۔۔ تمرندی نے تحکمانہ انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی خیر مناؤ مسٹر تمرندی ۔۔۔۔ تم سے پہلے بھی کئی لوگ یہی دعویٰ کرتے ہوئے قبروں میں پہنچ چکے ہیں" ۔۔۔۔ جولیا کی جوابی آواز سنائی دی۔

"اوہو ۔۔۔۔ اب تم بھی بول رہی ہو۔ پہلے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں اپنی کنیز بنا کر رکھوں گا۔ لیکن پھر تمہارے ساتھیوں کی کارکردگی دیکھ کر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا۔ لیکن تم ایک خوب صورت اور جوان لڑکی ہو ۔۔۔۔ اگر تم چاہو تو اب بھی تمہاری جان بچ سکتی ہے۔ اگر تم وعدہ کرو کہ ہمیشہ میری کنیز بن کر رہو گی تو میں تمہیں یہاں سے زندہ نکال سکتا ہوں۔ لیکن تمہارے ساتھیوں کو بہرحال مرنا ہی پڑے گا" ۔ تمرندی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری شکل پر تھوکنے کی بھی روادار نہیں ہوں تم میرے

ملک اور قوم کے مجرم ہو۔ اور تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہوئی ہے۔ اس بات کو نوٹ کر لو۔ احمق آدمی" ۔۔۔۔ جولیا نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں نے نوٹ کر لیا ہے۔ اب تمہارے ساتھی آجائیں پھر میں دیکھوں گا کہ تم لوگ کتنے پانی میں ہو" ۔۔۔۔ تمرندی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مائیک کا بٹن آف کر کے واپس انچارج کی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ کم بخت ان کے ساتھی آہی نہیں رہے" ۔۔۔۔ تمرندی نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کی بڑبڑاہٹ ختم بھی نہ ہوئی کہ مین کنٹرول روم کا دروازہ کھلا اور گارنر اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے تین افراد اندر داخل ہوئے ۔۔۔۔ ان کے کاندھوں پر تین مقامی بیہوش افراد لدے ہوئے تھے۔

"یہ آگئے ہیں باس" ۔۔۔۔ گارنر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ انہیں بھی شوٹنگ روم میں پہنچا دو" ۔۔۔۔ تمرندی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اور گارنر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

جب کہ تمرندی دوبارہ آپریٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آپریٹر کو ایک طرف ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود مشین کے سامنے رکھے ہوئے سٹول پر بیٹھ گیا۔

"اب میں دیکھتا ہوں کہ موت میری آئی ہے یا ان کی" ۔۔۔۔ تمرندی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سکرین پر شوٹنگ روم میں موجود افراد اب ایک دیوار کے ساتھ پشت لگائے

کھڑے آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ لیکن چونکہ ساؤنڈ آف تھا۔ اس لئے ان کی آوازیں سنائی نہ دے رہی تھیں۔ ترمذی نے ہاتھ بڑھا کر ساؤنڈ کا بٹن آن کر دیا۔۔۔ لیکن دوسرے لمحے وہ چونک پڑا۔ کیونکہ اچانک سکرین پر نئے آنے والے تینوں بے ہوش افراد نظر آنے لگے تھے۔ اور کمرے میں موجود تینوں افراد تیزی سے ان کی طرف لپک پڑے۔ وہ ان تینوں کو ہوش میں لانے کی کوششیں کر رہے تھے۔۔۔ ترمذی خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی چمک تھی جیسے اسے یہ احساس ہو کہ وہ ان افراد کی زندگیوں کا مالک ہے کہ جب چاہے ان پر موت وارد کر دے اور جب تک چاہے انہیں زندہ رہنے دے۔ تھوڑی دیر بعد وہ تینوں بھی ہوش میں آ گئے۔

"مائیک مجھے دو"۔۔۔ ترمذی نے بڑے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا۔

"یس باس"۔۔۔ آپریٹر نے کہا۔ اور مائیک ہک سے نکال کر ترمذی کی طرف بڑھا دیا۔ ترمذی نے مائیک کا بٹن آن کیا۔

"تمہارے ساتھی ہوش میں آ گئے۔ اب میرے خیال میں سیکرٹ سروس کا بقایا ہی کچھ ہو گا جو اس وقت شوٹنگ روم میں موجود ہے کیونکہ تمہارے باقی ساتھی تو سجان سنٹر میں ختم ہو چکے ہیں۔۔۔ اور اب تم بھی اپنے آخری سانس لے لو۔ کیونکہ اب میرا ہاتھ تم پر موت وارد کرنے والے بٹن کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور پھر جیسے ہی میں بٹن دباؤں گا۔ شوٹنگ روم میں موجود سینکڑوں مشین گنیں چاروں طرف سے تم پر گولیوں کی بارش شروع کر دیں گی۔ اور تمہارے جسموں کے

چیتھڑے اڑ جائیں گے"۔۔۔ ترمذی نے مزے لے لے کر کہنا شروع کر دیا۔ اور اس کا ہاتھ واقعی اس سرخ بٹن کی طرف بڑھنے لگا جس کے دبانے سے مشین گنیں آن ہو جاتی تھیں۔

"باس۔۔۔ سسٹم جام ہے۔ آپ یہ دونوں بٹن بیک وقت دبائیں گے تو مشین گنیں آن ہوں گی"۔۔۔ پاس کھڑے آپریٹر نے دبے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ تو مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ سیکرٹ سروس کے جیالے لوگو۔ تم نے اپنی سیکرٹ سروس کو پوری دنیا کے لئے ہوا بنا رکھا تھا"۔۔۔ ترمذی نے سکرین پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔ جہاں شوٹنگ روم کا منظر نظر آ رہا تھا۔ اور شوٹنگ روم میں موجود سب افراد ہونٹ بھینچے یوں خاموش کھڑے تھے جیسے پتھر کے بت ہوں۔

"سنو ترمذی سنو۔۔۔ میری بات سنو۔ میں تمہاری کنیز بننے کے لئے تیار ہوں۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گی۔ تمہاری دل و جان سے خدمت کروں گی۔ مجھے بچا لو۔ فار گاڈ سیک۔ مجھے بچا لو" اچانک پتھر کی طرح ساکت کھڑی جولیا بری طرح چیخ پڑی۔ ساؤنڈ سسٹم آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز مشین سے نکل کر کنٹرول روم میں گونج اٹھی۔۔۔ اور موت کے بٹنوں کی طرف بڑھتا ہوا ترمذی کا ہاتھ رک گیا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو جولیا۔۔۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم یہ بات کرو گی"۔۔۔ اچانک اس مقامی نوجوان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔ جو شروع سے ہی غیر ملکی لڑکی جولیا کے ساتھ تھا۔

"میں ابھی جوان ہوں۔ میں نے ابھی دنیا کا لطف بھی نہیں اٹھایا۔ میں اس طرح حسرت ناک موت نہیں مرنا چاہتی۔ میں زندہ رہنا چاہتی ہوں ——— اور میں نے دیکھ لیا ہے کہ پاور لینڈ ناقابل تسخیر ہے۔ قطعی ناقابل تسخیر۔ اور اگر مجھے پاور لینڈ کے سپر باس کا سہارا مل جائے تو مجھے یقین ہے کہ دنیا کا ہر لطف میرے قدموں میں ڈھیر ہو جائے گا" ——— جولیا نے ہذیانی انداز میں کہا۔ اس کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ رنگ بدل رہا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہی ہو مس جولیا ——— ماسٹر عمران اسے برداشت نہیں کریں گے" ——— اچانک جوزف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اس احمق عمران کے پیچھے اپنی زندگی ضائع نہیں کر سکتی۔ اور پھر باس ترمذی جب کہہ رہے ہیں کہ عمران مر چکا ہے تو وہ سچ ہی کہہ رہے ہوں گے ——— اور پھر مجھے تمہاری سیکرٹ سروس نے آخر اب تک کیا دیا ہے۔ کون سی نعمت مجھے ملی ہے۔ گھرکیاں۔ سرد لہجہ۔ بھاگ دوڑ۔ خطرات اور بس۔ اب میں بھرپور انداز میں زندہ رہنا چاہتی ہوں" ——— جولیا نے اور زیادہ اونچے لہجے میں کہا۔ اس کے لہجے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ جو کچھ کہہ رہی ہے۔ پورے خلوص کے ساتھ کہہ رہی ہے۔

"تم زندہ رہو گی مس جولیا ——— اور تمہیں زندگی کا ہر مزہ اور ہر لطف ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔ لیکن میں غداری برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر تمہاری اس آفر میں کوئی منافقت کوئی غداری یا بدنیتی شامل ہے۔ تو پھر تمہارے لئے موجودہ موت زیادہ آسان ثابت ہو گی"

ترمذی نے کہا۔

"نہیں ——— میں جو کچھ کہہ رہی ہوں سوچ سمجھ کر کہہ رہی ہوں" جولیا نے جواب دیا۔

"او۔ کے ——— تو سمجھ لو کہ موت کا ہاتھ تم پر سے اٹھ گیا ہے۔ اور تم زندگی کی جنت میں داخل ہو چکی ہو" ——— ترمذی نے کہا۔ اور مائیک کا بٹن آف کر دیا۔

"آپریٹر" ——— ترمذی نے کہا۔

"یس باس" ——— آپریٹر نے فوراً ہی جواب دیا۔

"ایشلم گیس شوٹنگ روم میں داخل کر دو۔ تاکہ یہ سب بے ہوش ہو جائیں۔ اس کے بعد اس لڑکی کو وہاں سے نکال کر واپس لیبارٹری پہنچا دو۔ اور باقی افراد کو گولیوں سے بھون ڈالو" ——— ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ آپ ان کی موت کا نظارہ نہیں دیکھیں گے" ——— گارنر نے ادب سے کہا۔ وہ واپس آکر آپریٹر کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔

"اوہ نہیں ——— میں اب ان کی موت کا جشن اس لڑکی کے ساتھ مل کر مناؤں گا" ——— ترمذی نے کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ اور گارنر نے سر ہلا دیا۔

"سنو ——— ہر کام انتہائی احتیاط سے کرنا۔ یہ لوگ بے حد خطرناک ہیں" ——— ترمذی نے گارنر کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس۔ آپ کے حکم کی حرف بحرف تعمیل ہو گی" ——— گارنر نے سر جھکاتے ہوئے جواب دیا۔ اور ترمذی عجیب

سے انداز میں سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے
ذہن میں اس وقت جولیا کا خوب صورت سراپا گھوم رہا تھا۔ اور
اور نجانے کیا بات تھی کہ جب سے جولیا نے اس سے وفاداری کا
اعلان کیا تھا ترمذی کو سوائے جولیا کے باقی کسی بات سے کوئی
دلچسپی ہی نہ رہی تھی ـــــ اس کا دل یکسر ہر چیز سے ہٹ گیا تھا۔ وہ
تو بس اب اتنا چاہتا تھا کہ فوری طور پر جولیا اس کے پاس پہنچ جائے
باقی افراد کے جسموں کے چیتھڑے کیسے اڑتے ہیں اور وہ کس طرح
مرتے ہیں ـــ اب اُسے اس سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی حالانکہ
پہلے وہ بڑے شوق سے یہ نظارہ دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ
سوچ رہا تھا۔ کہ بہر حال انہوں نے تو مرنا ہی ہے۔ جب بیک وقت
سینکڑوں گولیاں ان کے جسموں میں پیوست ہوں گی تو بس ایک
جھٹکے میں سب کچھ ختم ہو جائے گا پھر دیکھنے کو کیا رہ جائے گا۔ اس
لئے اب وہ مردہ جسموں کے ٹکڑے دیکھنے کی بجائے جیتی جاگتی اور زندگی
سے بھرپور جولیا کو دیکھنا چاہتا تھا ـــ حالانکہ ترمذی پوری دنیا گھوم
چکا تھا اور اس کے لئے کسی بھی لڑکی یا عورت کا حصول کبھی کوئی مسئلہ
نہ رہا تھا۔ لیکن نجانے کیا بات تھی کہ وہ جولیا کی شخصیت میں ایک
عجیب سحر انگیز کشش محسوس کر رہا تھا ـــ ایک انوکھی اور عجیب سی
کشش جسے وہ صرف محسوس کر سکتا تھا الفاظ میں بیان نہ کر سکتا تھا
یہی وجہ تھی کہ جولیا کے اس کی وفاداری کی حامی بھرتے ہی اس کا دل
مسرت کی پُرجوش لہروں سے بھر گیا تھا اور اس کے نزدیک باقی ہر
چیز کی کشش ختم ہو چکی تھی۔

"مس جولیا ـــ کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ ہم خود ہی تمہارا گلا گھونٹ دیں۔
کم از کم میں تو یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ جو کچھ تم چاہ رہی ہو" ـــ جوہان نے بری
طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ پڑ رہا تھا۔ اور
اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔

"تم خاموش رہو۔ ہر شخص کو اپنی زندگی کا فیصلہ خود کرنے کا حق ہے۔ تمہارا
کیا مطلب ہے۔ میں یہاں گولیوں کا شکار ہو کر ختم ہو جاؤں۔ بے رنگ اور
بے مزہ زندگی کا بے رنگ اور بے مزہ خاتمہ" ـــ جولیا نے اُسے تقریباً جھڑکتے ہوئے
کہا۔

"مس جولیا ـــ آخر چکر کیا ہے کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے" ـــ خاور نے
مداخلت کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اُسے تو سرے سے ہی اس چکر کی الف
ب کا بھی علم نہ تھا۔ اور جوہان نے مختصر لفظوں میں ترمذی اور اس کے ارادوں
کے متعلق بتا دیا۔

" اوہ مس جولیا ـــــ ایسا ہونا ناممکن ہے ۔ موت تو بہر حال آنی ہے ہم
اس بے غیرتی کی زندگی سے موت زیادہ بہتر ہے " ـــــ خاور کا لہجہ ہی
یک لخت سخت ہو گیا ۔ اور اس کے ساتھ آنے والے صدیقی اور نعمانی ک
آنکھوں میں سے بھی غصے کا اظہار ہونے لگا ۔

" سنو ـــــ میری بات سنو ۔ اگر تم زندہ بچ جاؤ اور یہاں سے نک
جاؤ تو عمران اور چیف باس کو میرا آخری سلام دے دینا " ـــــ جو
نے یک لخت آگے بڑھ کر چوہان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے ملتجیانہ لہجے میں کہ
چوہان نے پہلے تو ایک جھٹکے سے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا ۔ لیکن دوسرے لمحے و
چونک پڑا ـــــ کیونکہ جولیا نے عجیب سے انداز میں اس کا ہاتھ دبایا تھا جیسے
وہ اسے کوئی مخصوص اشارہ کر رہی ہو ۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا کی پلکیں تی
سے جھپکنے لگیں ۔ چوہان اُسے غور سے دیکھ رہا تھا ۔ جب کہ باقی ساتھی چوہان
کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جس کا غصے سے آگ کی طرح تپا ہوا چہرہ یک لخ
نرم پڑ گیا تھا ۔

" ٹھیک ہے مس جولیا ـــــ تمہاری مرضی ۔ ہم کیا کہہ سکتے ہیں "
چوہان نے یک لخت نعمانی اور خاور کی طرف مڑتے ہوئے کہا ۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کی پلکیں تیزی سے جھپکنے لگیں ۔ وہ آئی کوڈ میں بات کر رہا تھا

" اوکے ـــــ ٹھیک ہے چوہان " ـــــ نعمانی نے دھیرے سے سر ہلا
ہوئے جواب دیا ۔ وہ ساری بات سمجھ گیا تھا ۔

جولیا نے انہیں بتایا تھا کہ وہ یہاں سے نکلنے اور فوری موت سے
بچنے کے لئے یہ ڈرامہ کھیل رہی ہے ۔ اور چونکہ ان کی آوازیں دوسری ط
سنی جا رہی ہیں ۔ اس لئے وہ زبان سے ایسی بات نہیں کر سکتی ۔

" جوزف اور جوانا دونوں ایک طرف بے تعلق سے ہو کر کھڑے تھے ۔ ان
ون کی نظریں ان کی بجائے کمرے کی دیوار کو ٹٹول رہی تھیں لیکن کمرے
باہر طرف چھت سے لے کر فرش تک صرف مشین گنوں کی نالیں ہی جھانکتی
ر آ رہی تھیں اور کچھ بھی نہ تھا ۔

" سنو باس ترمذی ـــــ میری بات سنو ۔ مجھے یہاں سے فوراً نکالو ۔
ں اب ان لوگوں سے بچ کر رہنا چاہتی ہوں " ـــــ اچانک جولیا نے چیختے
ہوئے کہا ۔

" باس ترمذی جا چکے ہیں ۔ میں گارنر بول رہا ہوں ۔ ان کا نائب آپ
رف چند لمحے ٹھہر جائیں ہم آپ کو ابھی باہر نکال لیتے ہیں " ـــــ اچانک
مرے میں ایک اجنبی سی آواز سنائی دی ۔

" کیسے ـــــ مجھے بتاؤ ۔ اور سنو ۔ میرا دل بے حد کمزور ہے ۔ ایسا نہ ہو کہ
م کوئی ایسی حرکت کرو کہ اچانک ہونے کی وجہ سے میرا ہارٹ فیل ہو جائے "
ولیا نے بُری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" کوئی ایسی بات نہیں ۔ ہم صرف باس ترمذی کے احکامات کی تعمیل کر
رہے ہیں ۔ ابھی چند لمحوں بعد ایشلم گیس شوٹنگ روم میں چھوڑی جائے گی ۔
جس سے تم سب بے ہوش ہو جاؤ گے ـــــ اس کے بعد تمہیں باہر نکال کر
باس ترمذی کے پاس پہنچا دیا جائے گا ۔ اور تمہارے باقی ساتھیوں کو اسی
بے ہوشی کے عالم میں شوٹ کر دیا جائے گا ۔ میرا آدمی ایشلم گیس کا کیپسول
فٹ کر رہا ہے ۔ بس صرف چند لمحوں کی دیر ہے " ـــــ گارنر کی تیز آواز
سنائی دی ۔

" ایشلم گیس ـــــ ارے وہ تو اعصاب پر اثر انداز ہو جاتی ہے ۔ ایسا نہ

ہو کہ میں ہوش میں آکر پاگل ہو ں" ـــــ جولیا نے کہا - اس کا ل
ہی یکسر بدل گیا تھا - وہ گارنر سے اس لہجے میں بات کر رہی تھی جیسے گا
اس کا براہِ راست ماتحت ہو -

" ایسی کوئی بات نہیں - یہ بے ضرر گیس ہے اور میں اس کی معمولی
چھوڑ دوں گا - صرف چند لمحوں کے لئے - بس اتنی دیر کے لئے آپکو بے ہو
کرنا مقصود ہے کہ آپکو شوٹنگ روم سے باہر نکالا جا سکے " ـ
گارنر نے جواب دیا ـ

" اپنے سانس بند کر لینا جب یہ لوگ مجھے نکالنے کے لیے اندر آ
ہم ان پر پل پڑیں گے " ـــــ اچانک جولیا نے بڑبڑانے کے سے اند
میں اردو میں بات کرتے ہوئے کہا - اس کا لہجہ اتنا آہستہ تھا کہ اگر گارن
اس کا کوئی ساتھی اردو زبان سمجھتا بھی ہو گا تو آواز اس تک نہ پہنچ سکے گی
اس کی بڑبڑاہٹ سنتے ہی اس کے ساتھیوں نے سر ملا دیئے - جب
جوزف اور جوانا دونوں یک لخت چونک کر جولیا کی طرف دیکھنے لگے - د
شاید اب تک یہی سمجھ رہے تھے کہ جولیا بغاوت اور غداری کر رہی ہے
اور جولیا نے ان دونوں کو اس طرح چونکتے دیکھ کر مسکراتے ہوئے آنکھ
اشارہ کیا تھا ـــــ جوزف اور جوانا دونوں کے چہرے یک لخت کھل اٹھے
وہ جولیا کے اس فقرے سے ہی جولیا کا سارا ڈرامہ سمجھ گئے تھے -

" جلدی کرو ـــ گیس فائر کرو - دیر مت کرو " ـــــ اچانک گارنر کی آ
کمرے میں سنائی دی - وہ کسی اور سے بات کر رہا تھا - شاید مائیک کا بٹ
آن رہ گیا تھا - اور گارنر اسے بند کرنا بھول گیا تھا -

اس کے ساتھ ہی کمرے میں موجود سب ساتھیوں نے سانس روک

لئے - دوسرے لمحے کھٹکا سا ہوا اور پھر کمرے کی چھت سے جیسے نیلے
رنگ کی گیس کا غبار سا نکلا اور تیزی سے کمرے میں پھیلتا چلا گیا - اس کے
ساتھ ہی وہ سب اس طرح فرش پر گرنے لگے جیسے زہریلی دوا چھڑکا نے
سے کیڑے مکوڑے فرش پر گرتے ہیں ـــــ ٹیڑھے میڑھے انداز میں
ان کے ہاتھ پیر مڑ گئے تھے - اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں - نیلے رنگ
کی گیس کا غبار چند ہی لمحوں میں واپس سمٹ کر چھت میں غائب ہو گیا -
اور فضا صاف ہو گئی -

اُسی لمحے ایک سائیڈ سے فرش تیزی سے ایک طرف ہٹا - اور دو
مسلح افراد اندر داخل ہوئے - وہ ادھر ادھر دیکھتے ہوئے ایک سائیڈ پہ
بے ہوش پڑی جولیا کی طرف بڑھے ہی تھے کہ اچانک جوانا بجلی کی سی تیزی
سے اپنی جگہ سے اچھلا ـــــ اور ان دونوں کو بیک وقت اپنے دونوں
بازوؤں میں سمیٹتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے فرش کے کھلے حصے میں سے
نیچے جاتی سیڑھیوں کی طرف لپکا - اور جوانا کے اس طرح جھپٹتے ہی باقی سب
افراد بھی اس طرح اٹھ کھڑے ہوئے جیسے اچانک چابی بھرے کھلونے
حرکت میں آجاتے ہیں -

" جلدی نکلو یہاں سے فوراً " ـــــ جولیا نے یک لخت چیختے ہوئے
کہا -

اُسی لمحے جوانا کی بغل میں بے جان لوتھڑے کی طرح لٹکتے ہوئے ایک
آدمی کے حلق سے چیخ نما آواز نکلی -

" فائر کھول دو ـــ کھول دو " ـــــ وہ آدمی بری طرح پھڑکتے ہوئے
چیخ رہا تھا - لیکن جوانا اسے اسی طرح لٹکائے ہوئے انداز میں انتہائی

تیز رفتاری سے سیڑھیاں اتر گیا۔ اور باقی ساتھیوں نے بھی واقعی برق رفتاری
سے کام لیتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف چھلانگیں لگا دیں۔ سب سے آخر میں
صدیقی نیچے اترا ـــــ اور پھر شاید ایک لمحے کے ہزارویں حصے کا فرق پڑا
تھا کہ پورا کمرہ مشین گنیں چلنے کی ہولناک آوازوں سے گونج اٹھا۔ لیکن وہ
سب اس خوفناک فائرنگ سے بال بال بچ گئے تھے۔

سیڑھیوں کا اختتام ایک راہداری میں ہوا۔ اور اس راہداری میں پہنچتے
ہی جوانا نے اپنے دونوں بازوؤں کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ اور اس کے
ساتھ ہی اس کی بغلوں میں دب کر لٹکتے ہوئے دونوں افراد کے حلق سے
کراہیں سی نکلیں ـــــ اور ان کے پھڑکتے ہوئے جسم یک لخت ساکت
ہو گئے۔ جب کہ باقی ساتھی راہداری میں پہنچتے ہی بجلی کی سی تیزی سے
دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ جوانا نے بھی ان دونوں کے ساکت
ہوتے ہی بازو ڈھیلے کئے ـــــ اور وہ دونوں کٹے ہوئے شہتیروں کی
طرح نیچے فرش پر گر گئے۔ اور جوانا بھی انہیں وہیں چھوڑ کر اپنے ساتھیوں
کے پیچھے بھاگ پڑا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوا اور وہ جیسے
ہی دروازے کے قریب پہنچے اُسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا۔
اور ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن لئے اس میں نمودار ہوا ـــــ لیکن دوسرے
لمحے وہ بُری طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل واپس کمرے میں جا
گرا۔ سب سے آگے موجود جوزف کا مکہ پوری قوت سے اس کی ناک پر
پڑا تھا ـــــ جب کہ اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن جوزف کے ساتھ موجود
چوہان نے بجلی کی سی تیزی سے جھپٹ لی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی چوہان
مشین گن کا ٹریگر دباتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ اور کمرے میں موجود دو

افراد تیزی سے مشینوں کی آڑ میں چھپنے ہی لگے تھے کہ چیخیں مارتے ہوئے
لٹو کی طرح گھومے اور فرش پر گر گئے۔ گولیوں نے ان کے جسموں کے
پرخچے اڑا دیئے تھے ـــــ اور اس کے ساتھ ہی چوہان نے گن کا رخ
ذرا سا نیچے کیا۔ اور فرش پر گر کر اٹھنے کی کوشش کرنے والا ابھی چیختا ہوا
واپس ڈھیر ہو گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ یہ مین کنٹرول روم تھا۔
اس میں چار مشینیں نصب تھیں ـــــ اور ایک مشین مسلسل چل رہی تھی
اس کی روشن سکرین پر ابھی تک شوٹنگ روم کا منظر موجود تھا۔ اور وہاں
ابھی تک مسلسل گولیاں چل رہی تھیں۔ خاور تیزی سے اس مشین کی
طرف بڑھا اور اس نے اس مشین کو چیک کرنا شروع کر دیا ـــــ اور
چند لمحوں بعد وہ شوٹنگ روم والے بٹن تلاش کر کے انہیں آف
کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور سکرین پر چلتی ہوئی گولیاں پہلے غائب
ہوئیں اور پھر سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"یہ مین کنٹرول روم لگتا ہے۔ خاور تم اس مشینری کو سمجھو ہم اس
کے ذریعے یہاں پر آسانی سے کنٹرول حاصل کر سکتے ہیں"
جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔ اور خاور سر ہلاتا ہوا دوبارہ مشینری پر
جھک گیا۔

"مس جولیا ـــــ ہمیں فوراً یہاں سے باہر نکلنا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ
ہم کو کسی اور چکر میں پھنسا لیا جائے یہ لوگ سائنسی لحاظ سے طاقتور ہیں"
چوہان نے کہا۔ اور نعمانی اور خاور نے بھی اس کی تائید کر دی۔

"مس جولیا ـــــ میں نے باہر کا راستہ ٹریس کر لیا ہے۔ یہ دیکھیں
اس جگہ کا نقشہ۔ یہ مین کنٹرول روم ہے" ـــــ اچانک صدیقی نے

ایک الماری سے نکالا ہوا بڑا سا کاغذ انہیں دکھلاتے ہوئے کہا اور وہ
سب اس پر جھک گئے۔ واقعی یہ تفصیلی نقشہ تھا۔ جس میں ایک دائرے
کے اندر مین کنٹرول روم لکھا ہوا تھا۔۔۔ اور پھر ایک بیرونی راستہ بھی
ظاہر کیا گیا تھا۔

"یہ لفٹ ہے۔ اس لفٹ کے ذریعے ہم اوپر والے حصے میں پہنچیں
گے اور پھر وہاں سے باہر۔۔۔ ٹھیک ہے۔ آؤ"۔۔۔ جولیا نے
کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کر کے اُسے جوزف کے ہاتھ میں
پکڑا دیا۔ کیونکہ یہ نقشہ بعد میں بھی ان کے کام آسکتا تھا۔

"لفٹ ادھر ہے۔۔۔ اگر اسلحہ مل جاتا تو ٹھیک تھا"۔۔۔ چوہان
نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسلحہ۔۔۔ میرے خیال میں اس الماری کے نچلے خانے میں
موجود ہے۔ کیونکہ وہ خانہ ایسے باکس کے طور پر بنا ہوا ہے جیسے
اسلحہ رکھنے کا ہوتا ہے"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔ اور وہ سب تیزی
سے اس الماری کی طرف لپکے۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس صندوق نما
خانے کو کھولنے میں کامیاب ہو گئے۔ واقعی اس میں ہلکی مشین گنیں اور
جدید ساخت کے خاصے طاقتور بموں کا اچھا خاصا ذخیرہ موجود تھا۔

"لے لو۔۔۔ جلدی کرو۔ یہ تو قدرت ہماری امداد کر رہی ہے"
جولیا نے ایک مشین گن اٹھاتے ہوئے کہا۔

اور چند لمحوں میں سب نے نہ صرف مشین گنیں اٹھا لیں بلکہ انہوں
نے کافی مقدار میں بم اٹھا کر بھی جیبوں میں بھر لئے۔ پھر وہ لفٹ کے
دروازے کی طرف بڑھ ہی رہے تھے کہ اچانک ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی

ز جس کے پیچھے ایک کرسی بھی تھی پر رکھی ہوئی مشین سے ایسی آوازیں
لنے لگیں جیسے ٹرانسمیٹر کال ہو۔

"اوہ۔۔۔ یہ یقیناً ترمذی کی کال ہو گی۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کال کا جواب
پا کر کوئی ایسی حرکت کرے کہ ہم باہر نہ نکل سکیں"۔۔۔ جولیا نے
تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ٹھہریں۔۔۔ گارنر یہاں کا انچارج ہے۔ میں اس کے لہجے میں
بات کرتا ہوں"۔۔۔ صدیقی نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے
ہا۔ اور پھر اس نے جا کر چند لمحے غور سے اس مشین کو دیکھا۔ اور
ہر بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ چیف باس کالنگ اوور"۔۔۔ اس بٹن کے دبتے
ی ترمذی کی آواز اس مشین میں سے نکل کر گونجی۔ اس کا لہجہ خاصا سخت
اور برہم تھا۔

"یس۔۔۔ گارنر اٹنڈنگ اوور"۔۔۔ صدیقی نے جلدی سے
وسرا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم۔۔۔ کون ہو تم۔۔۔ گارنر کہاں ہے۔ ارے تم یہاں۔ تم
تو شوٹنگ روم میں تھے"۔۔۔ اچانک ترمذی کی چیختی ہوئی حیرت بھری
آواز سنائی دی۔ کیونکہ دوسرا بٹن دبتے ہی مشین پر ایک تیز بلب روشن
ہو گیا تھا۔ اور شاید اس بلب کے روشن ہونے کی وجہ سے ترمذی کو
یہاں موجود ہر شخص کی تصویر نظر آنے لگ گئی تھی۔

"دیکھ لو ترمذی۔۔۔ ہم زندہ ہیں۔ اور اب ہم تم پر موت بن کر
جھپٹنے والے ہیں اوور"۔۔۔ یک لخت جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے

میں کہا۔

"اوہ ۔۔۔۔ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا۔ اور اب میں تم لوگوں کو تڑپا تڑپا کر ماروں گا" ۔۔۔۔ ترمذی اتنے زور سے چیخا کہ اس کی آواز بیٹھ گئی۔ اسی لمحے صدیقی نے بٹن آف کر دیا۔

"اب یہاں سے فوراً نکلنا چاہیئے" ۔۔۔۔ صدیقی نے بٹن آف کرتے ہی کہا۔ اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے انتہائی تیزی سے لفٹ کے دروازے کی طرف دوڑے۔ اور پھر چند لمحوں بعد لفٹ انہیں لئے ہوئے اوپر کو چڑھتی چلی گئی۔

ترمذی کی حالت واقعی پاگلوں جیسی ہو رہی تھی۔ وہ شکل سے کسی طرح بھی ذی ہوش آدمی نہ لگ رہا تھا۔ اور اس کے سامنے کھڑے ہوئے دس افرادیوں سہمے ہوئے کھڑے کانپ رہے تھے کہ جیسے ان پر کوئی وحشی درندہ جھپٹنے والا ہو ۔۔۔۔ ترمذی اس وقت کیمیکل لیبارٹری کے گیٹ والے حصے کے برآمدے میں کھڑا تھا۔ سامنے مین گیٹ کا پھاٹک ٹوٹا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"تم اتنے افراد یہاں موجود ہو اور وہ سب پھر بھی یہاں سے نکل گئے۔ بتاؤ۔ جواب دو۔ یہ کیسے ہوا۔ کیوں ہوا۔ بولو" ۔۔۔۔ ترمذی نے بری طرح فرش پر پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"بب ۔۔۔۔ باس ۔۔۔۔ یہ سب کچھ اچانک ہوا۔ ہمیں تو کسی چیز کا علم ہی نہ تھا۔ ہم سب اپنے کاموں میں مصروف تھے کہ اچانک سنٹرل ہال کا لفٹ والا دروازہ کھلا۔ اور اس کے ساتھ ہی ہال میں گولیوں کی

بارش شروع ہوگئی۔ ہال میں موجود چھ افراد بغیر حرکت کئے ڈھیر ہوگئے۔
اس کے بعد خوفناک دھماکے شروع ہوگئے۔ اور جب تک ہم باہر
موجود افراد سنبھلتے وہ لوگ بھاگتے ہوئے باہر نکلے ___ اور برآمدے
کے سامنے موجود بڑی جیپ میں سوار ہوگئے۔ انہوں نے سوار ہوتے
وقت بھی دو تین بم ادھر ادھر اچھال دیئے۔ ان بموں کے خوفناک
دھماکوں کی وجہ سے ہمارے چار افراد ختم ہوگئے ___ اور پھر جب
ہم نے سچویشن کو سمجھ کر ان پر فائر کھولنا چاہا۔ ان کی جیپ پھاٹک
کو توڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ ہم نے جیپ کے ٹائروں پر فائر کھولنا چاہا
لیکن وہ مسلسل جیپ کے پچھلے کھلے حصے سے فائرنگ کر رہے تھے اور
دو گارڈ اس فائرنگ سے مارے گئے اور جیپ نکل گئی ___ اور
کوئی سواری اس وقت یہاں موجود نہ تھی جس سے ہم ان کا تعاقب
کرتے" ___ ایک نوجوان نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"گارنر کہاں ہے ___ جلدی اسے ڈھونڈ کر لے آؤ کہیں سے"
ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور واپس مڑ گیا۔ برآمدے میں
سے ہو کر وہ سنٹرل ہال میں داخل ہوا تو وہاں واقعی بے پناہ تباہی مچی
ہوئی تھی ___ چھ افراد کی لاشیں ٹکڑوں کی صورت میں پڑی تھیں اور
ارد گرد موجود مشینری تباہ ہو چکی تھی۔ وہ ہال کے ایک دروازے
میں سے ہوتا ہوا ایک اور چھوٹے کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ دفتر
کے انداز میں سجا ہوا تھا ___ ترمذی میز کے پیچھے موجود اونچی نشست
والی ریوالونگ چیئر پر جیسے ڈھیر سا ہو گیا۔ اس کا ذہن ماؤف ہو رہا

جولیا اور اس کے ساتھی دوسری بار اس کے چنگل میں پھنس کر
جانے میں کامیاب ہوگئے تھے۔ اور اب اسے اپنے آپ پر
بناہ غصہ آ رہا تھا کہ آخر اس نے انہیں مارنے میں اتنی دیر کیوں
___ اور پھر وہ جولیا کے چکر میں کیوں پھنس گیا۔ اب وہ جولیا اور
ا کے ساتھیوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو احمق محسوس کر رہا تھا۔
"ٹھیک ہے ___ اب میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ میرا کیا بگاڑتے ہیں۔
ں شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا" ___ ترمذی نے
منے موجود میز پر زور سے مکہ مارتے ہوئے کہا۔
اُسی لمحے دروازہ کھلا۔ اور وہی نوجوان جس نے باہر برآمدے میں
رپورٹ دی تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر ایک اور
ں لدا ہوا تھا۔
"یہ شوٹنگ روم کی راہداری میں بے ہوش پڑے تھے باس"
ان نے کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے فرش پر لٹاتے ہوئے
ا۔ بے ہوش آدمی گارنر تھا۔
"ہونہہ ___ اسے ہوش میں لے آؤ" ___ ترمذی نے دانت
تے ہوئے کہا۔
اور نوجوان سر ہلاتا ہوا کمرے سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ
با۔ چند لمحے بعد جب وہ نمودار ہوا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے
را ہوا جار تھا ___ اس نے جار کا تمام پانی بے ہوش گارنر کے
ہرے پر الٹ دیا۔ اور دوسرے لمحے گارنر کے جسم میں حرکت پیدا
وئی اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ گارنر" ___ ترمذی نے اُسے ہوش میں
دیکھ کر انتہائی غصیلے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور ترمذی کی آواز کا اثر گارنر
اس طرح ہوا جیسے کسی نے اُسے خاردار کوڑا مار دیا ہو ___ وہ بجلی
سی تیزی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"بب ___ بب ___ باس ___ وہ حبشی" ___ گارنر نے کھڑے
ہوتے ہی بے اختیار اپنی گردن ملتے ہوئے ہکلا کر کہا۔ پہلے سے
زرد چہرہ اور بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔ وہ ابھی تک اس طرح پلکیں
کر دیکھ رہا تھا جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ اس کمرے میں
گیا ہے۔

"گارنر ___ جولیا اور اس کے ساتھی نہ صرف شوٹنگ روم
نکل گئے ہیں بلکہ وہ لیبارٹری سے بھی زندہ سلامت نکل جانے
کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور یہاں انہوں نے بے پناہ تباہی پھیلائی
اور یہ سب کچھ تمہاری نااہلی کی وجہ سے ہوا ہے" ___ ترمذی
لہجہ انتہائی سرد تھا جب کہ اس کی آنکھوں سے شعلے سے نکلتے ہو
ہو رہے تھے۔

"بب ___ بب ___ باس ___ میں نے شوٹنگ روم میں
گیس چھوڑی اور وہ سب بے ہوش ہو کر گر گئے۔ گیس خارج کر
میں ریڈ گارڈ کے ساتھ خود شوٹنگ روم میں داخل ہوا تا کہ جولیا
وہاں سے اٹھا کر آپ کے پاس بھجوا دوں ___ مگر اچانک فرش
پڑا ہوا قوی ہیکل حبشی کسی وحشی درندے کی طرح ہم دونوں پر
پڑا۔ اور اس نے مجھے اور گارڈ کو بیک وقت اپنے بازوؤں میں

یں نے اس کی گرفت سے اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن
کی گرفت خدا کی پناہ۔ انتہائی سخت تھی اور پھر میرے دماغ پر اندھیرا چھا گیا۔
مجھے اب ہوش آیا ہے باس" ___ گارنر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔
"تو تم نے اس بات کی تسلی نہ کی تھی کہ وہ واقعی بے ہوش ہوئے ہیں یا نہیں۔
نے تمہیں بتایا تھا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔ اس لئے تم پوری طرح محتاط
___ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ انہوں نے چند لمحوں کے لئے اپنے سانس
لئے ہوں" ___ ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"بب ___ باس۔ جب وہ بے ہوش ہو کر گر رہے تھے تو میں نے انہیں
کرین پر دیکھا تھا۔ ان کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں اور ان کے جسم ٹیڑھے
ھے ہو کر نیچے گر رہے تھے۔ جس سے مجھے یقین ہو گیا کہ وہ واقعی بے ہوش
ئے ہیں" ___ گارنر نے جواب دیا۔

"جب کہ وہ بے ہوش نہ ہوئے تھے۔ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔
لئے تمہاری سزا موت ہے" ___ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ میز کے نیچے سے اوپر آیا اور دوسرے
اس کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چھوٹے سے ریوالور سے دھماکہ ہوا اور
ہی گارنر چیخ مار کر پشت کے بل زمین پر جا گرا ___ گولی چونکہ ٹھیک دل
تھی۔ اس لئے اس بیچارے کو تڑپنے کی بھی مہلت نہ ملی۔

"جیمز" ___ ترمذی نے ساتھ کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ___ نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس
نگ زرد پڑ گیا تھا۔

"سنو ___ اب میں مستقل لیبارٹری میں رہوں گا۔ اور لیبارٹری کا اس

کیمیکل فیکٹری سے بظاہر کوئی تعلق نہ ہوگا۔ صرف مخصوص راستے سے ایس
کیمیکل کی سپلائی جو اس فیکٹری میں تیار ہو رہا ہے۔ خفیہ طور پر لیبارٹری
سپلائی کیا جاتا رہے گا تاکہ لیبارٹری کا کام مکمل ہو سکے ــــ اور اب
طور پر اس پوری کیمیکل فیکٹری کے انچارج ہو گے۔ یہاں سے ایسے
نشانات بالکل صاف کر دو جس سے اس کا تعلق مجھ سے ثابت ہو سکے
اور تباہ شدہ سامان ہٹا دیا جائے ــــ حالت ٹھیک ٹھاک کر دی جائے
اور اگر حکومت کی کوئی ریڈنگ پارٹی یہاں آئے تو اُسے اس طرح ڈیل کیا
جیسے عام حالات میں کیا جاتا ہے اور انہیں مکمل طور پر مطمئن کر دیا جائے
عام کیمیکل فیکٹری ہے اور ابھی زیر تعمیر ہے ــــ نچلے خصوصی تہہ خانے
دیے جائیں اور یہ لفٹ ہٹا دی جائے جس سے ان تہہ خانوں میں جایا جا
ہے۔ اس جگہ کو باقاعدہ پُر کر دیا جائے نہ ہی اسکے قطعاً کوئی آثار نظر آنے
ترمذی نے پوری تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ــــ حکم کی تعمیل ہو گی باس" ــــ جیمز نے سر جھکاتے
جواب دیا۔

"اور سنو ــــ سب کو اچھی طرح سمجھا دینا۔ کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے
سے وہ لوگ مشکوک ہو سکیں" ــــ ترمذی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ایک سائیڈ کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اب میں اس وقت یہاں سے نکلوں گا جب میں اس پورے دارالحکومت
کو جلا کر راکھ کر دینے کی قوت حاصل کر لوں گا۔ پھر میں دیکھوں گا کہ یہ لوگ کس
طرح میرے مقابل آتے ہیں" ــــ ترمذی نے خفیہ سرنگ کے آغاز پر
اپنی مخصوص گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اور چند لمحوں بعد

کی گاڑی سرنگ میں انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی لیبارٹری کی طرف
بڑھی جا رہی تھی۔

جولیا اپنے فلیٹ میں بیٹھی مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں سے چبائے
چلی جا رہی تھی۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔ کیمیکل فیکٹری سے
واپس آنے کے بعد اس نے فوری طور پر سر سلطان سے رابطہ قائم کیا تھا۔
اور انہیں پوری تفصیل بتا دی تھی ــــ چنانچہ سر سلطان کے مشورے پر
حکومت کی سطح پر ایک اعلیٰ اختیارات کی حامل ریڈنگ پارٹی تیار کی گئی جس کی
سربراہ جولیا کو بنایا گیا۔ خود سیکرٹری صنعت بھی اس پارٹی کے ہمراہ تھے۔ اور
یہ پارٹی کیمیکل فیکٹری کی مکمل چھان بین کے تمام آلات سے مزین کی گئی تھی۔
مسلح فوجی اس پارٹی کی حفاظت کے لئے ہمراہ بھیجے گئے تھے ــــ لیکن جب
جولیا اس پارٹی کے ہمراہ وہاں فیکٹری میں پہنچی تو وہاں کا نقشہ ہی بدل چکا
تھا۔ وہاں پر کوئی آثار باوجود تلاش کے میسر نہ آ سکے جس سے جولیا کی رپورٹ

درست ثابت ہو سکتی۔ حتیٰ کہ وہ لفٹ بھی نہ مل سکی اور نہ ہی ایسی کوئی جگہ جہاں لفٹ نصب کی جا سکے۔ جولیا نے نچلے تہہ خانے تلاش کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود ——— وہ ہر لحاظ سے ایک عام کیمیکل فیکٹری تھی جو ابھی زیر تعمیر تھی۔ اس کے انچارج جیمز نے جو کیمیکل انجینئر تھا۔ اور کیمیکل انجینئرنگ میں اعلیٰ ترین ڈگریاں اس کے پاس تھیں نے جولیا کے ہر قسم کے الزامات تسلیم کرنے سے انکار کر دیا بلکہ اس نے ریڈنگ پارٹی کو فیکٹری کا ایک ایک حصہ خود دکھایا ——— ساری چھان بین کرائی اور آخر کار جولیا کو منہ لٹکا کر واپس آنا پڑا۔ سیکرٹری صنعت کو چونکہ جولیا کے متعلق صرف اتنا بتایا گیا تھا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ایک شعبے سے متعلق ہے اس لئے سیکرٹری صنعت انتہائی برافروختہ ہوا تھا ——— لیکن ظاہر ہے جولیا اُسے کچھ نہ کہہ سکتی تھی۔

فیکٹری سے بے نیل و مرام واپس آنے کے بعد جولیا نے ذہنی طور پر ہتھیار ڈال دیئے تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی ناکامی کا اب برملا اعلان کر دے گی کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے وہ پہلے ہی کیس میں بُری طرح ناکام ہو گئی تھی۔ اس نے سر سلطان سے واپسی کے بعد بھی بات کی تھی۔ لیکن سر سلطان نے اُسے تسلی دی تھی کہ اس طرح گھبرانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ مجرم اکثر ایسا دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ——— وہ ہمت نہ ہارے بلکہ اپنے کام میں مصروف رہے۔ لیکن جولیا جانتی تھی کہ اب کوئی فائدہ نہیں اس سے یہ کیس حل نہ ہو سکے گا۔ لیکن ایکسٹو مسلسل غائب تھا۔ جولیا کے ذہن میں اس کی دو صورتیں تھیں ——— ایک تو یہ کہ ایکسٹو پاکیشیا سے چلا گیا ہے۔ اور ابھی اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اور دوسری صورت یہ تھی کہ

ایکسٹو یہاں موجود ہے۔ لیکن وہ صرف چیک کر رہا ہے۔

درحقیقت اس وقت جولیا کو عمران کی شدید کمی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ وہ ہر وقت عمران کو بُرا بھلا تو ضرور کہتی رہی ہے لیکن یہ عمران ہی ہے جو ایسے مجرموں سے نمٹنے کا صحیح طریقہ جانتا ہے ——— لیکن اب عمران بھی یہاں موجود نہ تھا۔ اور ترمذی کے کہنے کے مطابق عمران اور باقی ساتھی کسی ساجان سنٹر میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ اطلاع غلط ہے ——— عمران کو موت نہیں آ سکتی۔ عمران نہیں مر سکتا۔ لیکن عمران کہاں تھا یہ بات وہ بھی نہ جانتی تھی۔

"کیا خادم ملکہ عالیہ کی خدمت میں حاضر ہو سکتا ہے" ——— اچانک دروازے سے عمران کی مخصوص آواز سنائی دی۔

اور جولیا جو منہ لٹکائے بیٹھی تھی عمران کی مخصوص آواز سن کر اس بُری طرح اچھلی جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ گیا ہو۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں دروازے پر جمی ہوئی تھیں جہاں عمران سینے پر ہاتھ رکھے رکوع کے بل جھکا ہوا تھا ——— جولیا نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں جیسے اُسے یقین نہ آ رہا ہو۔ کہ وہ واقعی جیتی جاگتی آنکھوں سے عمران کو دیکھ رہی ہے۔ یا اس کا ذہنی تصور ہے۔

"کیا نصیب دشمناں۔ ملکہ عالیہ کی آنکھوں میں بینائی کی کمی واقع ہو گئی ہے۔ اگر ایسا ہے تو شاہی حکیم کا اکسیری نسخہ استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کہ آنکھوں میں پسی ہوئی سرخ مرچیں ڈالی جائیں" ——— عمران نے کہا۔

"تت ——— تت ——— تم عمران ——— کیا واقعی تم زندہ ہو" ——— جولیا نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس طرح تیزی سے عمران کی

طرف لپکی کہ جیسے اُسے بازوؤں میں اٹھا لے گی۔
"ارے ارے —— شش —— شرم کرو۔ ابھی
نکاح نہیں ہوا" —— عمران نے بُری طرح دروازے میں سمٹتے ہوئے
کہا۔ اور جولیا یک لخت ٹھٹھک کر رک گئی۔
"تم شیطان —— تم واقعی زندہ ہو۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے"
جولیا نے بے پناہ مسرت سے مغلوب لہجے میں کہا۔
"بھئی کمال ہے۔ شیطان بھی کہہ رہی ہو اور زندہ ہونے پر حیران بھی
ہو رہی ہو۔ یہ شیطان تو قیامت تک بلکہ اس کے بعد بھی زندہ رہے گا۔
لیکن کیا تم مسز شیطان کہلانا پسند کرو گی" —— عمران نے مسکراتے ہوئے
کہا۔ اور اس بار جولیا کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کا ناکامی سے لٹکا ہوا چہرہ
عمران کو دیکھتے ہی گلاب کی طرح کھل اٹھا تھا۔
لیکن دوسرے لمحے جب اُسے اپنی ناکامی کا خیال آیا تو اس کا چہرہ
ایک بار پھر لٹک گیا اور وہ تیزی سے واپس مڑ گئی۔
"اچھا اچھا ٹھیک ہے —— مسز شیطان نہ بنو۔ انسان کی مسز بن جاؤ۔
انسان اور شیطان ہم قافیہ ہی تو ہیں" —— عمران نے اُسے تسلی دیتے
ہوئے کہا۔
"عمران —— میں شرمندہ ہوں سخت شرمندہ ہوں" —— جولیا نے
واپس صوفے پر بیٹھتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا۔
"کک —— کک —— کیا مطلب —— کیا تم نے شادی کر لی ہے۔
یعنی میرے بغیر۔ لیکن یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ دولہا کے بغیر شادی کیسے ہو
سکتی ہے" —— عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور جولیا

بے اختیار ہنس پڑی۔
"تمہیں شادی کی پڑی رہی ہے۔ میرا دل کہہ رہا ہے میں خودکشی کر لوں"
جولیا نے کہا۔
"بزرگ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ شادی اور خودکشی ایک ہی سکے کے دو
رخ ہیں" —— عمران نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے شرارت بھرے
لہجے میں کہا۔
"عمران —— مذاق مت کرو۔ بطور ایکسٹو پہلے ہی کیس میں بری
طرح ناکام ہو گئی ہوں" —— جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"بطور ایکسٹو ناکام ہو گئی ہو۔ وہ تو ظاہر ہے ہونا ہی تھا۔ ایکسٹو کب
کامیاب ہوتا رہا ہے جو تم ہو جاؤ گی۔ اسی لئے تو وہ بے چارہ شرم کے
مارے منہ پر نقاب ڈالے رہتا ہے —— شرمندگی کی وجہ سے کسی کو
شکل بھی نہیں دکھا سکتا" —— عمران نے کہا۔
اور جولیا شاید نہ چاہنے کے باوجود بھی عمران کی اس توجیہہ پر کھلکھلا
کر ہنس پڑی۔
"مذاق نہیں —— میں سچ کہہ رہی ہوں" —— جولیا نے ہنستے ہوئے
کہا۔ اس کا موڈ پہلے کی نسبت خاصا بحال ہو چکا تھا۔
"میں بھی مذاق نہیں کر رہا۔ اچھا تم خود بتاؤ کہ پھر ایکسٹو نقاب کیوں
پہنتا ہے اور تم تو اس سے کہیں زیادہ کامیاب رہی ہو۔ اکیلی چار آدمیوں
کو ہلاک کر کے ترمذی کے اڈے سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی
تھیں" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا اس کی بات سن
کر بُری طرح چونک پڑی۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے۔ کیا تم باقی ساتھیوں سے مل چکے ہو"
جولیا نے پوچھا۔

"ارے نہیں ——— میں تو ابھی سلیمان سے بھی نہیں ملا۔ ایئرپور
سے سیدھا یہیں آ رہا ہوں۔ قسم لے لو۔ کتنا بے چین رہا ہوں۔ ب
جی چاہتا تھا کہ پر لگ جائیں اور اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں تا
دل بے قرار کو کچھ تو قرار آ سکے ——— شربت وصل نہ سہی شربت د
ہی سہی۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ دونوں ہی شربت کسی حکیم کی دکا
سے نہیں مل سکتے۔ ورنہ میں ان کے کنستر بھر کر ساتھ لے جاتا"
عمران نے بڑے پُر خلوص لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران ——— اب تم میرے سامنے ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ میں
پہلے واقعی یہ سمجھتی تھی کہ تم جو کچھ کہتے ہو۔ اس میں کچھ نہ کچھ سچائی تو بہرحا
ہو گی۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ بس یہ باتیں کرنا ہی تمہاری عاد
ہے ——— لیکن پلیز دوسروں کے جذبات کا تو خیال رکھا کرو"
جولیا نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سچے عاشقوں کے ساتھ ہمیشہ یہی ٹریجڈی رہی ہے کہ ان کے
خلوص پر کبھی یقین نہیں کیا گیا۔ بہرحال کبھی تو پتھر دل بھی موم ہو ہی جائیں
گے۔ تمہارے اس کارنامے کا ذکر میں نے ترمذی کی زبانی سنا تھا"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ترمذی کی زبانی ——— کیا مطلب ——— یہ تم کیسی پہیلیاں بجھوا رہے
ہو۔ ترمذی سے تم ملے ہو۔ وہ تو کہہ رہا تھا کہ تم باقی ساتھیوں سمیت کہ
ساجان سنٹر میں ہلاک ہو چکے ہو" ——— جولیا نے آنکھیں پھاڑتے

نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسے اپنی زندگی کا یقین دلانے تو واپس آیا ہوں۔ بہرحال صرف تم
اکام نہیں رہیں اس بار میں بھی پوری طرح کامیاب نہیں رہا"
ران نے جان بوجھ کر اپنے لئے لفظ ناکام استعمال نہ کیا۔

"کیا مطلب ——— کیا پاور لینڈ تباہ نہیں ہو سکا۔ باقی ساتھی تو بخیریت
ہیں" ——— جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سب مع اہل و عیال کے بخیریت ہیں۔ اور آپ کی طرف سے خیریت
مطلوب ہے۔ امابعد۔ ابا پہلے۔ دادا درمیان میں۔ بے چاری دادی
اب اس کا سوچنا پڑے گا کہ اسے کہاں رکھا جائے" ——— عمران نے
کہا اور جولیا ایک بار پھر بے اختیار ہنس پڑی۔ اب اس کا چہرہ پوری
طرح نارمل ہو چکا تھا۔

"چلو ——— یہ دادی کا اپنا مسئلہ ہے۔ کہ وہ درمیان میں آتی ہے یا بعد
میں۔ ہمارے ساتھ یہ ہوا کہ ہم یہاں سے چلے تو تھے پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر
تباہ کرنے۔ لیکن پاور لینڈ والوں نے ہمیں سکہ بند احمق بنانے کا منصوبہ
پہلے سے تیار کر رکھا تھا ——— انہوں نے آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیور کا ٹارگٹ
ہی بدل دیا تھا۔ اور جس جگہ کو ٹارگٹ بنایا تھا وہاں پر انہوں نے ہمارے
شایان شان استقبال کے زبردست انتظامات کر رکھے تھے۔ اس ٹارگٹ
کا نام ساجان سنٹر تھا ——— اور وہاں پاور لینڈ کی چیئرمین لیڈی اینشی
بذات خود ہمارے گلے میں ہار ڈالنے کے لئے موجود تھی۔ چنانچہ ہم اپنے
طور پر تو یہی سمجھتے رہے کہ ہم پاور لینڈ کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے ہیں۔ لیکن
ہم جا پہنچے ساجان سنٹر ——— اور پھر وہاں ایک اور مسئلہ بن گیا۔ ہمارے

جگ عشق جناب تنویر صاحب لیڈی ایشلے پر ریشہ خطمی ہو گئے ۔ میں
سوچا کہ خواہ مخواہ ایک رقیب کو کیوں ضائع کیا جائے چنانچہ میں نے
چھومنتر پڑھا اور نتیجہ یہ کہ ساجان سنٹر تباہ ہو گیا ——— لیڈی ایشلے جل کر
راکھ ہو گئی اور ہم ٹھنڈے ٹھنڈے واپس آ گئے ۔ کیونکہ وہاں ہمیں اطلا
ملی کہ لیڈی ایشلے کا رنڈوا خاوند ترمذی مس جولیا کے چکر میں ہے او
اس نے جولیا کو اپنے قبضہ قدرت میں رکھنے کی کوشش کی لیکن مس
جولیا چار آدمیوں کا خاتمہ کر کے اس کے قبضہ سے نکل گئی ——— میں
نے اور تنویر نے سوچا کہ ایسا نہ ہو کہ جولیا اس پر پھنس جائے اور ہم دونو
عشق کی بازی ہار کر سڑکوں پر گانے گاتے پھریں ۔ چنانچہ ہم واپس آ گئے
اور اب بڑا اچھا موقع ہے ——— تم بس ہاں کر دو ۔ تنویر کو جب تک پتہ چ
گا ہم مون کو ہنی یعنی شہد لگا کر واپس آ جائیں گے ۔ میں نے ایکریمیا کے
سائنسدانوں سے بات کر لی ہے وہ اپنے خلائی جہاز میں ہم دونوں کو
چاند پر شہد لگانے کے لئے بھیجنے پر تیار ہیں ——— مگر خالص شہد والا
مسئلہ ہے " ——— عمران کی زبان قینچی کی طرح چل رہی تھی ۔
" تمہاری زبان ہی میرے خیال میں ٹیڑھی ہے ۔ ابھی خاصی بات کرتے
کرتے کانٹا بدل جاتے ہو " ——— جولیا نے ہنستے ہوئے کہا ۔
" عشق ہوتا ہی ٹیڑھی کھیر ہے " ——— عمران نے فلسفہ بھگارتے ہوئے
جواب دیا ۔
" اچھا باس ایکسٹو بھی واپس آ گیا ہے " ——— جولیا نے اچانک ایک
خیال کے آتے ہی پوچھا ۔
" وہ گیا ہی کہاں تھا جو واپس آتا ——— سنا ہے اس کا کوئی جن بغاوت

آمادہ ہو گیا تھا چنانچہ وہ کسی پہاڑی غار میں اسے دوبارہ قابو کرنے کیلئے
گیا ہوا ہے " ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے
ہوئے کہا ۔
" اس کا مطلب ہے کہ وہ یہیں ہے ۔ تو ٹھیک ہے ۔ تم اسے میری
طرف سے اطلاع دے دو کہ میں اپنی ناکامی کا اعتراف کرتی ہوں اور اگر
وہ چاہے تو میں استعفیٰ بھی دے دوں گی ——— اگر کوئی سزا دینا چاہے
تب بھی مجھے منظور ہے " ——— جولیا نے ایک بار پھر انتہائی اداس لہجے
میں کہا ۔
" ناکامی ——— کیسی ناکامی " ——— عمران نے یک لخت سنجیدہ ہوتے
ہوئے پوچھا ۔
" یہی کہ میں اس کی عدم موجودگی میں ترمذی والا کیس حل نہیں کر سکی "
جولیا نے کہا ۔
" تو کیا ترمذی کا مشن مکمل ہو گیا ہے " ——— عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ
تھا ۔
" مشن تو شاید مکمل نہیں ہوا لیکن .... " ——— جولیا نے
چونکتے ہوئے جواب دیا ۔
" سنو جولیا ——— ایکسٹو نے آخر تم میں کچھ صلاحیتیں دیکھی ہیں تو
تمہیں اتنا بڑا منصب سونپ کر چلا گیا ہے ۔ وہ جس قسم کا آدمی ہے
اگر اسے ایک فی صد بھی تمہاری ناکامی کا خیال ہوتا تو وہ کبھی ایسا نہ کرتا ۔
اور جب تک ترمذی کا مشن مکمل نہ ہو اس وقت تک ناکامی کوئی معنی نہیں
رکھتی ——— ترمذی پاور لینڈ کا ڈائریکٹر ہے ۔ کوئی عام مجرم نہیں ہے ۔

اس کے خلاف کامیابی ایک ہی دن میں نہیں ہو سکتی - اس کے لئے مسلسل جد و جہد کرنی پڑے گی - پھر اس کا مشن اتنا خطرناک ہے کہ اگر وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گیا تو دارالحکومت کے کروڑوں افراد جل کر راکھ ہو جائیں گے ـــــ ایسے مشن کے خلاف ناکامی کا تو تصور تک ہمارے ذہنوں میں نہیں آنا چاہیئے تھا - اور مجھے جیسے ہی ترمذی کے اس مشن کا پتہ چلا میں فوراً ہی واپس چلا آیا ہوں ورنہ میں ساجان سنٹر کی تباہی کے بعد پاور لینڈ کا ہیڈ کوارٹر بھی تلاش کر سکتا تھا" ـــــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا -

"اوہ ـــــ تم ٹھیک کہتے ہو - واقعی ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہیئے لیکن اب مجھے آگے بڑھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آ رہی" ـــــ جولیا نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا -

"تم مجھے پوری تفصیل بتاؤ - اس کے بعد ہی میں کوئی رائے دے سکتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا -

اور جواب میں جولیا نے شروع سے آخر تک تمام روئیداد پوری تفصیل سے بتا دی -

"گڈ ـــــ ابھی تم اسے ناکامی کہہ رہی ہو - تم نے زبردست کامیابیاں حاصل کی ہیں - تم نے اس کے دو پراجیکٹ بند کرا دیئے - ہر بار ترمذی کو تمہارے مقابلے میں منہ کی کھانی پڑی - تم نے انتہائی ذہانت سے اس پر جال پھینکا اور وہ اس جال میں پھنس گیا ـــــ پہلے اس کا وہ اڈہ تباہ ہوا جس میں تم اکیلی پھنسی تھی - پھر اس کا کیمیکل لیبارٹری کے نیچے بنا ہوا اڈہ ختم ہوا - کیمیکل لیبارٹری سے اس کا واضح تعلق سامنے آ گیا - تم نے

ن کے گینگ کے بے شمار آدمی ہلاک کر دیئے - اور تم کہہ رہی ہو کہ تم ام رہی ہو" ـــــ عمران نے کہا -

اور جولیا کا چہرہ عمران کی باتیں سن کر اس طرح کھل اٹھا جیسے موسم ہار میں گلاب کا پھول کھل اٹھتا ہے - اس کی آنکھوں میں مسرت کی وکھی چمک ابھر آئی -

"تو اب مجھے بتاؤ کہ میں کیا لائحہ عمل اختیار کروں" ـــــ جولیا نے کہا -

"سنو جولیا ـــــ میں ایکسٹو کے سامنے تمہیں کامیاب و کامران دیکھنا چاہتا ہوں - اور چونکہ یہ مشن پورے ملک اور دارالحکومت کے کروڑوں افراد کی زندگیوں کے خلاف ہے - اس لئے اب پوری ٹیم تمہاری قیادت میں کام کرے گی ـــــ تم فوری طور پر ایسے کرو کہ جوہان کو ہدایت کرو کہ وہ کیمیکل فیکٹری میں کام کرنے والے اپنے قد و قامت کے کسی آدمی کو اغوا کر کے اس کی جگہ لے لے - اور خاص طور پر ایسے آدمی کی جگہ جو انچارج کے انتہائی قریب ہو ـــــ اس طرح ہمیں اصل صورت حال کا علم ہو جائے گا - ویسے میں نے وہاں ساجان سنٹر میں ہی لیبارٹری تک پہنچنے کا کلیو حاصل کر لیا تھا - لیکن یہاں آتے ہی جب میں نے چیکنگ کی تو وہ سارے آدمی غائب ہیں ـــــ باقی صدیقی خاور اور نعمانی کو ہدایت کر دو کہ وہ ان افراد کو تلاش کریں جنہوں نے انہیں رانا ہاؤس میں داخل ہونے کے بعد اغوا کیا تھا - تمہارے کہنے کے مطابق وہ انہیں وہاں سے اپنے کسی ہیڈ کوارٹر لے گئے تھے - اور پھر وہاں سے انہیں بے ہوش کر کے کیمیکل فیکٹری لے گئے تھے -

انہیں وہ ہیڈ کوارٹر تلاش کرنا ہے - باقی میں صفدر اور کیپٹن شکیل اپنے طور پر اس ریڈ یاور لیبارٹری کو تلاش کرتے ہیں - تنویر کو تم ہدایت کر دو کہ وہ وزارت صنعت میں اس آفیسر کو تلاش کرے جس نے ترمذی کو اس کیمیکل فیکٹری کے قیام کی اجازت دی تھی ____ کاغذوں پر لکھے ہوئے افسر کی تلاش نہیں بلکہ اس اصل آدمی کی جس نے یہ کام کرایا ہے - کیونکہ ہمارے ملک میں اتنے اہم پراجیکٹ کی اتنی جلدی اجازت نہیں مل سکتی ____ وہ آدمی یقیناً ترمذی کا خاص آدمی ہوگا - اس کے ذریعے بھی ہم ترمذی کو اس کے بل سے نکال سکتے ہیں " ____ عمران نے کہا -

اور جولیا یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنے لگی جیسے وہاں عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت شے بیٹھی ہو -

" اتنے غور سے مجھے نہ دیکھو مجھے شرم آرہی ہے " ____ عمران نے یک لخت کسی کنواری لڑکی کی طرح سمٹتے اور لجاتے ہوئے کہا - اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتوں کا نقاب چڑھ گیا تھا -

____ اب اس کا چہرہ دیکھ کر ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے سنجیدگی اُسے چھو کر بھی نہیں گزری -

" تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو - یہ سب بالکل سامنے کی باتیں تھیں - میں بھی یہ باتیں سوچ سکتی تھی - لیکن میرا ذہن ہی اس طرف نہ گیا تھا " جولیا نے ہنستے ہوئے کہا -

" کام کی باتوں کی طرف تو تمہارا ذہن جاتا ہی نہیں ورنہ بھلا میں اب تک کنوارہ رہ سکتا تھا - اماں بی میرا سہرا دیکھنے کی حسرت میں بوڑھی

ہوتی جا رہی ہیں - لیکن تمہارا ذہن " ____ عمران نے بڑے اداس سے لہجے میں کہا -

اور جولیا اس بار بجائے ناراض ہونے کے بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی -

" تمہیں نے کب منع کیا ہے تمہیں شادی کرنے سے - کر لو شادی تمہارے خاندان میں تو کئی اچھی لڑکیاں ہوں گی " ____ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا -

" ارے باپ رے ____ کئی لڑکیاں - کیا تمہیں مجھ سے کوئی دیرینہ دشمنی ہے - کئی لڑکیاں یعنی کئی شادیاں - کیوں مجھے قسطوں میں قتل کرانا چاہتی ہو " عمران نے خوف زدہ لہجے میں کہا -

اور جولیا ہلکی سی ہنسی ہنستے ہوئے میز کی طرف مڑ گئی جس پر ٹیلی فون رکھا ہوا تھا -

" او - کے ____ خدا حافظ ____ میں ذرا ان کئی لڑکیوں کا انٹرویو کر لوں " عمران نے اچانک کہا - اور دوسرے لمحے اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا -

جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تو اس کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھی -

" تم پتھر ہو - قطعی پتھر - یہ میں ہوں جو اس پتھر سے سر ٹکرا ٹکرا کر آخر کار مر جاؤں گی لیکن تم پتھر ہی رہو گے " ____ جولیا نے ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا - اور پھر اس کی انگلی تیزی سے ڈائل گھمانے میں مصروف ہو گئی -

سرخ رنگ کی بڑی سی جیپ خاصی تیز رفتاری سے آرگن پہاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی۔ سٹیرنگ پر عمران تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر صفدر بیٹھا ہوا تھا ___ پچھلی سیٹ پر کیپٹن شکیل اکیلا تھا۔ عمران کے چہرے پر خاصی سنجیدگی تھی۔

"کیا وہ ریڈیاور کی لیبارٹری انہی ٹیلوں کے نیچے بنائی جا رہی ہے" صفدر نے کہا۔

"میرا خیال یہی ہے" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہاں تو ہر طرف ٹیلے ہی ٹیلے ہیں۔ ہم لیبارٹری کو تلاش کیسے کریں گے" ___ صفدر نے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے۔ لیبارٹری کوئی ماچس کی ڈبیا ہوتی ہے کہ اسے اٹھا کر زمین کے اندر لے جایا گیا ہو گا۔ ظاہر ہے پیچیدہ اور بھاری مشینری استعمال ہوئی ہو گی ___ اور زیر زمین اتنا بڑا خلا کہ جس میں یہ لیبارٹری تو ہو سکے بنایا گیا ہو گا۔ اس کے کم از کم کچھ نہ کچھ آثار تو نظر آ ہی جائیں گے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"عمران صاحب ___ کیا بات ہے۔ اس بار آپ کچھ زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہیں" ___ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل سے نہ رہا گیا۔ تو وہ بول ہی پڑا۔

"اس بار حالات بے حد نازک ہیں۔ دارالحکومت کے کروڑوں بے گناہ افراد کے سروں پر موت کی تلوار لٹک رہی ہے۔ ترمذی جیسا شخص ہے اس نے ریڈیاور کی تیاری کے بعد ایک لمحہ بھی دیر نہیں کرنی ___ اور نجانے اس وقت لیبارٹری کس مرحلے پر ہے۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے" عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے ہی سر ہلا دیا۔ واقعی عمران سچ کہہ رہا تھا۔ حالات بے حد نازک اور سیریس تھے۔

"عمران صاحب ___ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ لیبارٹری کے اندر سے باہر چیک کئے جانے کا نظام بنایا گیا ہو۔ اور وہ ہمیں چیک کر رہے ہوں" صفدر نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ بلکہ زیادہ آسانی ہو جائے گی۔ وہ ہم پر وار کر کے اپنا راز خود کھول دیں گے" ___ عمران نے کہا۔ اور اسی لمحے اس نے جیپ ایک ٹیلے کے پیچھے سے موڑی اور پھر زور سے بریک لگا دیئے۔ جیپ ایک زوردار جھٹکے سے رک گئی۔

"مجھے یہ جگہ مشکوک لگ رہی ہے۔ نیچے آ جاؤ" ___ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کود کر نیچے اتر آیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل

نے بھی اس کی پیروی کی۔ وہ نیچے، ترکر غور سے ادھر ادھر دیکھ رہے تھے لیکن ہر طرف وہی عام سے ٹیلے تھے۔ اور کچھ بھی نہ تھا۔

"یہاں کیا چیز مشکوک ہے"۔۔۔ کیپٹن شکیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم اس ٹیلے کو دیکھ رہے ہو۔ یہ ٹیلا مصنوعی ہے اصلی نہیں ہے"۔ عمران نے سامنے موجود ایک بڑے سے ٹیلے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"مصنوعی ہے"۔۔۔ دونوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔ اور پورے غور سے اس ٹیلے کو دیکھنے لگے۔ لیکن ٹیلا کسی بھی لحاظ سے مصنوعی نہ لگ رہا تھا۔

"کیسے مصنوعی ہے عمران صاحب۔۔۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آرہا"۔ صفدر نے کہا۔

"سمجھ میں کچھ آجاتا تو تمہیں سیکرٹ سروس کی نوکری کیوں کرنی پڑتی۔ کسٹم اور انکم ٹیکس کے محکمہ میں چپڑاسی ہی لگ جاتے تو وارے نیارے ہو جاتے" عمران نے کہا۔

اور دوسرے لمحے اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ اس ٹیلے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور گولی اس ٹیلے سے جا ٹکرائی۔۔۔ مگر دوسرے لمحے صفدر اور کیپٹن شکیل واقعی بے اختیار اچھل پڑے۔ گولی ٹیلے کی چٹان سے ٹکرا کر پلٹی نہ تھی بلکہ اس طرح اس چٹان میں گھس کر غائب ہو گئی تھی جیسے وہ چٹان کارک یا فوم کی بنی ہوئی ہو۔

"اب یقین آگیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ریوالور کو ہاتھ میں پکڑے وہ آگے بڑھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ہونٹ

کاٹتے ہوئے محتاط قدموں سے اس کے پیچھے چلنے لگے۔ عمران ٹیلے کے قریب جا کر چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک چٹان پر اپنی ہتھیلی رکھ کر زور سے دبائی۔۔۔ اور چٹان اس جگہ سے زور سے اندر کو دب گئی۔

"حیرت انگیز۔۔۔ یہ چٹان تو کسی نرم مادے کی بنی ہوئی ہے لیکن بالکل اصلی لگتی ہے"۔۔۔ صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

عمران نے صفدر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ ہاتھ ہٹا کر وہ اب گھوم کر ٹیلے کو چاروں طرف سے دیکھنے لگا۔ شمال کی طرف پہنچتے ہی وہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔۔۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر اپنا پیر ایک چٹان کے نچلے حصے پر زور سے مارا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی پورا ٹیلا یوں جنوب کی طرف ہٹ گیا جیسے پھسل کر آگے بڑھ گیا ہو۔ اور اب اس کے نیچے جاتی ہوئی ایک پختہ اور چوڑی سڑک صاف دکھائی دے رہی تھی۔

"یہ ہے اس لیبارٹری کا خفیہ راستہ"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے اس سڑک پر بڑھنے لگا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل کی حالت ایسی تھی جیسے وہ بچے ہوں اور گھومتے گھامتے کسی جادو نگری میں آنکلے ہوں۔

سڑک کسی سرنگ کی طرح آگے اور گہرائی کی طرف جا رہی تھی۔ وہ تینوں تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھتے جا رہے تھے کہ اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ان کے عقب میں سنائی دی۔۔۔ اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف گھپ اندھیرا سا چھا گیا۔ ٹیلا واپس اپنی جگہ پر آگیا تھا۔ وہ تینوں ٹھٹھک

کر رک گئے تھے۔

اُسی لمحے چٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اندھیری سرنگ یک لخت روشن
ہو گئی۔ یہ روشنی سرنگ کی دیواروں سے نکل رہی تھی۔ اور اتنی تیز تھی کہ ان
کی آنکھیں خود بخود بند ہو گئیں ـــــ تیز روشنی چند لمحوں بعد مدھم ہو گئی اور
اب وہ عام سی روشنی تھی۔

"تم لوگ کون ہو اور کیسے اندر آئے ہو" ـــــ اچانک ایک تیز مگر
مشینی آواز سرنگ میں گونج اٹھی۔ لب و لہجہ ایسا تھا جیسے انسان کی بجائے
کوئی مشین بول رہی ہو۔

"ہم شکاری ہیں یہاں تیتروں کا شکار کھیل رہے تھے کہ یہ سڑک اندر
جاتی دکھائی دی اور ہم ادھر آ گئے۔ یہ کون سی جگہ ہے اور تم کون ہو"
عمران نے لہجے کو خوف زدہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بھی
خوف کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"تم نے پہلے ٹیلے پر گولی چلائی۔ پھر اس کی چٹان کے مخصوص حصے پر
مارا۔ کیا تم اس کے سسٹم کو جانتے تھے" ـــــ وہی آواز دوبارہ سنائی
دی۔

"جناب ـــــ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم شکاری ہیں۔ ہم نے ایک زرد
تیتر پر گولی چلائی تھی لیکن تیتر غائب ہو گیا۔ ہم اُسے تلاش کر رہے تھے کہ
اچانک یہ سڑک نظر آ گئی" ـــــ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم واقعی غلطی سے اندر آ گئے ہو۔ لیکن اب تم زندہ
واپس نہیں جا سکتے" ـــــ وہی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز دوبارہ سنائی دی
اور ابھی اس کا فقرہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے

اٹھا اور دوسرے لمحے سرنگ مسلسل فائروں کی آواز سے گونج اٹھی۔ عمران
نے سرنگ کے دائیں حصے پر گولیاں چلائی تھیں۔ ریوالور چلنے کے دھماکے
کے ساتھ ہی تیز گڑگڑاہٹ کی آوازیں بلند ہوئیں ـــــ اور اس کے ساتھ
ہی دور سے ایک ٹھوس دیوار سی اس طرح تیزی سے ان کی طرف بڑھنے
لگی جیسے کوئی ریلوے انجن پٹڑی پر چلتا ہوا آ رہا ہو۔ یہ دیوار سرنگ کی پوری
لمبائی چوڑائی کو گھیرے ہوئی تھی۔ اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔

صفدر اور کیپٹن شکیل اس دیوار کو اس طرح اپنی طرف بڑھتے دیکھ
کر بے اختیار پیچھے ہٹنے لگے۔ لیکن عمران مطمئن انداز میں اپنی جگہ کھڑا رہا۔

"عمران صاحب ـــــ یہ دیوار تو ہمیں پیس ڈالے گی"۔ ـــــ صفدر
نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

لیکن دوسرے لمحے دیوار ٹھیک اس جگہ پہنچ کر جہاں عمران نے فائر
کئے تھے یک لخت رک گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار درمیان سے دو
حصوں میں تقسیم ہو کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی ـــــ اور صفدر اور کیپٹن
شکیل دونوں کے حلق سے طویل سانس نکل گئے۔

"آؤ ـــــ میں نے وقتی طور پر اس کمپیوٹر کو ناکارہ کر دیا ہے" ـــــ عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے دیواریں پیدا ہونے والے
خلا کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس خلا کو پار کرتا اچانک
ایک زوردار گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار دوبارہ برابر ہو گئی ـــــ اور ایک
بار پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگی۔ اور اس بار عمران بھی چیختا ہوا
واپس مڑا اور ٹیلے کی طرف دوڑنے لگا۔

"بھاگو ـــــ کمپیوٹر نے رابطہ دوبارہ جوڑ لیا ہے" ـــــ عمران نے

واپس بھاگتے ہوئے کہا۔ اور باقی بھی بے تحاشا پچھلے حصے کی طرف دوڑ
پڑے لیکن ان کے عقب میں آنے والی دیوار کی رفتار ان سے کہیں
زیادہ تیز تھی ۔۔۔ اور اب انہیں اپنی خوف ناک موت یقینی نظر آ رہی تھی
کیونکہ سامنے وہ چٹان تھی جس نے راستہ بند کیا ہوا تھا اور پیچھے وہ دیوار
تیزی سے آگے بڑھتی آ رہی تھی۔ ظاہر ہے چند لمحوں بعد دیوار اور چٹان نے
آپس میں جڑ جانا تھا ۔۔۔ اور ان دونوں کے درمیان ان کے جسموں
نے واقعی پس کر رہ جانا تھا۔ دیوار واقعی موت بن کر ان کے تعاقب میں
ان سے کہیں زیادہ رفتار سے دوڑی چلی آ رہی تھی۔ اور پھر چند لمحوں
بعد دیوار پوری قوت سے ان کے جسموں سے ٹکرائی اور انہیں ساتھ
گھسیٹتی ہوئی پلک جھپکنے میں چٹان کے ساتھ ٹکرا گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور
اٹھا لیا۔
"یس ۔۔۔ جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔
"مس جولیا ۔۔۔ میں تنویر بول رہا ہوں۔ میں نے وزارت صنعت
میں اس آدمی کو ٹریس کر لیا ہے۔ جس نے اس کیمیکل فیکٹری کا پرمٹ
دلانے میں سارا کام کیا تھا۔ لیکن مس جولیا وہ شخص اجازت دلانے
کے بعد محکمے سے استعفیٰ دے کر ملک سے باہر چلا گیا ہے اور پھر وہ
واپس نہیں آیا ۔۔۔ اس کا نام صدیقی ہے۔ اور وہاں سیکشن آفیسر تھا۔
اس نے دن رات بھاگ دوڑ کی اور بے تحاشا رشوت دے کر مہینوں میں
ہونے والا کام گھنٹوں میں کرا لیا۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کا بھی
پتہ کیا تاکہ اگر اس کے بچے وغیرہ ہوں تو ان سے صدیقی کا پتہ چل سکے۔
لیکن معلوم ہوا ہے کہ وہ غیر شادی شدہ تھا" ۔۔۔ تنویر نے ایک ہی

سانس میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے ترمذی نے کام لینے کے بعد اُسے پکچر سے ہی غائب کرا دیا ہے۔ اب معلوم نہیں کہ وہ واقعی باہر گیا ہے یا اسے قتل کر کے کہیں دفن کر دیا گیا ہے ـــــ بہرحال یہ کلیو تو ختم ہی ہو گیا" جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا ـــــ میرے ذہن میں ایک اور بات آئی ہے۔ میں نے اس فیکٹری کی فائل میں سے ڈرلنگ رپورٹ دیکھی ہے۔ اس کی تمام مشینری کو یہاں کی ایک مقامی کلیرنگ کمپنی نے ایئرپورٹ کا روئے وصول کر کے سائٹ پر پہنچایا ہے ـــــ ان کے انچارج سے ہمیں معلومات مل سکتی ہیں۔ کہ کون سی مشینری آئی اور کہاں کہاں اُسے ان لوڈ کیا گیا شاید اس طرح کوئی کلیو مل جائے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ہاں ـــــ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ شاید کوئی اہم کلیو مل جائے۔ لیکن وہ لوگ اپنے پیشہ ورانہ راز بتائیں گے میں سیکرٹ سروس کا کارڈ استعمال نہیں کرنا چاہتی" ـــــ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا ـــــ کارڈ استعمال کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ میں ان کے حلق سے سب کچھ اگلوا لوں گا" ـــــ تنویر نے اپنے مخصوص لہجے میں کہا۔

"تو پھر ایسا ہے کہ میں تمہارے ساتھ رہوں گی۔ ورنہ تمہاری فطرت ایسی ہے کہ تم غصے میں کلیو حاصل کرنے کی بجائے آدمی کا ہی خاتمہ کر دو گے" ـــــ جولیا نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ مجھے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ ماڈرن کلیرنگ

بنی ہے۔ شاہجہاں روڈ پر ان کا دفتر ہے۔ آپ وہاں پہنچ جائیں۔ میں آپ کا وہیں انتظار کروں گا" ـــــ تنویر نے فوراً ہی حامی بھر لی۔ کیونکہ جولیا کے سامنے بہادری دکھانے کا موقع بھلا وہ کب چھوڑ سکتا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں پہنچ رہی ہوں" ـــــ جولیا نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھی اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد جب وہ واپس نکلی تو اس نے مقامی میک اپ کر لیا تھا۔ اور اب وہ کوئی مقامی لڑکی لگتی تھی ـــــ لباس بھی مقامی لڑکیوں جیسا ہی تھا۔ اور پھر تیزی سے فلیٹ سے باہر آئی۔ اور چند لمحوں بعد اس کی کار شاہجہاں روڈ کی طرف اڑی جا رہی تھی۔ شاہجہاں روڈ پر ایک بڑی عمارت پر اسے ماڈرن کلیرنگ ایجنسی کا بورڈ لگا ہوا اب ذہن میں آ گیا تھا ـــــ اس لئے وہ مطمئن انداز میں اسی طرف کار دوڑاتے جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس عمارت کے سامنے پہنچ گئی۔ وہاں تنویر پہلے سے موجود تھا۔ جولیا نے کار اس کے قریب جا کر روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"آپ مس جولیا" ـــــ تنویر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ جولیا نئے میک اپ میں تھی۔ شاید اس نے کار دیکھ کر پہچانا تھا۔

"ہاں ـــــ آؤ معلومات کس سے ملیں گی" ـــــ جولیا نے دفتر کے مین دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

"منیجر سے بات کرتے ہیں" ـــــ تنویر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے ساتھ ہی مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

مین گیٹ سے وہ ہال کمرے میں داخل ہوئے جہاں دس بارہ میزوں پر کام ہو رہا تھا اور کافی لوگ وہاں موجود تھے۔ جب کہ ایک طرف ایک

بڑے کمرے کے دروازے پر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ اور دروازے کے سامنے ایک کاؤنٹر کے پیچھے ایک مقامی لڑکی ٹیلی فون سامنے رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ شاید منیجر کی سیکرٹری تھی۔

جولیا سیدھی اس لڑکی کی طرف بڑھ گئی۔

"جی فرمائیے" ۔۔۔ لڑکی نے کاروباری انداز میں جولیا اور تنویر کو کاؤنٹر کے قریب رکتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"منیجر صاحب اندر موجود ہیں۔ ہمیں ایک بہت بڑی لاٹ کی کلیرنگ کے سلسلے میں بات کرنی ہے" ۔۔۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس موجود ہیں۔ ایک منٹ" ۔۔۔ لڑکی نے بڑی لاٹ کا سنتے ہی جلدی سے کہا۔ اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبایا۔

"جناب ۔۔۔ ایک نئی پارٹی آپ سے بات کرنا چاہتی ہے۔ بہت بڑی لاٹ کی کلیرنگ کے سلسلہ میں" ۔۔۔ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ وہ خود موجود ہیں" ۔۔۔ لڑکی نے دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے جناب" ۔۔۔ لڑکی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تشریف لے جائیے" ۔۔۔ لڑکی نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور جولیا اور تنویر سر ہلاتے ہوئے منیجر کے دروازے کی طرف

بڑھ گئے۔ جولیا نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی۔ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ یہ ایک خاصا بڑا اور کشادہ کمرہ تھا۔ جس میں ایک بڑی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ انہیں اندر آتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے ۔۔۔ میں منیجر ہوں اسلم خان" ۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"میرا نام شازیہ ہے اور یہ تنویر ہیں" ۔۔۔ جولیا نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اور منیجر نے تنویر کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ تنویر نے اس سے مصافحہ کرتے ہوئے ہاتھ کو ذرا قوت سے دبایا تو اسلم خان کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے تکلیف کے آثار پیدا ہوئے لیکن پھر اس کا چہرہ نارمل ہو گیا۔

"تشریف رکھیے" ۔۔۔ اسلم خان نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔ اسے شاید تنویر کی یہ زور آزمائی اچھی نہ لگی تھی۔ لیکن تنویر نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا تاکہ منیجر نفسیاتی طور پر پہلے ہی دباؤ میں آ جائے۔

"اسلم صاحب ۔۔۔ ہم نے زیادہ لمبی بات نہیں کرنی۔ آپ کی کمپنی نے کارگن پہاڑی میں قائم ہونے والی کیمیکل فیکٹری کی مشینری کلیر اور ان لوڈ کرائی ہے۔ ہم نے اس کا تمام ریکارڈ دیکھنا ہے" ۔۔۔ جولیا نے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہی سرد لہجے میں کہا۔ تنویر بھی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔

"کیمیکل فیکٹری ۔۔۔ ہاں۔ ہماری کمپنی کے ذریعے یہ کلیرنگ ہوئی

ہے۔ لیکن آپ یہ ریکارڈ کیوں دیکھنا چاہتی ہیں۔ یہ تو ہمارا پیشہ ورانہ سیکرٹ ہے"۔۔۔۔ اسلم خان کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دیکھو منیجر ۔۔۔ میں نے مصافحہ کرتے ہوئے تمہارا ہاتھ اسی لئے دبایا تھا تاکہ تمہیں احساس ہو جائے کہ ہم تمہارے سوالوں کا جواب دینے نہیں آئے۔ اس لئے اگر تم اپنی ہڈیاں ٹوٹنے سے بچانا چاہتے ہو تو مکمل تعاون کرو ورنہ ......"۔۔۔۔ تنویر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیا آپ یہاں غنڈہ گردی کریں گے۔ میں پولیس کو بلاتا ہوں"۔۔۔۔ منیجر نے انتہائی غصیلے انداز میں کہا اور اس کا ہاتھ ٹیلی فون کی طرف بڑھا ہی تھا کہ تنویر فوراً اچھل کر اس کے قریب گیا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں موجود سائیلنسر لگا ریوالور اس کی کنپٹی سے لگ گیا ۔۔۔۔ اور منیجر کا ہاتھ نہ صرف جہاں تھا وہاں رک گیا بلکہ پہلی بار اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔

"دیکھو منیجر ۔۔۔ ہم نہیں چاہتے کہ کوئی بدمزگی پیدا ہو۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ہمارے ساتھ مکمل تعاون کرو۔ ویسے ہمارا تعلق کسی جرائم پیشہ گروہ سے نہیں ہے بلکہ پولیس کی ایسی سپیشل ایجنسی سے ہے جس کو پبلک میں ظاہر نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔۔ اگر ہم چاہتے تو تمہیں اپنے ہیڈ کوارٹر بھی بلا کر تم سے معلومات حاصل کر لیتے۔ لیکن ہم نے اسے مناسب نہیں سمجھا"۔۔۔۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"پ ۔۔۔ پ ۔۔۔ پولیس ۔۔۔ سپیشل ایجنسی۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔ آپ پہلے بتا دیتیں۔ میں تو قانون کے ساتھ پورا تعاون کرتا ہوں"

اسلم خان نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

اور تنویر نے مسکراتے ہوئے ریوالور واپس جیب میں ڈال لیا۔

"سنو منیجر ۔۔۔ یہ سب کام انتہائی خفیہ انداز میں ہوتا ہے۔ اس لئے اگر تم نے کسی کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہم یہ ریکارڈ چیک کرنے آئے ہیں تو تمہارا انجام عبرتناک بھی ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ تنویر کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"م ۔۔۔ م ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں۔ میں ابھی ریکارڈ منگواتا ہوں"۔۔۔۔ اسلم خان نے فوراً ہی ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اور تنویر سر ہلاتا ہوا واپس کرسی پر آ کر بیٹھ گیا۔

اسلم خان نے جلدی سے رسیور اٹھا لیا۔

"مس شاہدہ ۔۔۔۔ سپرنٹنڈنٹ کو کہو کہ وہ ترمذی کیمیکل فیکٹری کی کلیرنگ فائل میرے کمرے میں بھجوا دے فوراً"۔۔۔۔ اسلم خان نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ آخر یہ سب چھان بین کیوں ہو رہی ہے"
اسلم خان نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔

"بتانا تو نہیں چاہیئے۔ بہرحال تمہاری تسلی کے لئے بتا دیتے ہیں کہ خفیہ اطلاعات حکومت کو ملی ہیں کہ اس فیکٹری کی آڑ میں کوئی ناجائز کام ہو رہا ہے"
جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

اور اسلم خان نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے وہ سب کچھ سمجھ گیا ہو۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک چپڑاسی اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک موٹی سی فائل تھی۔ اس نے فائل بڑے مؤدبانہ انداز میں منیجر کے سامنے رکھ دی۔

"آپ کیا پئیں گے۔ ٹھنڈا یا گرم" ــــ اسلم خان نے پوچھا۔

"کچھ نہیں" ــــ جولیا نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

اور اسلم خان نے چپڑاسی کو واپس جانے کا اشارہ کیا۔ اور جب چپڑاسی باہر چلا گیا تو اس نے فائل اٹھا کر جولیا کے سامنے رکھ دی۔ فائل پر ترمذی کیمیکل فیکٹری کا نام درج تھا ــــ جولیا نے فائل کھولی تو اس میں کلیرنگ اور لوڈنگ سے متعلق بے شمار کاغذات تھے۔ مشینری کی کلیرنگ کے سلسلے میں ان کی تفصیلات بھی درج تھیں۔

"آپ کی کمپنی کو یہ کام کس کی ٹپ پر ملا تھا" ــــ جولیا نے پوچھا۔

"ہمارے ایکریمیا میں دوست ہیں انہوں نے مسٹر ترمذی کو ہماری سفارش کی تھی" ــــ منیجر نے جواب دیا۔

"یہ مال آپ نے کہاں اتارا تھا" ــــ جولیا نے دوسرا سوال کیا۔

"ظاہر ہے فیکٹری میں ہی ان لوڈ ہوا ہوگا۔ مجھے ذاتی طور پر تو علم نہیں سپروائزر کو علم ہوگا" ــــ منیجر نے کہا۔

"اس سپروائزر کو بلوائیے" ــــ جولیا نے کہا۔

اور منیجر نے سر ہلا کر سیکرٹری کو سپروائزر کی طلبی کا حکم دیا جب تک سپروائزر آتا جولیا نے فائل کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس سر" ــــ آنے والے نوجوان نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

"مسٹر ہاشمی ــــ ان کا تعلق حکومت سے ہے۔ یہ کسی معاملے میں ترمذی کیمیکل فیکٹری کی چیکنگ کر رہے ہیں۔ آپ نے ان کے سوالات کا صحیح جواب دینا ہے۔ آپ نے اس کام کو سپروائز کیا تھا" ــــ منیجر

نے کہا۔

"یس سر" ــــ ہاشمی نے حیرت بھرے انداز میں جولیا اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ بتائیں کہ یہ مال آپ نے کہاں ان لوڈ کیا تھا" ــــ جولیا نے ہاشمی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی آرگن پہاڑی میں واقع کیمیکل فیکٹری کے احاطے میں" ہاشمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سارا مال وہاں ان لوڈ ہوا تھا یا کچھ کسی اور جگہ بھی ہوا تھا" ــــ جولیا کا لہجہ سرد تھا۔

"ج ــــ جی ــــ سس ــــ سارا مال وہیں ......" ــــ ہاشمی نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھیں مسٹر ہاشمی ــــ جو بات صحیح ہے وہ بتائیں۔ ہمارے پاس کمل معلومات پہلے سے موجود ہیں۔ اگر آپ نے غلط بیانی کی تو اس کے نتائج آپ کے لئے انتہائی خوفناک بھی ہو سکتے ہیں" ــــ جولیا نے یک لخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ج ــــ ج ــــ جی ہاں ــــ جی ہاں" ــــ ہاشمی نے سہمے ہوئے انداز میں منیجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جو صحیح اور درست بات ہے وہ بتا دو۔ غلط بیانی مت کرنا" اسلم خان نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ج ــــ جناب ــــ چار ٹرک تو ہم نے فیکٹری میں ان لوڈ کئے لیکن دس ٹرک فیکٹری سے کچھ دور ایک زیر زمین جگہ تھی جناب وہاں ان لوڈ

کرائے گئے تھے۔ جی ـــ جناب انہوں نے کہا تھا کہ یہ فیکٹری کا سٹور ہے جناب" ـــ ہاشمی نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ـــ تم نے ایسی کوئی رپورٹ تو نہیں کی تھی" منیجر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں ـــ ہاں تو تم اس جگہ کی نشاندہی کر سکتے ہو۔ جہاں تم نے باقی ٹرک ان لوڈ کئے تھے" ـــ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بالکل کر سکتا ہوں" ـــ ہاشمی نے جواب دیا۔

اور جولیا نے جلدی سے جیب سے آرگن پہاڑی کے علاقے کا ایک تفصیلی نقشہ نکالا اور میز پر پھیلا دیا۔ یہ نقشہ اس نے وزارت سرحد سے حاصل کیا تھا۔ اس میں آرگن پہاڑی کے علاقے کو پوری تفصیل اور وضاحت سے دکھایا گیا تھا۔

"یہ فیکٹری ہے جناب ـــ اور یہ جگہ ہے جہاں باقی ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے" ـــ ہاشمی نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"پوری طرح تسلی کر کے بتاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ تم سے اندازے کی غلطی ہو جائے" ـــ جولیا نے غور سے اس جگہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہی جگہ ہے ـــ فیکٹری سے شمال کی طرف تقریباً پانچ کلومیٹر دور" ہاشمی نے کہا۔

اور جولیا نے اس جگہ پر نشان لگا دیا۔

"اب تم کو اس جگہ کی کوئی نشانی یاد ہو تو بتاؤ" ـــ جولیا نے نقشہ تہہ کر کے واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"نشانی" ـــ ہاشمی نے سوچتے ہوئے کہا۔ اس کی پیشانی پر چند لمحے لکیریں پھیلتی سمٹتی رہیں۔ اور پھر اچانک اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی جیسے کوئی خاص بات یاد آگئی ہو۔

"ہاں ـــ ایک نشانی مجھے یاد آگئی ہے۔ خاص نشانی" ـــ ہاشمی نے کہا۔

"کیا نشانی ہے" ـــ جولیا نے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"جس جگہ یہ زیر زمین جگہ ہے وہاں اوپر ایک اونچا ٹیلا ہے جس کی چوٹی اوپر سے دو حصوں میں اس طرح تقسیم ہے جیسے دو تلواریں اکٹھی کھڑی ہوں۔ اس ٹیلے کو انہوں نے کسی جگہ پیر مار کر ہٹایا تھا تو ٹیلہ اس طرح ہٹ گیا تھا جیسے ریلنگ پر گاڑی چلتی ہے ـــ اندر سڑک سی ایک سرنگ میں گئی تھی۔ آخر میں ایک بڑا ہال تھا جہاں ٹرک ان لوڈ ہوئے تھے" ہاشمی نے جواب دیا۔

"گڈ ـــ تھینک یو" ـــ جولیا نے مسرت سے چہکتے ہوئے کہا۔ اور پھر اٹھ کھڑی ہوئی۔

"مسٹر تنویر ـــ میرے خیال میں اگر رسک نہ ہی لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں ہمارے جاتے ہی اطلاع ہو جائے۔ اس لئے کام فائنل ہی ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے" ـــ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں بھی یہی کہنے والا تھا" ـــ تنویر نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یک لخت چمک سی ابھر آئی تھی۔

"یہ آپ کیا باتیں کر رہے ہیں" ـــ اسلم خان منیجر نے حیران ہوتے

ہوئے کہا۔ وہ شاید ان کی یہ اشاراتی زبان نہ سمجھ سکا تھا۔

"تم نہ ہی سمجھو تو اچھا ہے" ——— تنویر نے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو سائیلنسر لگا ریوالور اس کے ہاتھ میں تھا اور پھر ٹھک ٹھک کی دو آوازوں کے ساتھ ہی منیجر اور ہاشمی دونوں کی کھوپڑیاں بھک سے اڑ گئیں وہ بے چارے چیخ بھی نہ سکے ——— منیجر تو اپنی کرسی پر ہی رہ گیا جب کہ ہاشمی کا مردہ جسم دھڑام سے فرش پر گر گیا۔

جولیا نے فائل اٹھا کر اسے موڑا اور تنویر کی طرف بڑھا دی۔ تنویر نے فائل اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالی اور پھر جولیا کے پیچھے چلتا ہوا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"منیجر اور ہاشمی صاحب اہم باتیں کر رہے ہیں۔ انہیں آپ نے ڈسٹرب نہیں کرنا" ——— جولیا نے کاؤنٹر پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا۔ اور لڑکی نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے ہال کمرے سے باہر آ گئے۔

چند لمحوں بعد وہ پارکنگ میں پہنچ چکے تھے۔

"اب کیا ارادہ ہے" ——— تنویر نے پوچھا۔

"ہمیں فوراً وہ جگہ ٹریس کرنی ہے اس لئے میرے پیچھے آجاؤ" جولیا نے کہا۔ اور جلدی سے اپنی کار میں بیٹھ گئی۔

تنویر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد دونوں کاریں تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتی ہوئیں آرگن پہاڑی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ ایک لمحے

ے لئے جولیا نے سوچا کہ عمران سے اس معاملے میں بات کرے۔ کن پھر اس نے اپنا یہ خیال جھٹک دیا ——— کیونکہ وہ چاہتی تھی کہ کچھ خود ر کے عمران کو بتائے۔ اسے اب عمران کے سامنے اپنی ناکامی کا اعتراف رنے پر بھی شرم سی محسوس ہو رہی تھی۔

صدیقی، خاور اور نعمانی ایک دوسرے کے پیچھے ہوٹل کے مین گیٹ میں داخل ہوئے۔ ان تینوں کے چہروں پر نئے میک اپ تھے لیکن ان کی چال بتا رہی تھی کہ وہ خاصے مایوس اور تھکے ہوئے ہیں۔ ہال میں اکثر میزیں پُر تھیں وہ کونے کی ایک خالی میز پر جا کر بیٹھ گئے۔

"کوئی سمجھ نہیں آ رہی کہ آخر ان لوگوں کو کہاں ڈھونڈھیں سارے شہر میں گھومتے گھومتے میں تو بُری طرح تھک گیا ہوں" ——— صدیقی نے کرسی پر بیٹھتے ہی پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"اب ڈھونڈھنا تو پڑے گا۔ اور اس کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے سوائے مڑگشت کے" ——— خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر ان کی میز پر پہنچ گیا۔ خاور نے اُسے لائم جوس لانے کا آرڈر دیا اور ویٹر سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"ارے ——— میرا خیال ہے۔ یہ شخص وہی ہے" ——— اچانک نعمانی

کی دبی سی آواز سنائی دی۔ اور وہ دونوں نعمانی کی بات سنتے ہی چونک پڑے۔

"کون ——— کس کی بات کر رہے ہو" ——— ان دونوں نے بیک آواز ہو کر پوچھا۔

"وہ کاونٹر کے پاس والی میز پر موجود دو افراد بیٹھے ہیں ان میں سے وہ نیلی جیکٹ والا مجھے یاد ہے اس نے میرے سر پر ریوالور کا بٹ مارا تھا ——— بالکل یہی ہے۔ اب میں اسے پوری طرح پہچان گیا ہوں" نعمانی نے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"ہاں ——— مجھے بھی یاد آ رہا ہے۔ اوہ۔ یہ تو اتفاق ہی ہو گیا۔ ہم سارے شہر میں گھومتے رہے تو کوئی نظر نہیں آیا۔ اب جب تھک کر یہاں آ بیٹھے تو بات بن گئی" ——— صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے ویٹر نے لائم جوس کے گلاس ان کے سامنے رکھ دیئے۔

"ویٹر" ——— خاور نے اچانک اُسے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— حکم سر" ——— ویٹر نے مڑ کر مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں رہائشی کمرے بھی ہیں" ——— خاور نے پوچھا۔

"اوہ ——— نو سر۔ اس بلڈنگ کے اوپر صرف دفاتر ہیں رہائشی کمرے نہیں ہیں۔ صرف یہ ریسٹورنٹ ہے" ——— ویٹر نے کہا۔ اور خاور نے سر ہلا دیا۔ ویٹر واپس چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے۔ یہ یہاں نہیں رہتا۔ ٹھیک ہے۔ لائم جوس پی کر ہم باہر چلتے ہیں، پھر جیسے ہی یہ باہر آئے اس کا احتیاط سے تعاقب ہونا چاہیئے" ——— خاور نے کہا۔

"گڈ ——— تمہارا آئیڈیا بھی اچھا تھا۔ کہ کہیں یہ یہیں نہ رہتا ہو"
صدیقی نے کہا۔ اور پھر انہوں نے گلاس اٹھا کر مشروب کے گھونٹ
لینے شروع کر دیئے۔ وہ آدمی اپنے ساتھی کے ساتھ باتیں کرنے میں
مصروف تھا ——— ساتھ ہی دونوں ہی مشروب پینے میں بھی مصروف
تھے۔ ان کے باتیں کرنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی مسئلے پر باقاعدہ
بحث کر رہے ہوں۔ چونکہ ان کی میز کافی دور تھی۔ اس لئے ظاہر ہے
وہ ان دونوں کی باتیں نہ سن سکتے تھے ——— لیکن انہیں باتیں سننے کی
بھی ضرورت نہ تھی۔

"کیا خیال ہے۔ اسے اغوا کر کے رانا ہاؤس نہ لے جایا جائے۔
تاکہ اس سے سب کچھ اگلوا لیا جائے" ——— صدیقی نے کہا۔

"نہیں ——— ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ ان کا ٹھکانہ معلوم کر کے ان سے
لیبارٹری کے متعلق کوئی کلیو اگلوایا جائے۔ اور ہو سکتا ہے یہ آدمی اتنی
اہمیت نہ رکھتا ہو کہ اسے سب معلومات ہوں۔ ان کا اڈہ دیکھ کر ان پر
ریڈ کرتے ہیں ——— اور پھر جو ان کا انچارج ہو گا اس سے معلوم کریں
گے" ——— خاور نے کہا۔

"ہماری کاروں میں اسلحہ تو موجود ہے۔ ٹھیک ہے کام کو لمبا کرنے
کی بجائے مختصر ہی کرنا چاہیئے" ——— نعمانی نے کہا۔

اور پھر وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ خاور نے ایک نوٹ میز پر رکھے ایش
ٹرے کے نیچے دبایا۔ اور تینوں بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

"تھوڑی دیر بعد وہی نیلی جیکٹ والا اکیلا باہر آیا۔ دوسرا شاید اندر ہی رہ گیا
تھا۔ وہ پارکنگ میں موجود ایک سیاہ رنگ کی کار کی طرف بڑھ رہا تھا۔ چند

لموں بعد اس کی کار سڑک پر آ گئی۔ خاور۔ صدیقی اور نعمانی تینوں علیحدہ علیحدہ کاروں
میں تھے۔ اس لئے وہ بڑی آسانی سے اس کے تعاقب میں مصروف ہو گئے۔ کبھی
صدیقی اپنی کار ان سے آگے لے جاتا اور کبھی نعمانی آگے چلا جاتا اور صدیقی
پیچھے آ جاتا ——— اسی طرح خاور بھی کار کو آگے پیچھے کرتا ہوا تعاقب کر رہا تھا۔ اس
سے یہ فائدہ تھا کہ سیاہ کار میں موجود نیلی جیکٹ والا تعاقب کا اندازہ نہ
کر سکے۔

تھوڑی دیر بعد سیاہ کار شہر کی مضافاتی رہائشی کالونی ماڈل کالونی میں
داخل ہو گئی۔ چونکہ اس کالونی میں خاصے متمول لوگ رہائش پذیر تھے اس لئے
اس کی مین روڈ پر آنے جانے والی کاروں کی تعداد خاصی تھی ——— سیاہ رنگ
کی کار نیلے رنگ کی ایک بڑی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے رکی۔ اور وہ خاور
اور صدیقی جو اس کار سے آگے تھے اور آگے بڑھ گئے۔ جب کہ نعمانی نے
پیچھے ہی ایک سائیڈ پر کار روک لی ——— سیاہ رنگ کی کار پھاٹک کھلنے
پر اندر چلی گئی تو خاور اور صدیقی بھی اپنی کار موڑ کر واپس لے آئے۔ اور
پھر ان تینوں نے کاریں ایک سائیڈ پر بنے ہوئے پبلک پارک کی پارکنگ
میں روک دیں اور نیچے اتر آئے ——— ان تینوں کی نظریں اس نیلے رنگ
کی کوٹھی پر جمی ہوئی تھیں۔

"اب کیا خیال ہے" ——— خاور نے اپنے ساتھیوں سے پوچھا۔

"میرا خیال ہے۔ پہلے ہمیں اندرونی پوزیشن دیکھنی چاہیئے۔ ہو سکتا ہے
اندر کافی لوگ ہوں ایسی صورت میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں" ——— صدیقی
نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے میں اندر جاتا ہوں" ——— خاور نے سر ہلاتے

ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ تم دونوں یہیں رکو میں اندر جاتا ہوں۔ کیونکہ میں سب سے آخر میں بے ہوش ہوا تھا۔ اس لئے مجھے ان لوگوں کے چہرے کچھ یاد ہیں ہم نے پکڑنا تو ان کے چیف کو ہے ۔۔۔ اور اس لمبوترے چہرے والے چیف کی شکل مجھے یاد ہے" ۔۔۔ نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر وائرلیس ٹرانسمیٹر پر خطرے کی صورت میں کاشن دے دینا۔ ہم تیار رہیں گے" ۔۔۔ خاور اور صدیقی دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔ اور پھر وہ واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے ڈرائیونگ سیٹ اٹھائی اور نیچے موجود باکس میں سے اس نے ایک مشین پسٹل نکالا جس پر جدید انداز کا سائیلنسر بھی نصب تھا۔ پسٹل کو اندرونی جیب میں ڈال کر وہ مڑا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سڑک کراس کر کے اس نیلے رنگ کی کوٹھی کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کوٹھی کی دونوں سائیڈوں پر بھی کوٹھیاں تھیں ۔۔۔ اور اس کالونی کا نقشہ ایسا بنایا گیا تھا کہ ایک مکمل بلاک کی صورت میں کوٹھیاں تعمیر کی گئی تھیں۔ اس طرح نیلے رنگ کی کوٹھی کی پشت پر پچھلی کوٹھی کی پشت ملی ہوئی تھی۔ اس طرح اس کوٹھی میں سوائے پھاٹک کی طرف سے اور داخلے کا کوئی راستہ باقی نہ رہا تھا ۔۔۔ سائیڈ کی کوٹھیاں بھی آباد تھیں۔ اس لئے نعمانی براہ راست کوٹھی کے پھاٹک کی طرف بڑھتا گیا اس نے بڑے اطمینان سے پھاٹک پر رک کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھلی اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔ اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا۔

"میں بلڈنگ سروے آفیسر قسمت خان ہوں۔ اس بلڈنگ کا نقشہ پاس

ہوا ہے۔ میں نے اسے چیک کرنا ہے" ۔۔۔ نعمانی نے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا۔

"ہم نے تو یہ کوٹھی کرایہ پر لے رکھی ہے۔ آپ اصل مالک سے ملیں" نوجوان نے بغور نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو اس وقت بادامی رنگ کے سوٹ میں ملبوس تھا۔

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ ہم نے صرف موقعہ چیک کرنا ہے۔ صرف چند منٹ لگیں گے۔ میں معذرت خواہ ہوں۔ فرض کی ادائیگی بہرحال ضروری ہے" ۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"آپ کا کارڈ" ۔۔۔ نوجوان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ آپ کمال کر رہے ہیں۔ یہ ایکریمیا نہیں ہے پاکیشیا ہے۔ اور میں پولیس آفیسر تو نہیں ہوں کہ تلاشی لینے آیا ہوں۔ میں تو صرف اس کوٹھی کو صرف طائرانہ انداز میں اندر سے دیکھوں گا۔ اور اگر آپ کسی باقاعدہ اجازت نامے کی موجودگی چاہتے ہیں تو ایسا بھی ہو سکتا ہے میں کل وہ اجازت نامہ بھی لے آؤں گا ۔۔۔ لیکن اس طرح آپ کو ہی پریشانی ہو گی کیونکہ پھر کوٹھی میں موجود تمام سامان باہر نکالنا پڑے گا۔ اور ایک ایک دیوار کی ساخت۔ اس کی پیمائش۔ فرش کی ساخت۔ سب کچھ تفصیل سے چیک کرنا پڑے گا ۔۔۔ اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو ایسی پریشانی ہو۔ ہمارے ہاں تو بس رسمی کارروائی زیادہ کی جاتی ہے۔ میں صرف نظروں سے دیکھوں گا۔ اور واپس چلا جاؤں گا۔ پھر دفتر جا کر فارم پر کر کے جمع کر دوں گا اور مسئلہ ختم" ۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔ تشریف لائیے" ۔۔۔ نوجوان نے شاید

نعمانی کے بااعتماد لہجے کے ساتھ اُسے بالکل اکیلا دیکھ کر سوچا تھا کہ اکیلا آدمی ویسے بھی کیا کرے گا ۔

"شکریہ" ۔۔۔ نعمانی نے کہا ۔ اور پھر وہ نوجوان کے ساتھ ہی اس ذیلی کھڑکی سے گزر کر کوٹھی کے اندر داخل ہو گیا ۔ کوٹھی خاصی بڑی اور وسیع وعریض تھی ۔ سامنے بڑا پورچ تھا جس میں اس وقت تین کاریں موجود تھیں اور برآمدے میں تین افراد کھڑے ہوئے تھے ۔۔۔ وہ نعمانی کو دیکھ کر بُری طرح چونک پڑے ۔

"آیئے" ۔۔۔ نوجوان نے کھڑکی بند کرتے ہوئے کہا ۔

اور نعمانی سر ہلاتا ہوا اس کے ساتھ چلتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا ۔

"یہ کون صاحب ہیں انتھونی" ۔۔۔ برآمدے میں موجود ایک آدمی نے قدرے سخت لہجے میں کہا ۔

اور انتھونی نے نعمانی کی بتائی ہوئی تفصیل اُسے بتا دی ۔

"اوہ ۔۔۔ باس کی اجازت کے بغیر تم انہیں اندر کیوں لے آئے ہو" ۔۔۔ پوچھنے والے کا لہجہ بے حد کرخت ہو گیا ۔

"جناب ۔ میں آپ کے باس سے بات کر لیتا ہوں ۔ میں سرکاری فرائض کے سلسلہ میں آیا ہوں صرف چند منٹ کے لئے ۔ میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لوں گا" ۔۔۔ نعمانی نے بااعتماد لہجے میں کہا ۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کون ہے یہ" ۔۔۔ اچانک برآمدے کے درمیان بنی ہوئی گیلری میں سے آتے ہوئے نوجوان کی آواز سنائی دی ۔ اس کی نظریں بھی نعمانی پر جمی ہوئی تھیں ۔ اور اُسے دیکھتے ہی نعمانی سمجھ گیا کہ یہی باس

ہے ۔ اور انتھونی نے وہی تفصیل پھر دوہرا دی ۔

"نکالو اسے ۔۔۔ باہر جاؤ مالک کے پاس" ۔۔۔ آنے والے نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا ۔

"جناب ۔ میں صرف چند منٹ لوں گا ۔ یہ دیکھئے میرے پاس کارڈ ہے" ۔۔۔ نعمانی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا ۔ اور ساتھ ہی اس کا ہاتھ کوٹ کی اندرونی جیب کی طرف بڑھ گیا ۔

"میں کہتا ہوں تم فوراً ......" ۔۔۔ لمبوترے چہرے والے باس نے قدرے غصیلے لہجے میں کہنا چاہا ہی تھا کہ نعمانی کا ہاتھ یک لخت جیب سے باہر آیا ۔

اور دوسرے لمحے وہ سب ایک لمحے کے لئے حیرت سے بت بن گئے ۔ کیونکہ نعمانی کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ہوا مشین پسٹل موجود تھا ۔

"خبردار ۔۔۔ اگر کسی کے ہاتھ نے حرکت کی تو" ۔۔۔ نعمانی نے یک لخت چیختے ہوئے کہا ۔ اور تقریباً چار افراد کے ہاتھ جو تیزی سے حرکت میں آ رہے تھے یک لخت رک گئے ۔

"سوری ۔ مجھے یہ سب کچھ مجبوراً کرنا پڑا ہے ۔ ورنہ میری بھلا آپ سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے ۔ میں ایک سرکاری افسر ہوں ۔ صرف سروے کرنے آیا تھا اور اب بھی صرف سروے کر کے چلا جاؤں گا ۔۔۔ لیکن اگر آپ نے کوئی غلط حرکت کی تو پھر ہو سکتا ہے کہ میں گولی بھی چلا دوں ۔ میری یہاں آمد کی کوئی سرکاری رپورٹ موجود نہیں ہے اس لئے مجھ پر کوئی ہاتھ نہ ڈال سکے گا" ۔۔۔ نعمانی نے نرم لہجے میں کہا ۔

"یہ پستول واپس جیب میں ڈال لو ۔ ہم تمہارے ساتھ تعاون کرنے

کے لئے تیار نہیں"۔۔۔ باس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جب مجھے اعتماد ہو جائے گا کہ آپ میرے ساتھ کوئی غلط سلوک نہ کریں گے تو ایسا بھی کر لوں گا۔ آپ اندر موجود باقی افراد کو بھی باہر بلا لیں" نعمانی نے کہا۔ اس کا لہجہ خاصا نرم تھا۔ لیکن وہ بے حد چوکنا اور محتاط نظر آ رہا تھا۔

"اندر صرف ایک آدمی ہے ۔۔۔ فریڈی ۔۔۔ فریڈی باہر آجاؤ" باس نے اچانک چیختے ہوئے کہا۔

اور دوسرے لمحے گیلری میں وہی نیلی جیکٹ والا آتا دکھائی دیا۔

"یس باس" ۔۔۔ آنے والے نے قریب آتے ہوئے کہا۔ چونکہ نعمانی۔ باس اور اس کے ساتھیوں کی آڑ میں تھا اس لئے فریڈی اس کے ہاتھ میں موجود ریوالور نہ دیکھ سکا تھا۔

"خاموش کھڑے ہو جاؤ ۔۔۔ حرکت نہ کرنا ورنہ" ۔۔۔ نعمانی نے یک لخت تیز لہجے میں کہا۔

اور فریڈی کی آنکھیں نعمانی کے ہاتھ میں موجود ریوالور دیکھ کر پھیلتی گئیں

"اوہ باس ۔۔۔ یہ تو ہوٹل میں بھی موجود تھا" ۔۔۔ اچانک فریڈی نے چونکتے ہوئے کہا۔ وہ خاصا ذہین آدمی لگ رہا تھا۔

اور اسی لمحے نعمانی نے یک لخت ٹریگر پر دباؤ ڈال دیا۔

گولیاں بارش کی طرح بجلی کی سی تیزی سے یکے بعد دیگرے پسٹل سے نکلیں ۔۔۔ لیکن جدید ترین سائیلنسر کی وجہ سے صرف ٹھک ٹھک کی آوازیں نکلیں اور پلک جھپکنے میں اس باس کے علاوہ باقی سب افراد بری طرح چیختے ہوئے پشت کے بل زمین پر گرے۔ نعمانی کا نشانہ

واقعی انتہائی شاندار تھا۔ کیونکہ انتہائی تیزی سے ریوالور گھمانے کے باوجود گولیاں سب کے دلوں میں سوراخ کر گئی تھیں۔ اور انہیں پھڑکنے کا بھی موقع نہ ملا تھا ۔۔۔ باس چونکہ دائیں سائیڈ پر آخری آدمی تھا۔ اس لئے باس کی طرف ریوالور گھومنے سے پہلے نعمانی نے ٹریگر پر سے انگلی ہٹا لی تھی۔

"یہ ۔۔۔ یہ ۔۔۔ کیا ۔۔۔ کیا تم نے" ۔۔۔ باس کا چہرہ یک لخت بری طرح زرد پڑ گیا تھا۔

"کچھ نہیں ۔۔۔ میں نے اب بھی صرف سودے ہی کرنا ہے۔ یہ لوگ میرے لئے خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ البتہ تمہیں میں باہر نکال سکتا ہوں۔ زندہ سلامت۔ تاکہ میں اطمینان سے سودے کر سکوں ۔۔۔ شرط صرف یہی ہے کہ تم کوئی غلط حرکت نہ کرو گے" ۔۔۔ نعمانی کا لہجہ بے حد سرسری سا تھا۔ جیسے اتنے جیتے جاگتے افراد کو قتل کرنے کی بجائے اس نے چند مکھیاں ماردی ہوں۔

"گگ ۔۔۔ گگ ۔۔۔ کیا تم پاگل ہو۔ مجھے باہر نکال دو گے" باس نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔ وہ شاید ذہنی طور پر ماؤف سا ہو گیا تھا۔

"چلو پھاٹک کی طرف ۔۔۔ ابھی میں ثبوت دے دیتا ہوں" نعمانی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

اور باس نے شاید فوراً سوچا کہ اگر یہ پاگل واقعی ایسا کرنا چاہتا ہے تو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ چنانچہ وہ ایک جھٹکے سے آگے بڑھا ۔۔۔ اور پھر نعمانی کے قریب سے گزرتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ

گیا۔ نعمانی بھی اس کے ساتھ ہی مڑتا گیا۔ پسٹل بھی ظاہر ہے ساتھ ہی گھوما۔
"ارے ارے ـــــ آہستہ چلو۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے"۔
نعمانی نے کہا۔ اور تیزی سے آگے بڑھنے والا باس ٹھٹھک کر آہستہ ہو گیا۔

اور دوسرے لمحے نعمانی نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور کو اچھالا۔ اور اُسے نال سے پکڑ لیا۔ اور پھر باس کے پیچھے چل پڑا۔ باس کی پشت ہونے کی وجہ سے اُسے نعمانی کی اس حرکت کا پتہ ہی نہ چل سکا تھا۔ نعمانی نے لمبے لمبے قدم اٹھائے ـــــ اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بلند ہوا۔ اور پھر آگے چلتے ہوئے باس کی کھوپڑی پر پسٹل کا دستہ پوری قوت سے پڑا۔ اور باس چیختا ہوا منہ کے بل زمین پر گرا۔ نیچے گرتے وہ یکلخت اچھل کر دوبارہ کھڑا ہونا چاہتا تھا کہ نعمانی کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا ـــــ اور اٹھتے ہوئے باس کی کھوپڑی پر دوسری بھرپور ضرب لگی اور اس بار باس نیچے گرا تو دوبارہ نہ اٹھ سکا وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

نعمانی چند لمحے خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن پھاٹک کی طرف وہ الٹے قدموں جا رہا تھا ـــــ کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں باس اُسے چکر نہ دے رہا ہو۔ اور اچانک اس پر فائر کر دے۔ لیکن باس اُسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھول کر پہلے نعمانی ایک لمحے رکا رہا۔ وہ بغور باس کو دیکھ رہا تھا ـــــ اور پھر اس کی طرف سے اطمینان ہونے پر وہ کھڑکی سے باہر نکلا اور اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف ہاتھ ہلا کر انہیں پھاٹک کی طرف بلایا اور پھر تیزی سے واپس اندر آ گیا۔ باس ویسے ہی پڑا ہوا تھا۔

نعمانی نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہ واقعی بے ہوش ہے۔

چند لمحوں بعد ہی صدیقی اور خاور دونوں ہی کھڑکی سے اندر آ گئے۔
"اوہ تم نے تو شاید سب کو لمبا کر دیا ہے" ـــــ انہوں نے باس اور برآمدے کے قریب پڑے افراد کو دیکھتے ہوئے کہا۔
"مجبوری تھی ـــــ لیکن یہ باس صرف بے ہوش ہے"۔
نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور صدیقی اور خاور سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ پھر سب سے پہلے انہوں نے باس کو اٹھا کر عمارت کے اندر ایک کمرے میں پہنچایا۔

"مردہ افراد کو بھی گھسیٹ کر برآمدے میں رکھ دیا جائے تاکہ سائیڈ کوٹھیوں سے کوئی دیکھے تو جھگڑا نہ پڑ جائے" ـــــ خاور نے کہا۔ اور صدیقی اور نعمانی نے سر ہلا دیئے اور پھر ان تینوں نے مل کر سب لاشوں کو گھسیٹ کر برآمدے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد وہ تینوں اس کمرے میں جمع ہو گئے جہاں بے ہوش باس ایک صوفے پر پڑا ہوا تھا۔

"اسے باندھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے" ـــــ خاور نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ایک وارڈروب کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا جس کے نچلے خانے کے اوپر نائلون کی رسی کا ایک بنڈل پڑا ہوا اُسے نظر آ گیا ـــــ چنانچہ اس نے رسی کا بنڈل اٹھایا اور پھر باس کو اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور صدیقی کی مدد سے اس نے اسے اچھی طرح باندھ دیا۔

"میرا خیال ہے اس سے معلومات حاصل کرنے کے دوران یہاں کی تلاشی بھی لے لینی چاہیئے۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے" خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ میں اس سے بات کرتا ہوں تم دونوں تلاشی لینا شروع کر دو" ___ نعمانی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ایک ہاتھ باس کی ناک پر اور ایک ہاتھ اس کے منہ پر جما دیا۔ عمران نے انہیں بے ہوش آدمی کو ہوش میں لانے کا بڑا آسان طریقہ سمجھا دیا تھا اور اب وہ ہر جگہ یہی طریقہ استعمال کرتے تھے۔

چند لمحوں بعد ہی باس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی اور اس کی بند پلکیں آہستہ آہستہ تھرتھرانے لگیں۔ نعمانی نے ہاتھ ہٹا لئے۔ صدیقی اور خاور دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے ___ نعمانی نے ایک بار پھر جیب سے وہی مشین پسٹل نکال لیا تھا۔

"باس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ پہلے چند لمحے تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی۔ پھر آہستہ آہستہ ان میں شعور کی چمک ابھر آئی۔

"تت ___ تت ___ تم کون ہو" ___ باس نے سامنے کھڑے نعمانی کو دیکھتے ہی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"بتایا تو ہے۔ کتنی بار بتاؤں کہ میں سروے آفیسر ہوں اور میرا نام حشمت خان ہے" ___ نعمانی نے طنزیہ اور مضحکہ اڑانے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مم ___ لیکن یہ سب کیا ہے۔ تم نے میرے آدمی قتل کر دیئے۔

اور پھر مجھے بے ہوش کر دیا۔ اور اب یہاں باندھ رکھا ہے" ___ باس کے لہجے میں حیرت اور بے بسی دونوں ہی تاثرات تھے۔

"تم لوگ میرے ساتھ تعاون جو نہ کر رہے تھے۔ اب اگر تمہیں پوری طرح ہوش آ گیا ہے تو پھر میں اپنا کام شروع کر دوں۔ بس رسمی سی معلومات چاہئیں۔ سب سے پہلے تمہارا نام" ___ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام کولن ہے۔ اور میں ایک بزنس مین ہوں" ___ باس نے اس بار قدرے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بزنس مین ___ جب کہ کوٹھی کے مالک نے بتایا تھا کہ کرایہ داروں کا تعلق ترمذی کیمیکل فیکٹری اور ریڈیادر لیبارٹری سے ہے۔ جو آرگن پہاڑی کے پتھریلے ٹیلوں میں بنی ہوئی ہیں ___ اس نے ہمارے محکمے کو بتایا تھا کہ کرایہ دار وہاں ملازم ہیں" ___ نعمانی نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں کیمیکل کا بزنس کرتا ہوں" ___ کولن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ___ تو یہ بات ہے۔ تم وہاں ملازم تو نہیں ہو۔ اگر ہو تو بتا دو۔ اس میں تمہارا اور تمہارے مالک دونوں کا فائدہ ہے۔ کیونکہ کوٹھی کا کرایہ بہت کم ظاہر کیا گیا ہے ___ بزنس مین سے تو کرایہ زیادہ لینا چاہیئے۔ اور زیادہ کرایہ پر زیادہ ٹیکس لگ جاتا ہے" ___ نعمانی نے بڑے سرسری سے انداز میں کہا۔ وہ دراصل کولن کو بڑے نفسیاتی انداز میں ڈیل کر رہا تھا۔

"ملازم ہی سمجھ لو۔ تم میری جان چھوڑ دو۔ مجھے تم نے کس عذاب میں پھنسا رکھا ہے" ——— اس بار کولن نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یار اتنے گھبرا کیوں رہے ہو۔ بس چند سوالات اور اس کے بعد ہمارا سر درد ختم۔ لیکن مجھے تمہارا بیان کچھ مشکوک سا لگ رہا ہے ——— میرے خیال میں تمہارے باس ترمذی سے بات کر لی جائے" ——— نعمانی نے کہا۔

"سنو ——— تم جو کوئی بھی ہو۔ مجھ سے سیدھی طرح بات کرو۔ آخر تم کیا چاہتے ہو۔ اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم خواہ مخواہ الجھاؤ پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہو" ——— کولن کا لہجہ خاصا سخت تھا۔ شاید اب وہ ذہنی طور پر پوری طرح مستعد ہو چکا تھا۔

"یہ بات ہے تو پھر سیدھی بات سن لو۔ باس ترمذی کو تم پر اعتماد نہیں رہا۔ تمہاری کارکردگی بالکل صفر رہی ہے۔ جب کہ تمہاری ٹپ پر چند افراد ریڈیا در لیبارٹری میں گھسنے میں کامیاب ہو گئے تھے ——— گو باس نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن انہوں نے تمہارا نام بھی بتایا تھا۔ اس لئے باس نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اصل بات معلوم کروں" ——— نعمانی نے یک لخت غیر ملکی لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو۔ کون ہو تم۔ کیا تم ریڈیادر لیبارٹری سے آئے ہو" ——— کولن نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ——— میرا نام فرینک ہے۔ اور میں وہاں نمبر ٹو ہوں۔ اب بولو میری رپورٹ پر تمہاری موت زندگی کا انحصار ہے" ——— نعمانی نے کہا۔

"اوہ ——— لیکن مجھے تو خود ریڈیادر لیبارٹری کا علم نہیں۔ ظاہر ہے میں کسی کو کیا ٹپ دے سکتا ہوں" ——— کولن نے کہا۔

"تم پھر غلط بیانی سے کام لے رہے ہو۔ تمہارے پاس ریڈیادر لیبارٹری کا پورا نقشہ موجود ہے" ——— نعمانی نے اندھیرے میں تیر چلاتے ہوئے کہا۔

"نقشہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرے پاس تو اپنا نقشہ نہیں۔ مجھ سے پہلے والے باس کے پاس ہو تو مجھے معلوم نہیں۔ اور وہ اس قلعہ نما عمارت میں رہ جا چکا ہے" ——— کولن نے کہا۔

"دیکھو آخری بار کہہ رہا ہوں جھوٹ بولنا بند کر دو۔ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو تو میں ایسی رپورٹ باس کو دے دوں گا جس میں تم بچ جاؤ گے۔ ورنہ باس نے تو مجھے تمہیں گولی مار دینے کی بھی اجازت دے رکھی ہے ——— تم نے اپنے ساتھیوں کا حشر دیکھ لیا ہے" ——— نعمانی نے کہا۔

"کمال ہے ——— جب میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے لیبارٹری کے بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ تو پھر تم خواہ مخواہ زور دے رہے ہو" ——— کولن نے کہا۔

اُسی لمحے صدیقی اندر داخل ہوا۔

"نعمانی ——— بات بن گئی۔ یہاں ایک فائل موجود ہے۔ جس میں لیبارٹری کے نقشے کی ایک نقل موجود ہے۔ لیکن یہ نقشہ وہ ہے جو تعمیر سے پہلے تیار کیا گیا ہے" ——— صدیقی نے اندر آتے ہی پر جوش لہجے میں کہا۔ اور

ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ نعمانی کی طرف بڑھا دیا۔ نعمانی چند لمحے اُسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر بھی کامیابی کے آثار جھلک اٹھے۔

"گڈ ــــ یہ تو بہت بڑی کامیابی ہے۔ اس میں خفیہ راستوں کی نشانہ موجود ہے۔ یہ کہاں سے ملا" ــــ نعمانی نے کہا۔

"یہ ایک میز کی انتہائی خفیہ دراز میں موجود تھا۔ بس اتفاق سے اس خفیہ دراز کا پتہ چل گیا۔ ورنہ جس انداز میں وہ خفیہ دراز بنائی گئی تھی ہم لاکھ پٹخنے تب بھی اس کا پتہ نہ چلتا" ــــ صدیقی نے کہا۔

"ہوں ــــ تو پھر واقعی اس کولن کو اس کا علم نہ ہو گا۔ اس کا پہلے والا باس مارا جا چکا ہے۔ اور یہ شاید نیا باس بنا ہے" ــــ نعمانی نے کہا۔

"تم لوگ دراصل ہو کون لوگ ــــ کبھی تم مقامی بن جاتے ہو کبھی غیر ملکی۔ آخر یہ چکر کیا ہے" ــــ کولن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم وہی ہیں کولن ــــ جنہیں تم نے اس قلعہ نما عمارت سے اغوا کر کے لیبارٹری بھجوا دیا تھا" ــــ نعمانی نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا ٹریگر دبا دیا۔ گولیوں کے چلنے کی ٹھک ٹھک کے ساتھ ہی کرسی پر بندھے ہوئے کولن کے حلق سے بے اختیار ایک زوردار چیخ نکلی ــــ اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اکڑتا گیا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے ایک لمحے میں اس کے جسم میں بے شمار سوراخ بنا دیئے تھے جن میں سے خون فوارے کی طرح ابلنے لگا تھا۔

اُسی لمحے خاور بھی تیزی سے کمرے میں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

"میں چیخ سن کر آیا تھا" ــــ خاور نے اندر کی پوزیشن دیکھ کر ریوالور واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ہمیں لیبارٹری کا نقشہ مل گیا ہے۔ اور یہ نیا باس تھا اس لئے لیبارٹری کے متعلق کچھ نہیں جانتا تھا۔ اس لئے اب اس کی ضرورت ختم ہو چکی تھی۔ آؤ اب یہاں سے نکل چلیں ــــ ہو سکتا ہے ان کے کچھ ساتھی باہر ہوں اور وہ اچانک آ جائیں" ــــ صدیقی نے کہا۔ اور پھر وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے پھاٹک کی طرف بڑھتے گئے۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں اس کالونی کی حدود سے باہر نکل کر شہر میں داخل ہو رہی تھیں۔ سب سے آگے صدیقی کی کار تھی۔ اچانک صدیقی کی کار کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔ اور اس میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

صدیقی نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو صدیقی ــــ میں خاور بول رہا ہوں۔ میں نے ٹرانسمیٹر پر مس جولیا سے بات کرنے کی کوشش کی تاکہ اُسے اطلاع دے دوں لیکن کوئی جواب نہیں آ رہا۔ اس لئے میرا خیال ہے اس کے فلیٹ پر چلے چلیں۔ شاید وہ ہمارے لئے وہاں کوئی پیغام چھوڑ گئی ہو اوور" ــــ خاور کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے اوور" ــــ صدیقی نے کہا اور دوسری طرف سے خاور کی اوور اینڈ آل کی آواز سنتے ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اور پھر اگلے چوک سے اس نے کار کا رخ جولیا کے فلیٹ والی سڑک کی طرف موڑ دیا۔

"فرینکلن ـــــ تم نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے کہ مال لیبارٹری میں درست حالت میں جا رہا ہے" ـــــ کمرے میں داخل ہوتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ـــــ میں نے اچھی طرح چیکنگ کر لی ہے" ـــــ کمرے میں داخل ہونے والے لمبے تڑنگے نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیبارٹری پوائنٹ تک مال کے ساتھ کون جا رہا ہے" ـــــ میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے نوجوان نے دوسرا سوال کیا۔

"باس ـــــ یہی بات میں کرنے آیا تھا۔ راجر کے گردے میں اچانک شدید درد اٹھا ہے۔ اور اس کی پوزیشن ایسی ہے کہ وہ مال کے ساتھ نہیں جا سکتا۔ اس لئے اگر اجازت ہو تو میں خود مال کے ساتھ چلا جاؤں" فرینکلن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن پہلے تو اُسے ایسی شکایت کبھی نہیں ہوئی۔ کہاں ہے وہ" باس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"انسان کی طبیعت خراب ہوتے دیر تو نہیں لگتی۔ وہ اپنے کمرے میں ہے۔ سیڈم اس کی دیکھ بھال کر رہا ہے" ـــــ فرینکلن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم ساتھ چلے جاؤ۔ اور سنو۔ انتہائی محتاط رہنا۔ چیف باس معمولی سی کوتاہی بھی برداشت نہیں کرتا۔ آج کل ویسے بھی وہ بے حد کڑی ہو رہا ہے" ـــــ باس نے کہا۔

"میں محتاط رہوں گا باس" ـــــ فرینکلن نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ فرینکلن باہر جاتا اچانک باس کے سامنے رکھے ہوئے ایک مخصوص ساخت کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں نکلنے لگیں۔ باس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ ترمذی کالنگ اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی دوسری طرف سے ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس باس ـــــ مارٹی اٹنڈنگ اوور" ـــــ باس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مارٹی ـــــ تم نے آرگن پہاڑی کے ٹیلوں پر چیکنگ ختم کرا دی ہے اوور" ـــــ ترمذی کے لہجے میں بے پناہ غصہ تھا۔

"یس باس ـــــ آپ نے خود ہی تو آرڈر دیا تھا کہ وہاں سے سب آدمی ہٹا لئے جائیں تاکہ اگر دارالحکومت سے کوئی پارٹی آئے تو وہ مشکوک نہ ہو اوور" ـــــ مارٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ ہاں ـــــ مجھے یاد آگیا۔ لیکن معاملہ خراب ہوگیا ہے۔ پہلے دو افراد اچانک ریڈ پاور لیبارٹری کے پوائنٹ ون میں داخل ہونے میں کامیاب ہوگئے۔ لیکن وہاں موجود سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں کور کرلیا۔ اور انہیں بلیک ہول میں پہنچا دیا ـــــ میں انتہائی اہم کام میں مصروف ہوں۔ اس لئے میں فوری طور پر بلیک ہول میں نہ جاسکا کہ پھر مجھے کمپیوٹر نے اطلاع دی کہ ایک عورت اور ایک مرد اچانک ریڈ پاور لیبارٹری کے پوائنٹ سکس میں داخل ہوگئے ـــــ سیکورٹی کمپیوٹر نے انہیں بھی کور کرلیا اور انہیں بھی ہدایات کے مطابق بلیک ہول میں پہنچا دیا۔ اور ابھی میں کام سے فارغ نہیں ہوا تھا کہ مین کمپیوٹر نے ایک اور اطلاع دی کہ تین افراد پوائنٹ تھری میں داخل ہوئے ـــــ انہوں نے سیکورٹی کمپیوٹر کو ناکارہ کردیا۔ اور زیرو پوائنٹ تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن مین کمپیوٹر نے انہیں بے ہوش کرکے بلیک ہول میں پہنچا دیا ہے ـــــ اس طرح ایک عورت اور چھ مرد اندر داخل ہوچکے ہیں۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی کہ آخر اچانک یہ سب کچھ کیسے ہوگیا۔ اتنے سارے لوگ اتنی خفیہ لیبارٹری کے مختلف دروازوں کو ڈھونڈھنے اور ان میں داخل ہونے میں کیسے کامیاب ہوئے اوور" ـــــ ترمذی کا لہجہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"باس ـــــ ویسے یہ انتہائی حیرت انگیز بات ہے۔ میری تو خود سمجھ میں نہیں آرہی۔ مجھے خود ان سپاٹس کا علم نہیں۔ اور شہر میں موجود ریڈ ون گروپ بھی اس سے لاعلم ہے۔ اس کے باوجود بھی یہ لوگ اس طرح اندر داخل ہوگئے اوور" ـــــ مارٹی نے بُری طرح بوکھلائے ہوئے

لہجے میں کہا۔

"ہاں ـــــ وہ شہر کا گروپ کیا کر رہا ہے۔ تم ایسا کرو۔ ریڈ سٹار کو کال کرکے اُسے ہوشیار کردو۔ اور تم خود ٹیلوں میں دوبارہ نگرانی شروع کرا دو۔ اور اس بار جو بھی مشکوک آدمی نظر آئے اُسے ہلاک کرکے لاشیں تہہ خانوں میں ڈال دینا ـــــ اب لیبارٹری بالکل آخری مرحلوں میں ہے۔ اور میں اس مرحلے پر کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ بس زیادہ سے زیادہ دس بارہ گھنٹوں کا کام باقی رہ گیا ہے۔ اس کے بعد ریڈ پاور تیار ہو جائے گی ـــــ اور پھر میں اس شہر کو جلا کر راکھ کردوں گا۔ ان دس بارہ گھنٹوں میں تم نے انتہائی محتاط رہنا ہے" ـــــ ترمذی نے احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"باس ـــــ ان لوگوں سے بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ آخر کس طرح لیبارٹری کے متعلق معلومات حاصل کرسکے ہیں اوور" ـــــ مارٹی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں معلوم تو ہوسکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے وقت چاہیئے اور میرے پاس وقت نہیں ہے۔ پہلے ہی میں نے چار روز کا کام دن رات لگا کر ایک روز میں مکمل کرایا ہے ـــــ اور اب اس مرحلے پر ایک لمحے کی بھی فرصت نہیں ہے۔ اس لئے فی الحال تو وہ بلیک ہول میں پڑے رہیں وہاں سے ان کا نکلنا ناممکن ہے۔ جب ریڈ پاور تیار ہوجائے گی تو پھر اگر میں نے ضروری سمجھا تو پوچھ لوں گا ـــــ لیکن اب مزید کوئی ڈسٹربنس نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اب میں نے تمہیں احکامات دے دیئے ہیں اب اگر کوئی آدمی اندر داخل ہوا تو اسے تمہاری کوتاہی سمجھی جائے گی۔ اوور اینڈ آل"

تنغری نے انتہائی کرخت لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اور چونکہ رابطہ ختم ہو چکا تھا۔ اس لئے مارٹی نے بھی ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ کیسے ممکن ہے باس کہ اتنے سارے افراد یک لخت خفیہ پوائنٹس میں داخل ہو جائیں" ---- میز کے سامنے کھڑے فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

لیکن مارٹی نے اُسے کوئی جواب دینے کی بجائے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر باہر ٹیلوں پر نگرانی کے لئے آدمی بھیجنے کی ہدایات دینی شروع کر دیں۔

"ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے فرینکلن" ---- مارٹی نے بات ختم کر کے انٹرکام کا رسیور واپس رکھتے ہوئے مارٹی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"باس ---- میں کہہ رہا تھا کہ اتنے سارے افراد اندر کیسے داخل ہو گئے" ---- فرینکلن نے اپنی بات دوہراتے ہوئے کہا۔

"سمجھ میں نہیں آتا۔ چیف باس نے ریڈ پاور کی لیبارٹری کو اتنا خفیہ رکھا ہے کہ جب لیبارٹری تیار ہوئی تو اس وقت یہاں ہر شخص کو سوائے وکٹر کے فوراً واپس بھیج کر ہم سب کو یہاں بلوایا ---- اس لئے ہم میں سے کسی کو بھی اس لیبارٹری کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہیں کہ اس کا اندرونی نقشہ کیا ہے اور اس کے خفیہ دروازے کہاں کہاں ہیں۔ ہم بھی صرف لیبارٹری پوائنٹ تک کیمیکل سپلائی کرنے جاتے ہیں اور باس وکٹر پہلے ہی مارا جا چکا ہے" ---- مارٹی نے کہا۔

"باس ---- یہ بلیک ہول کیا ہے۔ چیف باس اس قدر اہم ترین موقع پر ایسے خطرناک افراد کو بلیک ہول میں ڈال کر بھی مطمئن ہیں۔ اس کا

مطلب ہے کوئی خاص جگہ ہی ہو گی" ---- فرینکلن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"زیادہ تفصیل کا تو مجھے علم نہیں۔ البتہ باس وکٹر نے ایک بار بتایا تھا کہ چیف باس نے لیبارٹری کے اندر ایک کنواں سا بنوایا ہے سٹیل کی انتہائی مضبوط چادروں کا ---- اس کی چھت بھی سٹیل کی ہے۔ اور اُسے کھولنے کا بھی کوئی خاص طریقہ ہے۔ اُسے چیف باس بلیک ہول کہتا ہے۔ باقی تفصیلات کا تو علم نہیں۔ بہر حال تم جاؤ وقت کم ہے اور مال نے آگے کام بھی آنا ہے" ---- مارٹی نے کہا۔

اور فرینکلن سر ہلاتا ہوا سلام کر کے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

دروازے سے باہر آ کر فرینکلن تیز تیز قدم اٹھاتا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سائیڈ بورڈ پر لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا ---- چند لمحوں بعد اس کی حرکت رکی تو فرینکلن نے دروازہ کھولا اور باہر آ گیا۔ اب وہ ایک چوڑی سرنگ میں موجود تھا۔ سرنگ کے دہانے پر ایک ٹرالر نما گاڑی کھڑی تھی جس کے پیچھے نیلے رنگ کا کسی مخصوص دھات کا ایک بڑا سا ڈرم رکھا ہوا تھا جسے مخصوص ہکوں سے جکڑا گیا تھا ---- ٹرالر کے ساتھ ایک نوجوان سفید رنگ کا گون پہنے کھڑا ہوا تھا۔

"آپ جائیں گے ساتھ" ---- نوجوان نے فرینکلن کو دیکھتے ہی پوچھا۔

"ہاں باس مارٹی نے اجازت دے دی ہے" ---- فرینکلن نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آیئے میں آپ کو اس کی ڈسپوزل کے بارے میں سمجھا دوں کیونکہ آپ پہلی بار جا رہے ہیں۔ یہ انتہائی خطرناک کیمیکل ہے معمولی سی غلطی سے بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے" ——— نوجوان نے کہا۔ اور پھر وہ سرنگ کی سائیڈ میں بنے ہوئے ایک خلا نما کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ فرینکلن اس کے پیچھے گیا۔ خلا کے اندر ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی سی مشین ایک میز پر پڑی تھی ——— اس کے ساتھ ربڑ کی طرح لچکدار دو پائپ منسلک تھے۔

"یہ نیلے رنگ والا پائپ آپ نے ڈرم کے اوپر والی جگہ میں فٹ کرنا ہے اور یہ سرخ رنگ کا پائپ آپ نے لیبارٹری پوائنٹ میں موجود مشین کے ساتھ منسلک کر دینا ہے ——— اس کے بعد آپ بیک وقت ان دو بٹنوں کو دبائیں گے تو مشین چل پڑے گی اور کیمیکل اس ڈرم سے لیبارٹری میں منتقل ہو جائے گا۔ آپ نے ان دو ڈائلوں پر نظر رکھنی ہے ——— ان میں سے ایک پریشر بتاتا ہے اور دوسرا مقدار۔ اگر پریشر والے ڈائل کی سوئی اس سرخ نشان تک پہنچنے لگے تو آپ نے مشین آف کر دینی ہے۔ جب سوئی واپس زیرو پر چلی جائے تو پھر دوبارہ مشین آن کر دیں ——— بہرحال سوئی اس سرخ نشان تک نہ پہنچے ورنہ ڈرم پھٹ جائے گا۔ پھر ہر طرف خوفناک تباہی پھیل جائے گی۔ اور مقدار والی سوئی جب واپس زیرو پر آ جائے تو مشین آف کر کے آپ نے لیبارٹری کے ساتھ منسلک پائپ اتار لینا ہے اور واپس آ جانا ہے" ——— نوجوان نے پوری تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ اب یہ بتاؤ کہ وہاں کوئی آدمی بھی

جود ہوگا یا سارا کام مجھے خود ہی کرنا ہوگا" ——— فرینکلن نے کہا۔

"وہاں ایک آدمی موجود ہوگا۔ اس کا نام رابرٹ ہے۔ وصولی کی نگرانی وہی کرتا ہے۔ آپ اس سے بھی امداد لے سکتے ہیں" ——— نوجوان نے جواب دیا۔

"اوکے ٹھیک ہے" ——— فرینکلن نے کہا اور پھر نوجوان نے مشین اٹھا کر باہر ایونگ سیٹ کے ساتھ ٹرالر کے فرش پر موجود ایک باکس نما ڈبے میں رکھ ی اور فرینکلن ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا نوجوان اسے سلام کر کے واپس لفٹ لی طرف بڑھ گیا۔ فرینکلن چند لمحے بیٹھا رہا اور پھر جب اسے یقین ہو گیا کہ لفٹ اوپر چلی گئی ہے تو وہ اچھل کر ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اترا اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ مشین اٹھا کر لائی گئی تھی۔ اس نے جلدی سے اس میز کو جس پر مشین موجود تھی کھینچ کر دیوار سے ہٹایا اور اس کی پچھلی طرف فرش پر پڑا ہوا ایک بیگ اٹھا کر میز کو دوبارہ دیوار سے لگا کر وہ واپس ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا ——— اس نے بیگ کو سیٹ کے نیچے چھپا کر رکھ دیا اور اس کے بعد ٹرالر کا انجن سٹارٹ کیا اور اسے تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔ سرنگ خاصی دور تک چلی گئی تھی۔ ٹرالر کی بتیاں روشن تھیں جن کی وجہ سے سرنگ میں خاصی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے سرنگ کا دوسرا اختتامی سرا نظر آنے لگا۔ فرینکلن نے ٹرالر کی رفتار آہستہ کر دی ——— اور اس دیوار کے قریب لے جا کر ٹرالر روک دیا۔ سامنے ایک ٹھوس دیوار تھی۔ فرینکلن نے ابھی انجن بند ہی کیا تھا کہ دیوار درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں میں غائب ہو گئی ——— اب دوسری طرف ایک اور دیوار تھی جس کی سائیڈ پر ایک دروازہ بھی تھا۔ دوسری دیوار کے درمیان میں پائپ منسلک کرنے

والا سوراخ نظر آ رہا تھا۔ فرینکلن جیسے ہی ٹرالر سے نیچے اترا۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"فرینکلن تم"۔۔۔ نوجوان نے حیرت بھری نظروں سے فرینکلن کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں آرتھر۔۔۔ راجر کو تکلیف ہو گئی تو باس مارٹی نے مجھے سپلائی کے لئے بھیجا ہے"۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا۔۔۔ آج آخری سپلائی تھی۔ اور راجر نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ مجھے سگریٹ کا بڑا کارٹن لا کر دے گا۔ یہاں لیبارٹری سے تو ہم میں سے کوئی باہر نہیں جا سکتا۔ اور اس سپلائی کے بعد تو جب تک ریڈیاور تیار نہیں ہو جاتی ہم باہر ہی نہیں نکل سکتے"۔۔۔ آرتھر نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔۔۔ اس کی فکر نہ کرو۔ سپلائی کا کام مکمل کر دیں تمہارا سگریٹ کا کارٹن میرے بیگ میں موجود ہے۔ راجر نے مجھے دے دیا تھا وہ میں تمہیں دے دوں گا"۔۔۔ فرینکلن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور آرتھر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"لاؤ مشین۔ جلدی کرو"۔۔۔ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور فرینکلن نے ٹرالر کے باکس سے مشین نکال کر اس دیوار کے ساتھ رکھ دی۔

"میں تو پہلی بار آیا ہوں۔ اس لئے کہیں مجھ سے غلطی نہ ہو جائے۔ اس کی فٹنگ تم خود ہی کر دو"۔۔۔ فرینکلن نے مشین دیوار کے ساتھ رکھتے ہوئے آرتھر سے کہا۔

"اوہ۔۔۔ کوئی بات نہیں۔ آسان سا مسئلہ ہے۔ میں خود کر لیتا ہوں" تھر نے کہا۔ اور مشین کے ساتھ منسلک سرخ رنگ کا پائپ اٹھا کر ن کا سرا اس نے دیوار میں نظر آنے والے سوراخ میں فٹ کر دیا اور ر نیلے رنگ والا بڑا پائپ اس نے لے جا کر ٹرالر کے پیچھے موجود م کی چھت پہ بنے ہوئے مخصوص پوائنٹ میں فٹ کر دیا۔

"او۔کے۔۔۔ اب مشین آن کرو"۔۔۔ آرتھر نے وہیں ٹرالر سے کہا۔

اور فرینکلن نے مشین پہ لگے ہوئے دونوں بٹن بیک وقت دبا دیئے۔ شین ہلکی سی گونج کے ساتھ کام کرنے لگی۔

"بس پریشر کا خیال رکھنا"۔۔۔ آرتھر نے ٹرالر سے اتر کر قریب تے ہوئے کہا۔

"میں دیکھ رہا ہوں۔ لیکن یہ کیمیکل تو بہت آہستگی سے جا رہا ہے۔ اس طرح تو کافی دیر لگ جائے گی"۔۔۔ فرینکلن نے کہا۔

"یہ انتہائی قیمتی اور خطرناک کیمیکل ہے۔ ریڈیاور کی اصل بنیاد یہی کیمیکل ہے۔ اسی لئے تو یہ تازہ بنا کر تازہ سپلائی ہوتا رہتا ہے۔ کم از کم آدھا گھنٹہ تو لگ ہی جائے گا۔۔۔ اور اگر پریشر زیادہ ہو گیا تو پھر زیادہ دیر ی لگ سکتی ہے"۔۔۔ آرتھر نے کہا۔

"یہ بتاؤ آرتھر۔ تمہارا کام صرف یہی وصول کرنا ہے یا اندر بھی کام کرتے و"۔۔۔ فرینکلن نے بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ایک سائنسدان فارغ رہ سکتا ہے جناب وہاں میری بڑی اہمیت ہے تبھی تو مجھے اس کیمیکل کی وصولی کی نگرانی کرنے کے لئے

آنا پڑتا ہے" ـــ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی میں باس مارٹی کے دفتر میں موجود تھا تو چیف باس کی کال آئی تھی وہ بتا رہے تھے کہ کچھ اجنبی لوگ اچانک لیبارٹری میں گھس آئے تھے ـــ اور انہیں بلیک ہول میں رکھا گیا ہے۔ یہ بلیک ہول کیا بلا ہے" ـــ فرینکلن نے کہا۔

"یہ ایک فولادی کنواں ہے۔ یہ دروازہ دیکھ رہے ہو یہاں سے ایک راہداری سیدھی مین پاور لیبارٹری میں جاتی ہے۔ لیکن مین پاور لیبارٹری کا دروازہ کمپیوٹر کنٹرول ہے ـــ اس سے آگے کوئی اجنبی نہیں جاتا۔ یہ بلیک ہول البتہ راستے میں ہی آتا ہے۔ اس کا ڈھکن البتہ کمپیوٹر کنٹرول ہے۔ صرف چیف باس کے حکم سے ہی کمپیوٹر اس کا ڈھکن کھول سکتا ہے ـــ وہ اجنبی لوگ اس کے اندر بند ہیں۔ ہمیں بھی جب ان کی آمد کی اطلاع ملی تو ہم سب بھی بے حد حیران ہوئے تھے کہ آخر وہ کون لوگ ہیں اور کیسے اندر آ گئے" ـــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ وہاں سے نکل تو نہیں جائیں گے۔ کیونکہ چیف باس بتا رہے تھے کہ ابھی وہ فارغ نہیں ہیں کہ ان کا خاتمہ کر سکیں" ـــ فرینکلن نے پوچھا۔

"ارے نہیں ـــ اول تو وہ بے ہوش ہیں۔ پھر بلیک ہول کا ڈھکن سوائے چیف باس کے کوئی نہیں کھول سکتا۔ اس لئے وہ وہاں مر تو سکتے ہیں زندہ اپنی مرضی سے نکل نہیں سکتے۔ چیف باس اس وقت بے حد مصروف ہے۔ ریڈ پاور کی تیاری کے آخری مراحل ہیں" ـــ آرتھر

نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"بعض اوقات کمپیوٹر خراب بھی ہو سکتا ہے تو اس بلیک ہول کو دستی ہٹ کرنے کے لئے بھی تو کوئی نہ کوئی گنجائش رکھی گئی ہوگی" فرینکلن نے کہا۔

"ہاں ہے تو سہی۔ ایمرجنسی کی صورت میں اس کمرے میں جس کے ن میں بلیک ہول کی چھت ہے دروازے کے ساتھ ایک بورڈ موجود ہے ـــ جس میں ایمرجنسی بٹن لگا ہوا ہے۔ اس بٹن کو دبا دیا جائے تو کمپیوٹر کنٹرول ختم ہو جاتا ہے اور پھر بورڈ کے نیچے لگا ہوا ایک چکر گھما دیا جائے تو بلیک ہول کا دروازہ کھل سکتا ہے" ـــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اچھا چھوڑو ہوگا ـــ یہ بتاؤ یہاں سے جلتے ہی تم اپنے کام میں لگ جاؤ گے تو پھر سگریٹ کیسے پیو گے" ـــ فرینکلن نے کہا۔

"ابھی میری دو گھنٹے کی چھٹی ہے۔ دو گھنٹے بعد میری ڈیوٹی دوبارہ شروع ہوگی۔ اس دوران میں اطمینان سے سگریٹ پی لوں گا" آرتھر نے کہا۔

"اچھا پھر ٹھیک ہے۔ پھر تو تمہارا کوئی کمرہ علیحدہ ہوگا" ـــ فرینکلن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ اس راہداری میں کمرے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں چھ نمبر کمرہ میرا ہے" ـــ آرتھر نے کہا۔

"تم کہہ رہے ہو کہ تمہاری لیبارٹری میں بڑی اہمیت ہے۔ وہاں تمہارا کام کیا ہے" ـــ فرینکلن نے پوچھا۔

"یار ـــ کیا بات ہے۔ تم تو میرا مکمل انٹرویو کرنے پر تلے ہوئے ہو۔ خیریت ہے" ـــ آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے بس وقت گزار رہا ہوں۔ آخر خاموش بھی تو نہیں کھڑا رہا جا سکتا" فرینکلن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور آرتھر بھی سر ہلاتے ہوئے ہنس پڑا۔

"ہاں یہ بھی ٹھیک ہے۔ اب تم تو اپنے آدمی ہو۔ تم سے کیا چھپانا۔ چیف باس خود تو سائنسدان نہیں ہے۔ وہ تو بس نگرانی کرتا ہے۔ اصل کام تو ہم لوگ ہی کرتے ہیں ـــ باس کے دفتر سے ملحقہ لیبارٹری ہال میں ایک بڑی مشین نصب ہے۔ میں اُسے آپریٹ کرتا ہوں۔ اس مشین کا کام اس کیمیکل کو ایک ایسی مشین تک منتقل کرنا ہے۔ کہ جو مشین اس کیمیکل کو ریڈیا ورانرجی میں تبدیل کرتی رہتی ہے ـــ جب انرجی مکمل ہو جائے گی تو پھر چیف باس اُسے جس طرح چاہے استعمال کر سکتا ہے۔ لیکن یہ انرجی مکمل طور پر تیار ہونے کے بعد زیادہ سے زیادہ چار گھنٹوں کے اندر آپریٹ کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد وہ ضائع ہو جاتی ہے ـــ اور پھر نئی انرجی تیار کرنی پڑتی ہے۔ چونکہ اس سپلائی کے بعد اس مشین تک اس کیمیکل کے پہنچنے میں دو گھنٹے لگ جائیں گے اس لئے میری دو گھنٹے چھٹی ہو گئی ہے" ـــ آرتھر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں کام ختم ہونے والا ہے۔ مقدار والی سوئی اب زیرو کے قریب پہنچ چکی ہے۔ میں تمہارے سگریٹ لے ہی آؤں" فرینکلن نے کہا۔

"ہاں ـــ بس سپلائی مکمل ہونے ہی والی ہے" ـــ آرتھر نے کہا

"تم خیال رکھو۔ میں بیگ لے آؤں" ـــ فرینکلن نے کہا۔ اور واپس لر کی طرف مڑ گیا۔

ٹرالمر کی ڈرائیونگ سیٹ کی سائیڈ سے وہی بیگ نکالا اور اُسے اٹھا کر لیس آیا تو اُسی لمحے آرتھر نے مشین آف کی اور پھر پائپ دیوار سے علیحدہ نے میں مصروف ہو گیا ـــ فرینکلن نے جلدی سے بیگ کھولا اور سرے لمحے جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ تھر اس وقت پائپ علیحدہ کرنے میں مصروف تھا اس لئے اس کی رینکلن کی طرف پشت تھی ـــ فرینکلن کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے لہرایا۔ ور دوسرے لمحے نال سے پکڑے ہوئے ریوالور کا بھاری دستہ پوری قوت سے پائپ علیحدہ کر کے مڑتے ہوئے آرتھر کی کھوپڑی پر پڑا۔ آرتھر کے ق سے چیخ نکلی اور وہ دھڑام سے مشین کی سائیڈ میں فرش پر گرا۔ اور رینکلن نے جھک کر ایک اور ضرب اس کی کھوپڑی پر لگا دی اور آرتھر کی نکھیں بند ہو گئیں اور اس کا جسم سیدھا ہوتا گیا۔

"یہ سگریٹ تمہیں زیادہ لطف دے رہا ہو گا آرتھر" ـــ فرینکلن نے بدکلامی کے انداز میں کہا۔ اور پھر اس نے ریوالور واپس بیگ میں رکھا اور یگ کو کاندھے سے لٹکا کر وہ جھکا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے آرتھر کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جو دیوار کی سائیڈ میں بنا ہوا تھا۔

ترمذی اپنے مخصوص کمرے میں بیٹھا سامنے رکھی ایک بڑی مشین میں روشن سکرین پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ سکرین پر نظر آنے والے بڑے ہال نما کمرے میں بے شمار مشینیں کام کر رہی تھیں ـــــ جن کے سامنے انسانوں کی بجائے روبوٹ کھڑے ان مشینوں کو آپریٹ کر رہے تھے۔ سکرین کے ایک کونے میں بار بار مختلف نمبر ابھرتے اور غائب ہو جاتے۔ اس طرح ترمذی کو پتہ چلتا جا رہا تھا کہ ریڈ پاور کی تیاری میں کتنا کام مکمل ہو گیا ہے اور کتنا باقی ہے ـــــ کہ اچانک مشین کی سائیڈ پر ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ ترمذی نے چونک کر بلب کو دیکھا اور پھر تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو دبا دیا۔

"ہیلو ـــ کمپیوٹر کال چیف باس اوور" ـــــ بٹن دبتے ہی ایک غیر انسانی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ چیف باس اٹنڈنگ اوور" ـــــ ترمذی نے جواب دیا۔

"چیف باس ـــ بلیک ہول سے ایمرجنسی کال آئی ہے اوور"
لمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ـــ کیسی ایمرجنسی اوور" ـــــ ترمذی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"وہاں ایمرجنسی بٹن آن کیا گیا ہے اوور" ـــــ کمپیوٹر نے جواب دیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ کس نے آن کیا ہے۔ اور کیوں آن کیا ہے اوور" زمذی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"بلیک ہول میری آئی رینج سے باہر ہے۔ اس لئے میں یہ نہیں بتا سکتا کہ کس نے آن کیا ہے اور کیوں۔ بہرحال آن ہوا ہے اور میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں اوور اینڈ آل" ـــــ کمپیوٹر کی آواز سنائی دی اور س کے ساتھ ہی بلب جلنا بجھنا بند ہو گیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کہیں کمپیوٹر میں خرابی تو نہیں ہو گئی" ـــــ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر جلدی سے مشین کے نچلے حصے میں موجود مختلف رنگوں کے بٹن دبانے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ کمپیوٹر چیکنگ سیکشن اٹنڈنگ اوور" ـــــ ایک گھبرائی ہوئی انسانی آواز سنائی دی۔

"مین کمپیوٹر کو تفصیلی طور پر چیک کرو جانسن ـــــ اور مجھے رپورٹ دو کہ اس میں کوئی خرابی تو نہیں ہو گئی اوور" ـــــ ترمذی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مین کمپیوٹر کے کس سیکشن میں خرابی ہو سکتی ہے باس۔ تاکہ اُسے

پہلے چیک کر لیا جائے۔ کیونکہ سارے کمپیوٹر کی چیکنگ میں تو کافی وقت لگ سکتا ہے اوور" ــــــ دوسری طرف سے بولنے والے جانسن نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" کچھ اجنبی افراد خفیہ راستوں کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ انہیں کمپیوٹر نے بے ہوش کر کے بلیک ہول میں ڈال دیا تھا ــــــ چونکہ میں اس نازک ترین وقت میں دفتر سے باہر نہیں جا سکتا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ ریڈ پاور کی تیاری کے بعد انہیں بلیک ہول سے نکال کر ان کے انجام کا فیصلہ کروں گا۔ لیکن ابھی میں کمپیوٹر نے اطلاع دی ہے کہ بلیک ہول روم میں موجود ایمرجنسی بٹن آن کیا گیا ہے ــــــ حالانکہ یہ قطعاً ناممکن ہے۔ یہاں ایسا کوئی آدمی نہیں جو ایسی حرکت کر سکے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ کمپیوٹر نے غلط اطلاع دی ہے۔ اس لئے لازماً اس میں کوئی خرابی ہو گئی ہے جس کا فوری طور پر دور ہونا ضروری ہے اوور" ــــــ ترمذی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ پھر تو اس کا مین سیکشن چیک کرنا پڑے گا۔ اور باس اس چیکنگ کے لئے کم از کم آدھے گھنٹے کے لئے کمپیوٹر کو آف بھی کرنا ہو گا" ــــــ جانسن نے کہا۔

" کوئی بات نہیں۔ بند کر دو۔ آدھے گھنٹے میں کوئی داخل نہیں ہو سکتا ویسے بھی میں نے باہر ٹیلوں پر گارڈ بھجوا دیئے ہیں اوور" ــــــ ترمذی نے کہا۔

" ایسا نہیں ہو سکتا باس کہ آپ کسی آدمی کو بھیج کر یہ چیک کرا لیں کہ کیا واقعی بٹن دبایا گیا ہے یا نہیں" ــــــ جانسن نے ہچکچاتے ہوئے

کہا۔

" یو نانسن ــــــ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا ہونا ناممکن ہے تو پھر تم نے میری بات سے اختلاف کرنے کی جرأت کیسے کی اوور" ــــــ ترمذی کو یک لخت غصہ آ گیا تھا۔ اس کی فطرت ہی ایسی تھی کہ وہ اپنے ماتحتوں کی طرف سے کوئی مشورہ گستاخی سمجھتا تھا۔

" آئی ایم سوری باس ــــــ ٹھیک ہے باس۔ میں کمپیوٹر بند کر کے ابھی اُسے چیک کراتا ہوں۔ آدھے گھنٹے بعد رپورٹ دوں گا اوور" جانسن نے بُری طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اُسے درست کر کے اطلاع دینا اوور اینڈ آل" ــــــ ترمذی نے کہا۔ اور ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیئے۔ اور پھر قدرے مطمئن انداز میں دوبارہ سکرین پر نظر آنے والے نمبروں پر نظریں جما دیں۔ اس بار جو نمبر سکرین پر ابھرا۔ اُسے دیکھ کر ترمذی کا ستا ہوا چہرہ کھل اٹھا ــــــ کیونکہ اس نمبر کا مطلب تھا کہ کام تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔ اور اب زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹوں بعد ریڈ پاور تیار ہو جائے گی۔ مشینری کی استعداد کار خاصی بڑھ گئی تھی۔

وہ اب تصور ہی تصور میں پورے دارالحکومت میں موجود کروڑوں افراد کو ریڈ پاور کا شکار ہو کر راکھ ہوتے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔

" لیڈی لیشلے ــــــ تمہاری روح لازماً بے چین ہو گی۔ فکر مت کرو۔ تمہاری موت کا انتقام لینے کا وقت اب قریب آ گیا ہے۔ تمہاری ایک جان کے بدلے کروڑوں افراد کو اپنی جانوں کا نذرانہ دینا ہو گا"

ترمذی نے خود کلامی کے سے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر مشین کی سائیڈ پر پڑا ہوا سگریٹ کیس اٹھا کر اس میں سے سگریٹ نکال کر اُسے جلانے میں مصروف ہو گیا۔

عمران کی جیسے ہی آنکھیں کھلیں وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ ایسا بھی اس نے سراسر لاشعوری طور پر کیا تھا۔ ورنہ کھڑے ہونے تک اُسے قطعاً اس بات کا شعور نہ تھا کہ وہ کہاں ہے اور کس حالت میں ہے۔

"بڑی مشکل سے ہوش آیا ہے آپ کو" ـــــ اچانک چوہان کی آواز سنائی دی۔

اور عمران اس کی آواز سنتے ہی تیزی سے دائیں طرف مڑا۔

"تم نے چوہان کی آواز کیسے چرا لی۔ کمال ہے اب آوازیں اور لہجہ بھی چرایا جانے لگا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب پوری طرح شعور میں آچکا تھا۔ اور چوہان کی آواز سنتے ہی اُسے یاد

آگیا تھا کہ جولیا نے چوہان کو اس کے مشورے پر کیمیکل فیکٹری میں بھیجا تھا تاکہ وہ وہاں کسی اہم آدمی کا میک اپ کر کے صورت حال کا جائزہ لیتا رہے۔ چنانچہ چوہان لازماً میک اپ میں ہو گا۔

"عمران صاحب ـــــ ہم کیمیکل فیکٹری میں نہیں بلکہ ریڈیا در لیبارٹری کے اندر موجود ہیں۔ اس لئے سچویشن انتہائی سیریس ہے۔ ابھی باقی ساتھی بے ہوش پڑے ہیں۔ میں نے بڑی مشکل سے اس خوف ناک کنویں سے آپ سب کو نکالا ہے" ـــــ چوہان نے یک لخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ" ـــــ عمران نے کہا۔ اور پھر اس نے تیزی سے رخ بدلا اور اس نے چوہان کی سنجیدگی کو درست تسلیم کر لیا۔ واقعی جولیا سمیت سب ساتھی بائیں طرف دیوار کے ساتھ قطار میں بے ہوش پڑے تھے۔ اور فرش کے درمیان میں ایک بڑا سوراخ نظر آرہا تھا جس کی سائیڈ میں ایک فولادی ڈھکن الٹا ہو کر فرش کی ایک سائیڈ پر جھکا ہوا تھا ـــــ اس ڈھکن کے ساتھ رسی کی ایک سیڑھی بندھی ہوئی تھی۔ جس کا دوسرا سرا سوراخ کے اندر غائب تھا۔ عمران نے آگے بڑھ کر سوراخ کے اندر جھانکا اور پھر پیچھے ہٹ آیا ـــــ جب کہ چوہان اس دوران صفدر کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ عمران بھی تیزی سے آگے بڑھا۔ اور پھر اس نے بھی تنویر کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔

"جب تک یہ سب ہوش میں آئیں تم مختصر طور پر ساری باتیں بتا دو" عمران نے سنجیدہ لہجے میں چوہان سے کہا۔

اور چوہان نے اُسے کیمیکل فیکٹری کے نمبر ٹو باس فرینکلن کا میک اپ

کرنے سے لے کر یہاں پہنچنے اور ایمرجنسی بٹن دبا کر بلیک ہول کا ڈھکن کھولنے اور پھر کمرے میں موجود رسی کی سیڑھی کے ذریعے انہیں باہر نکلنے تک ساری تفصیل بتا دی ــــ اس نے آرتھر سے معلوم کی ہوئی تفصیلات بھی ساتھ ہی بتا دی تھیں۔ ساتھ ہی اس نے ایک کونے میں پڑے ہوئے آرتھر کی طرف اشارہ کر کے اس کی نشاندہی بھی کر دی۔

" ویری گڈ چوہان ــــ ویری گڈ۔ تم نے واقعی شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ورنہ شاید ہم زندہ اس بلیک ہول سے نہ نکل سکتے، اور یہ بلیک ہول پوری سیکرٹ سروس کی اجتماعی قبر میں تبدیل ہو جاتا" عمران نے کہا اور پھر وہ قدم بڑھاتا آرتھر کی طرف بڑھ گیا ــــ کیونکہ اس دوران صفدر، تنویر اور نعمانی ہوش میں آ چکے تھے۔ اور اب باقی ساتھیوں کو وہ ہوش میں لا سکتے تھے۔

کاش کہیں سے میک اپ باکس مل جاتا تو میں اس آرتھر کا میک اپ کر لیتا۔ بڑی خوب صورت شکل ہے اس کی۔ جولیا فوراً ہی مان جائے گی" ــــ عمران نے مڑتے ہوئے کہا۔

" جولیا تو مانے گی یا نہیں۔ یہ تو اس کے ہوش میں آنے کے بعد پتہ چلے گا ویسے میرے بیگ میں میک اپ باکس موجود ہے میں اس لئے اُسے ساتھ لے آیا تھا کہ شاید ضرورت پڑ جائے پہلے میں نے سوچا تھا کہ سپلائی وصول کرنے والے کا میک اپ کر کے لیبارٹری میں داخل ہوں گا ــــ لیکن آرتھر کی قد و قامت مجھ سے مختلف ہے" ــــ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک

سائیڈ پر پڑا ہوا بیگ اٹھا کر اس میں سے میک اپ باکس نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" اوہ ــــ کمال ہے۔ یار تم ــــ اتنے عقلمند ہو گئے ہو کہ مجھے خطرہ محسوس ہونے لگ گیا ہے" ــــ عمران نے میک اپ باکس لیتے ہوئے کہا۔

" خطرہ ــــ کیسا خطرہ" ــــ چوہان نے حیران ہو کر پوچھا۔

" جولیا عقلمندوں کو پسند کرتی ہے۔ اس لئے تو اس نے آج تک مجھ جیسے احمق کو گھاس چھوڑ پانی تک نہیں پوچھا۔ بے چارہ تنویر بھی میری ہی صف میں آ جاتا ہے ــــ اس لئے اگر تم جیسا عقلمند ......" ــــ عمران کی زبان چل پڑی۔

" بس بس عمران صاحب ــــ رہنے دیجئے۔ میں تو اُسے بہن سے بھی زیادہ محترم سمجھتا ہوں" ــــ چوہان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" اچھا چلو پھر خیر ہے۔ جس قدر چاہو عقلمند بن جاؤ۔ لیکن یار خیال رکھنا عہد پر قائم رہنا ورنہ شادی سے پہلے تو سب ہی بہنیں ہوتی ہیں" عمران نے کہا۔ اس کے ہاتھ بھی زبان کے ساتھ ساتھ بڑی تیزی سے چل رہے تھے ــــ وہ باتیں کرنے کے ساتھ ساتھ میک اپ بھی کئے جا رہا تھا۔

" عمران صاحب ــــ اس کا لباس بھی تو آپ نے پہننا ہو گا" چوہان نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے ــــ میں جسم یہاں چھوڑ کر صرف چہرہ لے کر تو ترنمی کے سامنے نہیں جا سکتا۔ تم اس کا لباس اتار دو" ــــ عمران نے

کہا۔ اور چوہان آرتھر کی طرف مڑ گیا۔

میک اپ سے فارغ ہو کر عمران نے جلدی سے اپنا لباس اتار کر آرتھر کا لباس پہن لیا۔ اب وہ پوری طرح آرتھر کے روپ میں آچکا تھا۔

"اب اس کا لہجہ اور آواز۔ ٹھہرو میں خود ہی چیک کر لیتا ہوں" عمران نے کہا۔ اور پھر تیزی سے آرتھر پر جھک گیا۔

چند لمحوں بعد آرتھر ہوش میں آگیا۔ اور پھر آنکھیں کھلتے ہی جب اس کی نظریں سامنے کھڑے عمران پر پڑیں تو اس کی آنکھیں پھیلنا شروع ہو گئیں۔

"زیادہ حیرت کی ضرورت نہیں مسٹر آرتھر ـــ اگر اپنی جان بچانا چاہتے ہو تو اپنے باس ترمذی کو فون کر کے میرا پیغام دے دو" عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

اور آرتھر جو اپنے میک اپ میں سامنے کھڑے عمران کو دیکھ کر حیران ہو رہا تھا۔ اس کے منہ سے مختلف آواز سنتے ہی جیسے ہوش میں آگیا۔

"تت ـــ تت ـــ تم کون ہو۔ اور میں یہاں کیسے ـــ کیسے" آرتھر نے بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"زیادہ اداکاری کی ضرورت نہیں۔ بتاؤ ترمذی کو ریڈیا ورنہ نے میں مزید کتنی دیر لگے گی" ـــــ عمران نے تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"مجھے کیا معلوم ـــ اوہ تو فرینکلن۔ تم نے غداری کی ہے۔ اس لئے تم مجھ سے بلیک ہول اور باقی معلومات حاصل کر رہے تھے

یکن تم بچ نہیں سکتے۔ ایمرجنسی بٹن دبتے ہی کمپیوٹر نے باس کو اطلاع کر دی ہوگی اور کسی بھی لمحے وہ تم پر موت بن کر جھپٹ پڑے گا" ـــــ آرتھر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پچھلی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ عمران کا زوردار مکہ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر پڑا تھا۔

آرتھر نے نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران گے بڑھ کر کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور پھر آرتھر اس کے ہاتھوں پر ٹھتا ہوا فضا میں بلند ہوا ـــــ اور دوسرے لمحے اس کا جسم کسی گیند کی طرح اچھلا اور پھر اس کی چیخ گہرائی میں ڈوبتی گئی۔ عمران نے اسے بلیک ہول میں اچھال دیا تھا۔ چیخ کے ساتھ ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی۔

"بلیک ہول کا ڈھکن بند کر دو چوہان۔ کم از کم اس قبر میں ایک لاش تو رہنی ہی چاہیے" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

اور چوہان تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے پوری قوت لگا کر ایک سائیڈ سے ڈھکن اٹھایا اور اسے بند کر کے اس پر لگا ہوا چکر گھمانے لگا چند لمحوں بعد کٹک کی آواز سنائی دی ـــ اور چوہان نے ہاتھ ہٹا لیا۔ بلیک ہول کا ڈھکن بند ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ایمرجنسی کا دبا ہوا بٹن دوبارہ خود بخود باہر آگیا۔

عمران کے سارے ساتھی اب ہوش میں آچکے تھے۔ لیکن سچویشن کی وجہ سے خاموش کھڑے تھے۔

"تم سب لیبارٹری میں کیسے داخل ہوئے" ـــــ عمران نے ان

سے مخاطب ہو کر کہا ۔

اور جولیا نے اُسے بتایا کہ وہ کلیرنگ کمپنی سے معلومات کرنے کے بعد تنویر سمیت یہاں پہنچی اور پھر انہوں نے خفیہ دروازہ کھول لیا تھا ۔ لیکن اچانک ان پر کسی گیس کا فائر ہوا اور وہ بے ہوش ہو گئے ۔۔۔۔ صدیقی نے بھی اپنی کہانی سنائی ۔ کہ کس طرح انہوں نے ان کے دارالحکومت والے ہیڈ کوارٹر پر چھاپہ مارا اور وہاں سے انہیں لیبارٹری کا نقشہ ملا اور پھر جولیا بھی فلیٹ سے غائب تھی ۔۔۔۔ اس لیے انہوں نے خود اس لیبارٹری میں داخل ہونے کی کوشش کی اور نقشے کی مدد سے وہ ایک خفیہ راستہ تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے ۔ لیکن ہم اچانک ہی بے ہوش ہو گئے ۔ اور آنکھ اب یہاں کھلی ہے ۔

" اوہ ۔۔۔۔ وہ نقشہ ہے تمہارے پاس " ۔۔۔۔ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا ۔

" اندر داخل ہوتے وقت تو تھا " ۔۔۔۔ صدیقی نے کہا ۔ اور جلدی سے اپنی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں ۔

" ہاں یہ ہے " ۔۔۔۔ اس نے ایک تہہ کیا ہوا کاغذ نکالتے ہوئے کہا ۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اس سے کاغذ جھپٹ لیا ۔ اور پھر کاغذ کھول کر وہ اُسے غور سے دیکھنے لگا ۔

" ویری گڈ ۔۔۔۔ ویسے اس پردہ نشین کے بالکل پردہ کرتے ہی سیکرٹ سروس پہلے سے کچھ زیادہ ہی مستعد اور عقلمند ہوتی جا رہی ہے " ۔۔۔۔ عمران نے نقشے سے نظریں اٹھاتے ہوئے مسکرا کر کہا ۔ اور صدیقی ہنس پڑا ۔

عمران بغور نقشہ دیکھتا رہا ۔ اور پھر جوہان کی بتائی ہوئی راہداری اور فیکٹری

سے ملحقہ سرنگ کے اندازے سے اس نے بلیک ہول کو نقشے میں مارک کر لیا ۔ اور پھر بلیک ہول مارک ہونے کے بعد باقی نقشہ سمجھنے میں اُسے زیادہ دیر نہ لگی ۔

" اس آرتھر نے بتایا تھا کہ بلیک ہول والی راہداری سیدھی مین لیبارٹری میں جاتی ہے " ۔۔۔۔ عمران نے جوہان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" ہاں ۔۔۔۔ بتایا تو اس نے یہی تھا " ۔۔۔۔ جوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک بتایا تھا لیکن مین لیبارٹری خاصی وسیع بنائی گئی ہے ۔ اس میں یہ بلیک ہول والا حصہ بالکل علیحدہ ہے ۔ اصل لیبارٹری کے تین حصے بنائے گئے ہیں ۔۔۔۔ دو حصے اوپر اور ایک حصہ ان دونوں کے نیچے بنایا گیا ہے ۔ میرا خیال ہے اصل مشینری اس نچلے حصے میں ہو گی ۔ اور اوپر والے حصوں میں اسے کنٹرول کیا جاتا ہو گا " ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" ایسا ہی ہو گا ۔۔۔۔ ویسے آرتھر کے مطابق ترمذی اوپر والے حصے میں ہی بیٹھتا ہے " ۔۔۔۔ جوہان نے کہا ۔

" اچھا اب سارا پروگرام طے کر لیتے ہیں ۔ یہ حصے چونکہ اصل لیبارٹری سے علیحدہ ہیں ۔ اس لئے ابھی تک ہم ان کی نظروں سے اوجھل ہیں ۔ لیکن جیسے ہی ہم مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ان کی نظروں میں آ جائیں گے اور پھر موت کسی بھی لمحے ہمیں جھپٹ سکتی ہے " ۔۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" لیکن ہمارے پاس اسلحہ بھی نہیں ہے " ۔۔۔۔ جولیا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا ۔

" کوئی بات نہیں ۔ میرے پاس تھیلے میں ایک سب مشین گن اور

دس بارہ بم موجود ہیں۔ میرے خیال میں اتنے ہی کافی ہیں" ـــــ چوہان نے کہا۔

"سب سے اہم مسئلہ نچلے حصے میں موجود مشینری کو تباہ کرنا ہے۔ اس لئے نچلے حصے کی تباہی کے لئے میں۔ صفدر اور تنویر جائیں گے۔ جب کہ ترمذی والا حصہ جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل سنبھالیں گے اور اس سے ملحقہ حصہ صدیقی۔ خاور اور نعمانی کی ذمہ داری ہو گی ـــــ ایک ایک دو دو بم ساتھ رکھ لیں۔ بم کو صرف اس وقت استعمال کریں جب اس سے خاصا وسیع نقصان ہو سکے۔ اور جولیا تم نے کوشش کرنی ہے کہ ترمذی کو زندہ پکڑا جا سکے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کیوں نہ ہم اس ساری لیبارٹری کو بموں سے اڑا کر اس دروازے سے نکل جائیں جدھر سے چوہان اندر آیا ہے۔ ان بموں سے پوری لیبارٹری بھک سے اڑ جائے گی" ـــــ تنویر نے کہا۔

"نہیں ـــــ ہمیں اس خوف ناک حربے ریڈ پاور کی اصل ماہیت اور خاصیت کا علم نہیں ہے۔ اس لئے نچلا حصہ جہاں یہ تیار ہو رہی ہے میں نے اپنے پاس رکھا ہے۔ ہو سکتا ہے اسی موقع پر پوری لیبارٹری کی تباہی پورے دارالحکومت کو ہی اڑا دے ـــــ ہم نے کوشش کرنی ہے کہ لیبارٹری بچ جائے اور کم از کم ترمذی زندہ پکڑا جا سکے تاکہ اس خوف ناک حربے اور لیبارٹری کو اگر ہو سکے تو ہم اپنے ملک کے فائدے کے لئے استعمال کریں" ـــــ عمران نے انہیں سمجھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ صرف ترمذی کو ہی پکڑ لیا جائے۔ باقی کام خود بخود ہو جائے گا" ـــــ صفدر نے کہا۔

"میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ ہو سکتا ہے۔ ریڈ پاور بالکل تیار ہو۔ ایک بٹن دبتے ہی دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر قیامت ٹوٹ ے۔ اس لئے میں نچلے حصے میں جا کر اس مشینری کو بند کرنے کی کوشش وں گا" ـــــ عمران نے کہا۔ اور اس بار باقی ساتھیوں نے بھی سر ہلا یئے۔ کیونکہ اس بات کا خدشہ بہرحال موجود تھا۔ اور پھر چوہان کے ب میں موجود بموں کو انہوں نے بانٹ لیا۔ اور سب سے پہلے عمران ازہ کھول کر باہر نکلا ـــــ مشین گن چوہان کے پاس ہی اس نے رہنے ی تھی اور اس کے باہر جانے کے بعد باقی ساتھی بھی ایک ایک کر کے رے سے باہر نکل گئے۔

مشین سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنتے ہی ترمذی نے چونک کر سکرین سے نظریں ہٹائیں اور پھر مشین کے نچلے حصے میں موجود بٹن پریس کر دیئے۔

"ہیلو ـــ جانسن کالنگ چیف باس اوور" ـــ بٹن پریس ہوتے ہی کمپیوٹر چیکنگ شعبے کے انچارج کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ ترمذی اٹنڈنگ اوور" ـــ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس ـــ میں نے کمپیوٹر کو اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ وہ بالکل او۔کے ہے اوور" ـــ جانسن نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تمہارا مطلب ہے کہ واقعی بلیک ہول میں کوئی گیا ہے اور اس نے ایمرجنسی بٹن دبایا ہے اوور" ترمذی کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"میں نے اس کو بس چیک کیا ہے۔ سپیشل کمپیوٹر آن کر کے میں نے ـیک ہول کو بھی چیک کیا ہے۔ اس میں ایمرجنسی بٹن دبا ہوا نہیں ہے۔ اور بلیک ہول میں بھی انسانی موجودگی کا کاشن مل رہا ہے اوور" ـانسن نے جواب دیا۔

"یعنی مطلب یہ ہوا کہ بلیک ہول میں وہ دشمن بھی موجود ہیں بٹن بھی ـیس نہیں کیا گیا۔ کمپیوٹر بھی درست ہے۔ یہ متضاد باتیں بیک وقت کیسے ممکن ہو سکتی ہیں۔ کیا تم ہوش میں ہو اوور" ـــ ترمذی نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"باس ـــ واقعی بات تو حیرت کی ہے۔ لیکن ہوا ایسے ہی ہے۔ ـپ چاہیں تو میں فنی رپورٹ آپ کے پاس بھجوا دوں۔ آپ خود اُسے ـھ کر چیک کر لیں۔ کمپیوٹر بھی بالکل درست ہے اور باقی باتیں بھی درست ـں اوور" ـــ جانسن نے جواب دیا۔

"عجیب گورکھ دھندہ ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں ریڈ پاور کی تیاری سے ـارغ ہو جاؤں پھر اس بارے میں تفصیلی تحقیق کروں گا اوور اینڈ آل" ـرمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ـرانسمیٹر والے بٹن آف کر دیئے۔

لیکن اُسی لمحے مشین کی سائیڈ پہ موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ اس کا مطلب تھا کہ کمپیوٹر کال ہے۔ اس نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ کمپیوٹر کال فار چیف باس اوور" ـــ بٹن دبتے ہی ـیر انسانی اور کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس چیف باس اٹنڈنگ اوور" ——— ترمذی نے جواب دیا۔

"باس ——— بلیک ہول سیکشن کی طرف سے نو افراد مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں۔ ان میں سے تین سیکشن تھری کی طرف گئے ہیں جب کہ ایک عورت اور دو مرد آپ کے مین سیکشن کی طرف آ رہے ہیں۔ اور تین افراد سیکشن ٹو کی طرف گئے ہیں ——— چونکہ وہ زیرو ویو بیچ کی طرف سے مین لیبارٹری میں داخل ہوئے ہیں اس لئے میں ان کے خلاف حرکت میں نہیں آ سکتا اوور" ——— کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

اور ترمذی کی آنکھیں اپنی پوری وسعت تک پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے چہرے کے عضلات بُری طرح پھڑکنے لگے۔

"کک ——— کک ——— کیا کہہ رہے ہو۔ نو افراد داخل ہوئے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کیا تم مکمل طور پر خراب ہو چکے ہو اوور" ——— ترمذی نے یک لخت بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں نے اطلاع دے دی ہے۔ اوور اینڈ آل" ——— کمپیوٹر کی غیر جذباتی آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی جلتا بجھتا بلب آف ہو گیا۔

ترمذی کا چہرہ اس طرح بگڑ گیا جیسے وہ یک لخت ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گیا ہو۔ وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"یہ کمپیوٹر مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے۔ یہ جانسن قطعاً نااہل ہے۔ قطعاً نااہل ہے" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور پھر تیزی سے مڑ کر اپنے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک کمرے میں تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی اور اس آواز کو سنتے ہی ترمذی

ری طرح اچھلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا واپس مشین کی طرف تھا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگی۔ کیونکہ سکرین جہاں ریڈیا ور کی اصل مشینری کام کر رہی تھی وہاں اس نے تین افراد کو ے اطمینان سے کھڑے دیکھا۔ یہ تینوں ہی غور سے مشینری کو دیکھ ہے تھے۔

"اوہ اوہ ——— کمپیوٹر درست کہہ رہا تھا۔ میرا ہی دماغ خراب ہو گیا تھا" ——— ترمذی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے تہائی تیزی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ چند ٹن دبانے کے بعد اس نے ایک ناب کو تیزی سے دائیں طرف گھمایا۔ و یک لخت سکرین پر نظر آنے والے تینوں افراد اس طرح اچھلے جیسے ن کے پیروں تلے سپرنگ نکل آتے ہوں ——— اور پھر ایک بار اچھلنے ے بعد ان کے پیر واپس زمین پر نہ لگے بلکہ وہ اوپر ہی اوپر اٹھتے چلے گئے۔ اور پھر ایک جھٹکے میں ان تینوں کے ہاتھ چھت سے چپک گئے۔ نہوں نے شاید اپنے سروں کو چھت سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے اپنے ہاتھ اونچے کر لئے تھے ——— اس لئے اب وہ تینوں ہاتھوں کے سہارے چھت سے اس طرح لٹک رہے تھے جیسے شہتیر سے کوئی ہی لٹکتی ہے۔

"ابھی اسی طرح لٹکے رہو کم بختو ——— اب تم زندہ نیچے نہیں اتر سکو گے" ——— ترمذی نے دانت پیستے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے پہلے والے بٹنوں کو دوبارہ آف کرنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ بٹن دبا رہا تھا کہ کمرہ ایک بار پھر سیٹی سے گونج اٹھا۔ اس بار سیٹی کی آواز پہلے

سے مختلف تھی - یہ آواز سنتے ہی ترمذی کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے
مشین کی دوسری سائیڈ کے بٹنوں پر پڑے اور اس نے پاگلوں کے
سے انداز میں وہ بٹن دبانے شروع کر دیئے ـــ چند لمحوں بعد اس
حصے پر بھی ایک سکرین نما چوکھٹا روشن ہو گیا - اور ترمذی یہ دیکھ کر
بے اختیار اچھل پڑا - کہ سکرین پر نظر آنے والے بڑے ہال نما کمرے
میں بھی تین افراد داخل ہوتے ہیں ـــ اور وہ بڑے محتاط انداز میں
چلتی ہوئی مشینوں کی طرف بڑھ رہے تھے - ترمذی نے وہی بٹن دوبارہ
دبانے شروع کر دیئے - جن کی مدد سے اس نے پہلے تین افراد کو چھت
سے چپکایا تھا ـــ اور اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا - وہ تینوں بھی یک لخت
فضا میں اچھلے اور پلک جھپکنے میں تتلیوں کی طرح ہاتھوں کے بل چھت
سے چپک کر لٹکنے لگے - انہوں نے بھی پہلے افراد کی طرح چھت سے
سر کو ٹکرانے سے بچانے کے لئے بے اختیار دونوں ہاتھ اونچے کئے
تھے -

"یہ لوگ آخر کون ہیں - اور کہاں سے آ گئے ہیں - اس کا مطلب ہے
کمپیوٹر کی رپورٹ کے مطابق ابھی تین افراد اور بھی ہیں" ـــ ترمذی
نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا - اور کمرے میں ایک بار پھر سیٹی کی آواز
گونج اٹھی - یہ سیٹی سائرن جیسی تھی - یہ آواز سنتے ہی ترمذی بری طرح
بوکھلا کر اچھلا ـــ اور پھر اس مشین سے ہٹ کر وہ سائیڈ کی دیوار میں
نصب ایک اور مشین کی طرف بھاگ پڑا - اس مشین کے پاس پہنچتے
ہی اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے
مشین میں زندگی پیدا ہوئی ـــ اور اس کے ساتھ ہی اس کے اندر

نصب ایک بڑی سی سکرین روشن ہو گئی - یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا -
جس میں مختلف مشینوں کے سامنے دس افراد بیٹھے کام میں مصروف
تھے ـــ یہ لیبارٹری کا مین ہال تھا - اور یہ دسوں افراد سائنسدان
تھے - جو ریڈ پاور کی تیاری کے آخری مرحلے میں مصروف تھے پوری
لیبارٹری میں مشینری کو یہی کنٹرول کر رہے تھے -

اسی لمحے ہال کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور پھر
ایک عورت اور دو مرد اچھل کر اندر داخل ہوئے -

"خبردار اپنے ہاتھ اٹھا لو ورنہ" ـــ یک لخت ایک آدمی نے
ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا - اور ہال میں
موجود سائنسدان بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے -

ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے اس مشین کے مختلف
بٹن دبانے شروع کر دیئے - اور پھر ایک سرخ رنگ کا بٹن دبتے
ہی یک لخت اس ہال نما کمرے کی چھت سے تیز سرخ روشنی کی چادر
سی اتر کر ہال میں پھیل گئی ـــ یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے نظر
آئی - اور دوسرے لمحے غائب ہو گئی - لیکن روشنی غائب ہونے کے
بعد ہال کمرے میں موجود سائنسدانوں کے ساتھ اندر آنے والے
تینوں افراد بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے ـــ اور ترمذی
نے جلدی سے مشین آف کی اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا دروازے
کی طرف بڑھ گیا - اس نے دروازہ کھول کر دوسری طرف چھلانگ
لگائی تو وہ اسی ہال نما کمرے میں موجود تھا ـــ جس میں وہ سب فرش
پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے -

"تم لوگوں نے میرا وقت ضائع کیا ہے۔ میں تم سب کو عبرت ناک سزا دوں گا"۔۔۔۔ ترمذی نے بھاگ کر فرش پر پڑی ہوئی اس عورت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ یہ تو جولیا ہے۔ سیکرٹ سروس کی چیف۔ اس کا مطلب ہے یہ سب لوگ سیکرٹ سروس کے افراد ہیں" ترمذی نے قریب پہنچ کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھالی جو اندر آنے والے ایک فرد کے ہاتھوں سے نکل کر کچھ دور جا پڑی تھی ۔۔۔ اس نے جلدی سے مشین گن کا رخ جولیا کی طرف کیا ہی تھا کہ اچانک اس کی نظریں ایک مشین کی طرف اٹھ گئیں۔ اس پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تھا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ برا ہوا"۔۔۔ ترمذی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ تیزی سے مشین کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے جلدی سے اس کا ایک لیور نیچے گرا دیا۔ بلب اب جلنے بجھنے کی بجائے مسلسل جلنے لگا ۔۔۔ ترمذی نے بڑی تیزی سے مشین گن ایک طرف پھینکی اور پھر دوڑ کر اس نے جولیا اور اس کے ایک ساتھی کے ہاتھ پکڑے اور بجلی کی سی تیزی سے ان دونوں کو گھسیٹتا ہوا اپنے کمرے کی طرف دوڑ پڑا ۔۔۔ اس نے دونوں کو کمرے میں پھینکا اور ایک بار پھر تیزی سے واپس مڑا اور تیسرے آدمی کو بھی اسی طرح گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے آیا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ اس مشین کی طرف بڑھا جس سے اس نے ہال کمرے میں سرخ روشنی پھینکی تھی۔ اس

نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے اور پھر ایک ناب کو گھمایا تو اس بار ہال کمرے کی چھت سے نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا سا ہوا۔ اور وہ مشین آف کر کے واپس ہال کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے سائنسدانوں کے جسموں میں اب حرکت پیدا ہونی شروع ہو گئی تھی۔ ترمذی نے آگے بڑھ کر اس سائنسدان کو بری طرح جھنجھوڑنا شروع کر دیا ۔۔۔ جس کی مشین پر بلب مسلسل جل رہا تھا۔

"ہوش میں آؤ رینک ۔۔۔ جلدی ہوش میں آؤ۔ مشین کا پریشر آؤٹ آف کنٹرول ہونے والا ہے"۔۔۔ ترمذی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور وہ سائنسدان جسے اس نے رینک کے نام سے پکارا تھا۔ یوں ہوش میں آگیا جیسے بے ہوش ہوا ہی نہ ہو۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا ہوا باس"۔۔۔ رینک نے بدحواسی کے عالم میں کہا۔

"دیکھو ادھر ۔۔۔ مشین کو سنبھالو۔ ورنہ سب کچھ چوپٹ ہو جائے گا"۔ ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔

اور رینک نے جیسے ہی مڑ کر مشین کی طرف دیکھا وہ بدحواسی کے عالم میں اٹھ کر مشین کی طرف بھاگا۔ اس نے جلدی سے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے ۔۔۔ اور ایک ناب کو تیزی سے گھمایا تو مشین میں سے سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی بلب بجھ گیا۔ لیکن ساتھ ہی مشین پر جلنے والے بے شمار چھوٹے چھوٹے بلب بھی یکلخت بجھ گئے۔

"کیا ہوا — مشین کیوں بند ہو گئی" — ترمذی نے چیخ کر پوچھا۔

"باس — پریشر ریڈ پوائنٹ کے قریب پہنچ گیا تھا۔ اب دو ہی صورتیں تھیں۔ یا تو پریشر ریڈ پوائنٹ کراس کر جاتا تو لیبارٹری میں موجود تمام مشینری مکمل تباہ ہو جاتی اور پوری لیبارٹری بھک سے اڑ جاتی — دوسری صورت یہ تھی کہ اس مشین کو فوری طور پر ڈی سیاٹ کر دیا جاتا اس طرح پوری لیبارٹری بچ جاتی اور صرف یہی مشین ختم ہو جاتی۔ اس لئے میں نے اس مشین کو ختم کر کے پوری لیبارٹری کی مشینری اور لیبارٹری کو بچا لیا ہے — لیکن باس۔ یہ ہوا کیا۔ یہ سرخ روشنی" — رینک نے بدحواس ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے یہ مشین اب نئی منگوانی پڑے گی تب ریڈیادر مکمل ہو گی" — ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں پوچھا۔

"یس باس — مجبوری ہے۔ ساری مشینری بند ہو چکی ہے۔ کیونکہ یہ مین آپریٹنگ مشین تھی" — رینک نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔ باقی سائنسدان بھی اب ان کے قریب اکٹھے ہو چکے تھے۔ کیونکہ باقی مشینیں بھی یک لخت بند ہو چکی تھیں۔

"اوہ — یہ بہت برا ہوا۔ بہت ہی برا۔ ساری محنت دوبارہ کرنی پڑے گی۔ میں ان کے پرزے اڑا دوں گا۔ ان کی بوٹیاں علیحدہ کر دوں گا" — ترمذی نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر وحشیوں کے سے انداز میں اپنے کمرے کے دروازے کی طرف دوڑنے لگا۔

"باس کو پکڑو۔ اس کا دماغ ٹھیک نہیں رہا" — اچانک ایک سائنسدان نے کہا۔ اور باقیوں کے سر ہلاتے ہی وہ سب

یزی سے باس کے پیچھے دوڑ پڑے۔ اور پھر ایک سائنسدان نے آگے بڑھ کر باس کو دونوں بازوؤں سے پکڑ لیا۔

"باس — ہوش میں آئیں۔ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں" سائنسدان نے اسے پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہٹو — تم نے مجھے کیوں پکڑا ہے۔ تمہاری یہ جرأت — مم م — میں" — ترمذی کے شاید تصور میں بھی ایسی بات نہ تھی اس لئے وہ پلٹ کر سائنسدانوں پر ہی الٹ پڑا۔ اور اس نے جلدی سے اپنے آپ کو چھڑانا چاہا۔ غصے کی شدت سے اس کے منہ سے فقرہ بھی مکمل نہ ہو پا رہا تھا۔

"باس — بات تو سنیں" — اسی سائنسدان نے اسے اور زیادہ زور سے پکڑتے ہوئے کہا۔ اور پھر رینک نے بھی آگے بڑھ کر باس کو پکڑ لیا۔

اب ترمذی واقعی پاگل ہو گیا۔ وہ اب پاگلوں کے سے انداز میں ان سے الجھ گیا۔

"رسی لاؤ جلدی اسے باندھ دو۔ یہ پاگل ہو گیا ہے۔ جلدی" رینک نے چیختے ہوئے کہا۔

اور ایک سائنسدان تیزی سے ہال کے درمیان میں رکھی ہوئی میز کی طرف دوڑ پڑا۔ اس نے میز کی دراز سے رسی کا ایک بنڈل نکالا اور واپس آ گیا — ترمذی اب واقعی غصے کی انتہا پر پہنچ چکا تھا۔ اس لئے اس نے اس بری طرح ہاتھ پیر مارنے شروع کر دیئے تھے۔ کہ اسے کنٹرول کرنے کے لئے باقی سائنسدان بھی اسے قابو کرنے

میں مصروف ہو گئے۔ ترمذی کے منہ سے اب کف سا نکلنے لگ گیا تھا اس کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو گیا تھا۔ لیکن سائنسدانوں نے چند ہی لمحوں میں اُسے رسیوں سے باندھ دیا اور پھر وہ پیچھے ہٹ گئے۔

"مجھے کھولو ـــ نانسن ـــ احمق ـــ میں پاگل نہیں ہوں ـــ الو گدھے" ـــ ترمذی نے غصے اور بے بسی کی شدت سے غیر انسانی آواز میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتا اس کا جسم یک لخت ڈھیلا پڑ گیا۔ شاید انتہا درجے پر پہنچے ہوئے غصے نے آخر کار اُسے بے ہوش کر دیا تھا۔

"میرے خیال میں ہمیں فوراً ہیڈ کوارٹر رپورٹ دینی چاہیئے" رینک نے دوسروں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ ہمیں احمق کہہ رہا ہے۔ لیکن اس پر یہ پاگل پن کا دورہ پڑا کیسے" ایک سائنسدان نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں۔ ہوا کیا۔ اچھا خاصا کام ہو رہا تھا۔ کہ چھت سے سرخ روشنی پڑی اور ہمیں ہوش نہ رہا۔ ہوش آیا تو یہ پیشر کا مسئلہ بن گیا اور جب باس کو مشین کے ختم ہونے کے متعلق بتایا تو یہ پاگل ہو گیا۔ کہ میں ان کے پرزے اڑا دوں گا ـــ ان کی بوٹیاں علیحدہ کر دوں گا" ـــ اُسی سائنسدان نے جس نے سب سے پہلے اُسے پاگل کہا تھا۔ اور آگے بڑھ کر پکڑا تھا کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا

"میرا خیال ہے کوئی غلط فہمی ضرور ہوئی ہے۔ باس انتہائی عقلمند اور زیرک آدمی ہے۔ یہ اس طرح اچانک بھلا پاگل کیسے ہو سکتے ہ

ایک اور سائنسدان نے کہا۔ اس نے اس سارے چکر میں قطعاً حصہ نہ لیا تھا۔

"کمال ہے جانسن ـــ تم اسے غلط فہمی کہہ رہے ہو۔ مجھے تو یقین ہے کہ اگر اسے پکڑا نہ جاتا تو یہ پوری لیبارٹری ہمارے سمیت اڑا دیتا" رینک نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

اُسی لمحے اچانک ہال کا بیرونی دروازہ ان کے عقب میں کھلا اور وہ سب تیزی سے گھومے۔ دروازے میں سے ایک نوجوان اندر داخل ہو رہا تھا۔

"آرتھر ـــ تم اب آئے ہو۔ کہاں چلے گئے تھے۔ یہاں تو عجیب ہی چکر ہو گیا ہے" ـــ رینک نے آنے والے سے مخاطب ہو کر تیز لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا ـــ یہ کیا ہو رہا ہے" ـــ آرتھر نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔ وہ عجیب سی نظروں سے فرش پر بے ہوش اور بندھے ہوئے ترمذی کو دیکھ رہا تھا۔ اور رینک نے اُسے پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ ـــ یہ تو بہت برا ہوا۔ لیکن باس کن کی بوٹیاں اڑانے کی بات کر رہا تھا۔ کون ہیں وہ" ـــ آرتھر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"یہی تو پاگل پن ہے۔ اسی بات پر تو ہمیں یقین آ گیا تھا کہ باس ـــ پاگل ہو چکا ہے۔ اب دیکھو یہاں ہمارے علاوہ اور کون آ سکتا ہے" ـــ ایک سائنسدان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں آ سکتا تو پھر یہ مشین گن کہاں سے آ گئی" ـــ اچانک آرتھر نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک مشین کی سائیڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں مشین کی آڑ سے مشین گن کی نال جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔

" مشین گن ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تم بھی ......" ـــــ سب سائنسدانوں نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی گئیں۔ جب انہوں نے آرتھر کو مشین گن اٹھائے واپس آتے دیکھا ـــــ آرتھر کے لبوں پر پر اسرار سی مسکراہٹ تھی۔

" اب تم سب اپنے ہاتھ اٹھالو۔ ورنہ " ـــــ اچانک آرتھر نے لہجہ بدلتے ہوئے سرد آواز میں کہا۔

" کک ـــــ کک ـــــ کیا مطلب " ـــــ سب نے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

لیکن دوسرے لمحے آرتھر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا کیونکہ اس کے قریب موجود ایک سائنسدان نے اچانک اس کی مشین گن پر ہاتھ ڈال دیا تھا۔

" خبردار " ـــــ آرتھر نے ایک طرف ہٹتے ہی چیخ کر کہا۔

" ارے ـــــ یہ آرتھر نہیں۔ اس کی آواز " ـــــ دو تین سائنسدانوں نے یک لخت چیختے ہوئے کہا۔

" اسے پکڑ لو۔ یہ آرتھر نہیں دشمن ہے۔ پکڑ لو ـــــ مجھے کھولو " ـــــ اسی لمحے فرش پر پڑے ہوئے ترمذی کی چیخ نما آواز سنائی دی۔ وہ شاید اس کشمکش کے دوران ہوش میں آگیا تھا۔

اور پھر جیسے بھونچال سا آگیا۔ رینک اور اس کا ایک ساتھی سائنس دان اچانک آرتھر پر جھپٹے۔ لیکن دوسرے لمحے ہال ان کے ساتھ دوسرے سائنسدانوں کی چیخوں سے گونج اٹھا ـــــ مشین گن کی تڑتڑاہٹ اور سائنسدانوں کی چیخیں ایک ہی وقت میں بلند ہوئی تھیں۔ آرتھر نے ٹریگر

تھا۔ اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارے سائنسدان گولیوں کی بارش
ت کا رقص کرتے ہوئے فرش پر ڈھیر ہوگئے۔ مشین گن سے نکلنے
لیوں کی بوچھاڑ سے انہیں دوسرا قدم اٹھانے کا بھی موقع نہ ملا تھا۔
سی لمحے ہال کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور صفدر اور تنویر
اسے اندر آئے۔

کوئی اندھا دھند حرکت نہ کرنا تنویر ـــــ سچویشن کنٹرول میں ہے "
۔ آرتھر نے بدلے ہوئے لہجے میں چیخ کر کہا۔ اور تنویر کا جیب سے
ہوا ہاتھ یک لخت رک گیا۔ وہ شاید سچویشن سے گھبرا کر بم نکالنا چاہتا
لیکن آرتھر نے اس کا بروقت احساس کر لیا تھا۔
عمران صاحب ـــــ جولیا اور باقی ساتھی کہاں ہیں " ـــــ صفدر نے
ادھر دیکھتے ہوئے چیخ کر آرتھر سے مخاطب ہو کر کہا۔
اب دیکھنا ہوگا۔ تم اس ترمذی کو سنبھالو۔ اسے کسی مشین کے قریب نہ
دینا۔ میں اس کمرے میں دیکھتا ہوں " ـــــ عمران نے جو آرتھر کے
ب میں تھا تیز لہجے میں کہا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی
ن بڑھا جو ترمذی کے اپنے مخصوص کمرے میں کھلتا تھا۔

مارٹی کا چہرہ حیرت کی زیادتی کی وجہ سے عجیب سا لگ رہا
اس کی آنکھیں اس انداز میں کھلی ہوئی تھیں۔ جیسے اُسے مخاطب کی بات
سمجھ میں نہ آ رہی ہو۔

"تت ——— تت ——— تم کیا کہنا چاہتے ہو۔ فرینکلن کہاں ہے۔ کیا
نہ ڈرم خالی ہے۔ مشین موجود ہے۔ فرینکلن غائب ہے" ——— مارٹی
حیرت کی زیادتی کی بنا پر اٹکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں باس ——— فرینکلن سپلائی دے کر واپس
نہیں آیا۔ اور کافی دیر گزر گئی تو مجھے تشویش ہوئی۔ کیونکہ فرینکلن پہلی بار سپلائی
دینے گیا تھا۔ اُسی لمحے راجر میرے پاس آیا۔ اس نے بتایا کہ اُسے کسی
نے سر پر چوٹ مار کر بے ہوش کر دیا تھا ——— میں یہ سن کر بے حد پریشان
ہوا۔ حالانکہ فرینکلن نے بتایا تھا کہ راجر کے اچانک گردے میں درد ہو
گیا ہے۔ اس لئے باس کے حکم پر اس بار وہ خود سپلائی دینے جائے گا

سامنے کھڑے نوجوان نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے

ں ——— اس نے مجھے یہی بتایا تھا۔ لیکن کیا یہ غلط تھا" ——— مارٹی
وا بے اختیار کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
لکل غلط تھا باس ——— اُسے گردے میں درد نہیں ہوا بلکہ اس نے
وہ ایک راہداری سے مڑ رہا تھا کہ اچانک اس کے سر پر کسی نے
اری۔ اور وہ بے ہوش ہو گیا۔ پھر اُسے ہوش آیا تو وہ اپنے کمرے
زمین پر پڑا ہوا تھا ——— اس پر میں چونکا۔ اور پھر راجر اور میں پیدل ہی
کے پیچھے گئے۔ تو وہاں جا کر پتہ چلا کہ ٹرالر بھی کھڑا ہے۔ کیمیکل کا
خالی ہے مشین بھی موجود ہے۔ لیکن فرینکلن غائب ہے اور لیبارٹری
والی دیوار بھی بند ہے ——— چنانچہ ہم واپس آ گئے۔ اور اب میں
رپورٹ دینے آیا ہوں۔ راجر باہر کھڑا ہے" ——— نوجوان نے
تے ہوئے کہا۔
کن جب مال سپلائی ہو گیا تو پھر فرینکلن کہاں گیا اور راجر والے
کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ بلاؤ راجر کو" ——— مارٹی نے تیز لہجے

ور نوجوان واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد
ساتھ ایک اور نوجوان کو لئے واپس داخل ہوا۔
راجر ——— تمہیں کیا ہوا تھا" ——— مارٹی نے اُسے غور سے دیکھتے
نے پوچھا۔
اور جواب میں راجر نے بھی وہی کہانی دوہرا دی جو نوجوان پہلے ہی

بتا چکا تھا۔

"اوہ ـــ اس کا مطلب ہے کہیں نہ کہیں کوئی گڑبڑ ہے۔ لیکن
چیف باس کی طرف سے تو کوئی کال نہیں آئی۔ اس کا مطلب ہے
سب ٹھیک ہے پھر فرینکلن کہاں گیا" ـــ مارٹی نے ہونٹ بھینچتے
ہوئے کہا۔

"باس ـــ میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ بہرحال فرینکلن غائب ہے"
نوجوان نے کہا۔

"اچھا ٹھہرو ـــ میں چیف باس سے بات کر لیتا ہوں"
مارٹی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔ اور پھر وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا
اس نے سامنے موجود ایک مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے
مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا ـــ اور مشین سے
ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"ہیلو ہیلو ـــ مارٹی کالنگ چیف باس اوور" ـــ مارٹی نے
یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔ لیکن کافی دیر تک کوشش کرنے کے
باوجود جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ آیا تو مارٹی کی فراخ پیشانی
شکنوں کا جال سا تن گیا۔

"یہ کیا ہوا ـــ چیف باس تو جواب ہی نہیں دے رہا"
مارٹی نے بٹن آف کرتے ہوئے کہا۔

"اس کا تو مطلب ہے باس کوئی بڑی ایمرجنسی ہوئی ہے"
سامنے کھڑے نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں میتھو ـــ اب تو مجھے بھی پریشانی سی محسوس ہونے لگی ہے

ارے ہاں ٹھہرو ـــ میں ایمرجنسی ویو الیکٹرانک ٹرانسمیٹر پر چیک کرتا ہوں۔
اس سے چیف باس کا کمرہ بھی سکرین پر نظر آ جائے گا" ـــ مارٹی نے
کہا۔ اور اٹھ کر تیزی سے دائیں طرف رکھی ہوئی ایک سٹیل کی الماری کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کے نچلے خانے میں سے
ایک بڑا سا بریف کیس نکال کر اس نے واپس میز پر لا کر رکھا ـــ اور
بریف کیس کے تالوں کے نمبر ملانے لگا۔ چند لمحوں بعد بریف کیس کھل
گیا اندر ایک مشین موجود تھی۔ مارٹی نے جلدی سے مشین کی سائیڈ
پر موجود تار باہر نکالی ـــ اور اس کا ایک سرا میز پر رکھی ہوئی اس
ٹرانسمیٹر نما مشین سے منسلک کر دیا۔ اس کے بعد اس نے بیگ میں
سے مشین نکال کر اسے ٹرانسمیٹر نما مشین کے ساتھ افقی انداز میں
کھڑا کر دیا ـــ اس مشین کی ایک سائیڈ پر خاصی بڑی سکرین تھی۔ مارٹی
دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور اس نے ٹرانسمیٹر کے پہلے والے بٹن پریس
کرنے شروع کر دیئے۔ مشین کے کونے میں ایک چھوٹا سا بلب جل
اٹھا ـــ اور مشین میں سے ٹرانسمیٹر کی طرح ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی
دینے لگیں۔ مارٹی نے ہاتھ بڑھا کر سکرین مشین پر ایک چھوٹا سا بٹن پریس
کیا۔ تو مشین پر موجود سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو ـــ مارٹی کالنگ چیف باس اوور" ـــ مارٹی نے
سکرین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس ـــ چیف باس اٹنڈنگ اوور" ـــ دوسرے لمحے
ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔ اور مارٹی چونک پڑا۔ اس آواز کے آتے
ہی سکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اور مارٹی کی آنکھیں حیرت

سے ایک بار پھر تیزی سے پھیلنے لگیں۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ آپ کال کا جواب نن ـــ نن
نہیں دے رہے تھے اوور" ـــ مارٹی نے اٹک اٹک کر بڑی
مشکل سے فقرہ پورا کیا۔

" تو کیا ہوا۔ میں کام میں مصروف ہوں۔ کیوں کال کیا ہے اوور"
باس کی سخت آواز سنائی دی۔ لیکن مارٹی سکرین پر اور ہی منظر دیکھ رہا
تھا۔ چیف باس کے کمرے کا منظر اس قدر حیرت انگیز تھا کہ اُسے اپنی
آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا۔

کمرے کے درمیان ایک کرسی پر چیف باس بندھا ہوا بیٹھا تھا۔
ایک آدمی نے اس کا منہ مضبوطی سے بند کر رکھا تھا۔ جب کہ سائنسدا
آرتھر ٹرانسمیٹر کے پاس کھڑا باس کی آواز میں باتیں کر رہا تھا۔ اور دو
آدمی اس کے قریب کھڑے تھے ـــ جب کہ فرش پر ایک عورت
ایک مقامی مرد اور فرینکلن اس طرح پڑے ہوئے تھے جیسے بے ہوش
ہوں یا مر چکے ہوں۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ فرینکلن سپلائی دینے گیا تھا واپس
نہیں آیا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ آپ سے پوچھ لوں اوور"
مارٹی نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

" فرینکلن ـــ اوہ ہاں ـــ اُسے میں نے لیبارٹری میں بلالیا ہے
وہ اب میرے پاس ہے ڈونٹ وری۔ اور سنو۔ اب مجھے ڈسٹرب
نہ کرنا اوور" ـــ آرتھر نے باس کے لہجے میں اور تحکمانہ انداز میں
کہا۔

یس باس اوور" ـــ مارٹی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب

اور آرتھر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس
ساتھ ہی سکرین پر سے بھی منظر غائب ہو گیا اور مارٹی نے جلدی
ے ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کر دیئے۔ اور ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔
"سازش ـــ خوف ناک سازش" ـــ مارٹی نے بڑی طرح
ے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ حیرت غصے اور جوش کی وجہ سے بگڑ
یا تھا۔

"بب ـــ بب ـــ باس ـــ کیا ہوا۔ کیسی سازش" ـــ میتھو اور
ر جو میز کی دوسری طرف خاموش کھڑے تھے چونک کر بولے۔
"جوڈن کو بلاؤ ـــ جلدی ـــ فوراً ـــ ابھی" ـــ مارٹی نے
کی سنی ان سنی کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے
پس دروازے کی طرف دوڑے۔
مارٹی بری طرح مٹھیاں بھینچ رہا تھا۔ وہ بار بار سکرین والی مشین کی
ن دیکھتا اور پھر ہونٹ بھینچ لیتا۔
تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان اندر داخل ہوا۔
" باس ـــ آپ نے مجھے بلایا ہے" ـــ آنے والے نے مؤدبانہ
لہجے میں پوچھا۔
" جوڈن ـــ غضب ہو گیا۔ ریڈ پاور لیبارٹری پر نامعلوم افراد نے
قبضہ کر لیا ہے۔ ان میں وہ عورت وہی ہے جو یہاں سے فرار ہو گئی
ی۔ وہی غیر ملکی عورت جو اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا چیف کہتی تھی۔

چیف باس ترمذی کو قید کر لیا گیا ہے اور سب سے حیرت انگیز بات یہ
ہے کہ لیبارٹری کی ساری مشینیں بند پڑی ہیں۔ فرینکلن بھی وہاں فرش
پر بے ہوش پڑا ہے یا مر چکا ہے ـــــ سائنسدان آرتھر نے مجھ سے
چیف باس کے لہجے میں بات کی ہے۔ یہ سب کچھ میں نے ایمرجنسی
ویو الیکٹرانک ٹرانسمیٹر پر دیکھا ہے۔ ورنہ تو میرے فرشتے بھی نہ سمجھ
سکتے تھے کہ جواب آرتھر دے رہا ہے یا چیف باس ـــــ اب کیا
کیا جائے" ـــــ مارٹی نے جوڈن کو دیکھتے ہی بُری طرح چیختے ہوئے
کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ باس ـــــ یہ کیسے ممکن ہے"۔
جوڈن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں وہ منظر ریکارڈ ہو چکا ہے۔ میں تمہیں دکھاتا ہوں تاکہ تم
پر صحیح صورت حال واضح ہو جائے۔ ہمیں فوراً کوئی کارروائی کرنی
چاہیئے" ـــــ مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور اس نے سکرین والی
مشین کی ایک ناب کو دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ناب کے اوپر
ایک کارنر پر مختلف ہندسے نمودار ہونے لگے۔ جب ایک کا ہندسہ
نمودار ہوا تو مارٹی نے ہاتھ روکا ـــــ اور پھر اس نے پہلے والی مشین
سے سکرین مشین کی تار علیحدہ کر کے سکرین مشین کے مختلف بٹن دبا
دیئے۔ سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی۔ اور اس پر پہلے والا
منظر ابھر آیا۔ وہی چیف باس ترمذی کے کمرے کا منظر۔

"اوہ واقعی۔ یہ تو انتہائی سیریس مسئلہ ہے"۔ ـــــ جوڈن نے
بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اور مارٹی نے بٹن آف کر دیئے۔

"اب کیا کرنا چاہیئے۔ جلدی بتاؤ۔ تمہیں لیبارٹری کے متعلق مکمل
لومات ہیں اس لئے میں نے تمہیں بلایا ہے" ـــــ مارٹی
ے کہا۔

"باس ـــــ ویسے تو سوائے کیمیکل سپلائی والے کے علاوہ فیکٹری
سے لیبارٹری جانے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔ البتہ میں ایک اور
یہ راستہ جانتا ہوں اسے صرف باس ترمذی استعمال کرتا تھا گو
راستہ بند کر دیا گیا ہے ـــــ لیکن اُسے ادھر سے کھولا جا سکتا
ہے۔ ہم اس راستے سے ہوتے ہوئے چیف باس کے کمرے تک
انی سے پہنچ جائیں گے" ـــــ جوڈن نے جواب دیا۔

"لیکن اس راستے پر کمپیوٹر ہمیں آگے نہ بڑھنے دے گا۔ ظاہر
ہے وہ راستہ تو کمپیوٹر رینج میں ہو گا" ـــــ مارٹی نے کہا۔

"ہاں ہے تو کمپیوٹر رینج میں۔ لیکن آپ خود ہی تو کہہ رہے ہیں۔
ہ ساری مشینری بند ہے۔ ایسی صورت حال میں تو کمپیوٹر بھی بند
چکا ہو گا" ـــــ جوڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ـــــ اس کا تو مجھے بھی خیال نہیں رہا۔ ٹھیک ہے میرے
ال میں دس مسلح افراد کافی ہیں" ـــــ مارٹی نے اس بار قدرے
طمئن انداز میں کہا۔

"کافی ہیں باس ـــــ ہم اس راستے سے سیکشن ٹو میں پہنچیں
گے۔ سیکشن ٹو میں پہنچنے کے بعد ہم آسانی سے مین سیکشن میں داخل
ہو سکتے ہیں" ـــــ جوڈن نے کہا۔

"لیکن مین سیکشن پر تو ان لوگوں کا قبضہ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ

ہماری آمد کا انہیں پہلے احساس ہو جائے۔ اور وہ چیف باس کو ما
ڈالیں۔ ہمیں کوئی ایسا طریقہ سوچنا چاہیئے جس سے ہم اچانک ان
کے سروں پر پہنچ جائیں"۔۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

"تو پھر باس ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم ٹائیکم گیس کا بڑا اسلنڈر ساتھ
لے جائیں۔ اس گیس کو ہم سیکشن ٹو سے مین سیکشن میں جانے
والے پائپ میں داخل کر دیں گے تو مین سیکشن اور چیف باس
کے کمرے میں موجود ہر شخص بے ہوش ہو جائے گا۔ اور ہم آسا
سے انہیں کور کر لیں گے"۔۔۔۔ جوڈن نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ ویری گڈ۔۔۔ یہ ہوئی نا بات۔ جلدی انتظامات کرو
جلدی۔ لیکن سنو۔ کسی کو اس مشن کا پہلے سے علم نہ ہو۔ میرا خیال ہے
فرینکلن نے غداری کی ہے۔ اور ہو سکتا ہے فرینکلن کی طرح اور بھی غدا
موجود ہوں"۔۔۔۔ مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس فرینکلن بیچارہ تو بے ہوش یا مرا پڑا تھا۔ اگر اس نے
غداری کی ہوتی تو پھر وہ لازماً ٹھیک ہوتا۔ میرا خیال ہے یہ سارا چکر
آرتھر کا چلایا ہوا ہے۔ وہی غدار ہو گا"۔۔۔۔ جوڈن نے کہا۔ اس
نے فرینکلن کی سائیڈ لی تھی۔ کیونکہ وہ اور فرینکلن سگے بھائی تھے۔

"اوہ ٹھیک ہے۔ بہرحال ہمیں محتاط رہنا چاہیئے۔ جلدی کر داو
گروپ تیار کر کے مجھے اطلاع کرو۔ گیس سلنڈر بھی ساتھ لے لینا
لیکن جس قدر جلدی ممکن ہو سکے۔ جس قدر بھی۔ اٹ از ایمر جنسی"
مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور جوڈن سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور تیز
سے واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

عمران نے جیسے ہی ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا۔ صفدر نے
ندی کے منہ پر رکھا ہوا ہاتھ ہٹا لیا۔

"تم بچ نہیں سکو گے۔ میری بات نوٹ کر لو۔ کاش میرے ہی
آدمیوں نے مجھے پاگل سمجھ کر نہ باندھ لیا ہوتا تو میں دیکھتا کہ تم کس
طرح بچ کر جاتے ہو"۔۔۔۔ ترمذی نے منہ سے ہاتھ ہٹتے ہی اس
بار واقعی پاگلوں کے سے انداز میں کہا۔

"میری بات سن لو ترمذی۔۔۔۔ ہمارے پاس انتہائی طاقتور بم
موجود ہیں۔ ہم اگر چاہیں تو ایک لمحے میں اس پوری لیبارٹری کو بھک
سے اڑا دیں۔ لیکن مجھے تمہاری محنت کا احساس ہے۔ اس لئے میں
نہیں چاہتا کہ تمہاری یہ محنت ضائع ہو۔۔۔۔ اس لئے کیوں نہ ہم
آپس میں معاہدہ کر لیں۔ تم میرے آدمیوں کو ہوش میں لے آؤ میں
تمہاری لیبارٹری تمہیں بخش دیتا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے نرم لہجے

میں کہا۔

"یہ ۔۔۔ یہ کاش میں انہیں دیکھتے ہی گولیوں سے اڑا دیتا۔ ان کے بے ہوش کرنے کے چکر میں تو ساری تباہی ہوئی ہے۔ ان کے ساتھ سائنسدان بے ہوش ہو گئے اور مجھے انہیں بے ہوش کرتے وقت یہ خیال نہ رہا کہ اتنے وقفے میں آپریٹنگ مشین کا پریشر بھی بڑھ سکتا ہے ۔۔۔ اور اس مشین کو آف کرنا پڑا۔ اور مشینری بند ہو گئی۔ اور اس طرح تم بھی جو چھت سے لٹکے ہوئے تھے نیچے آ گرے۔ کاش یہ سب کچھ نہ ہوتا۔ ایسے نہ ہوتا" ۔۔۔ ترمذی نے بری طرح ادھر ادھر سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں ابلی ہوئی تھیں۔

"ویسے میں خود اس چھت سے لٹکنے کے چکر میں واقعی بے بس ہو گیا تھا۔ مجھے ذرا بھی یہ اندازہ نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ بہرحال اب میرے آدمیوں کو ہوش میں آنا چاہیئے۔ اسی میں تمہاری بچت ہے" ۔۔۔ عمران کا لہجہ فقرہ مکمل کرتے وقت یک لخت سرد پڑ گیا۔

کمرے میں اس وقت جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے انہیں ہوش میں لانے کی بے حد کوشش کی تھی ۔۔۔ لیکن وہ کسی طرح ہوش میں نہیں آ رہے تھے۔ صفدر۔ تنویر کے ساتھ صدیقی اس کمرے میں موجود تھا۔ جب کہ خاور اور نعمانی کو عمران نے لیبارٹری کے دیگر حصوں میں راؤنڈ کے لئے بھیجا تھا ۔۔۔ تاکہ اگر کوئی اور انسان زندہ نظر آ جائے تو

اس کا خاتمہ کر دیں۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔ نعمانی کے ہاتھ میں وہی مشین گن تھی جس سے عمران نے سائنسدانوں کا خاتمہ کیا تھا ۔۔۔ عمران نے انہیں راؤنڈ پر بھیجتے ہوئے وہ مشین گن دے دی تھی۔

"عمران صاحب ۔۔۔ لیبارٹری میں اور کوئی زندہ آدمی موجود نہیں ہے ہم ساری لیبارٹری کا چکر لگا آئے ہیں" ۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

عمران نے سر ہلا دیا۔

"ہاں تو مسٹر ترمذی ۔۔۔ اب بہت وقت ضائع ہو چکا ہے۔ جلدی سے بتا دو کہ انہیں تم نے کس گیس سے بے ہوش کیا ہے"

عمران نے مڑ کر ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ مجھے مار ڈالو۔ میری بوٹیاں اڑا دو۔ لیکن میں کچھ نہیں بتاؤں گا۔ نہیں بتاؤں گا۔ ہرگز نہیں بتاؤں گا" ۔۔۔ ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ کیوں نہ ہم جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل کو اٹھا کر لیبارٹری سے باہر لے چلیں۔ ہسپتال میں لے جا کر ان کا علاج کیا جا سکتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ انہیں زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے اندر ہوش میں آ جانا چاہیئے۔ نجانے اس نے ان پر کون سی گیس استعمال کی ہے۔ ان کے چہرے پر ہلکی سی نیلاہٹ آتی جا رہی ہے۔ اور یہ انتہائی خطرناک

ہے۔ ان کی جانیں شدید خطرے میں ہیں۔ اور اسے بتانا ہی ہو گا
ابھی اور اسی وقت" ـــــ عمران نے کہا۔

"عمران ـــــ تم خواہ مخواہ وقت ضائع کر رہے ہو۔ مجھے کہو میں اس کی روح سے بھی جواب اگلوا لیتا ہوں" ـــــ تنویر نے جو اب تک خاموش کھڑا تھا پہلی بار بے چین لہجے میں کہا۔ شاید جولیا کی موت کا سن کر وہ یک لخت بے چین ہو گیا تھا۔

"نہیں ـــــ تم جوشیلے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ مر جائے۔ میں خود پوچھتا ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور پھر اس نے نعمانی کی طرف ہاتھ بڑھا

"مشین گن مجھے دو نعمانی" ـــــ عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے مشین گن اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ میں تھما دی۔

عمران نے بڑے اطمینان سے مشین گن کا چیمبر کھولا۔ اور پھر اس میں سے موجود میگزین نکال کر اس نے اس میں سے ایک گولی نکالی اور مشین گن اور میگزین کو ایک طرف رکھ دیا۔

"یہ چھوٹی سی گولی دیکھ رہے ہو ترمذی ـــــ تمہیں معلوم ہے اس میں معمولی سی مقدار بارود کی موجود ہوتی ہے۔ میں یہ ننھی سی گولی تمہارے حلق میں ڈال کر تمہارا منہ اور ناک بند کر دوں گا۔ نتیجہ یہ کہ گولی خود بخود تمہارے معدے کے اندر اتر جائے گی ـــــ پھر جانتے ہو کیا ہو گا۔ معدے میں موجود تیزابیت اس کے اوپر والے خول کو گلائے گی اور بارود تمہارے معدے میں پھیل جائے گا۔ اور جب تمہیں پانی کا گلاس پلایا جائے گا تو یہ بارود تمہاری رگوں۔ آنتوں اور خون کے ساتھ مل کر جسم کے ہر رگ و ریشے کو پھاڑنا شروع کر دے

گا۔ تمہاری ایک ایک نس ایک ایک رگ پہلے زخمی ہو گی پھر کٹے گی اور پھر تمہارا گوشت گلنا شروع ہو جائے گا۔ آخر میں ہڈیوں کا نمبر آئے گا۔ اور یہ سارا پراسس گولی نگلنے اور پانی پلانے کے بعد زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں مکمل ہو جائے گا ـــ یہ ایک ایسی خوف ناک صورت حال ہو گی جس سے بچاؤ کا کوئی راستہ نہ ہو گا۔ تم فوری نہیں مرو گے بلکہ سسک سسک کر مرو گے تمہارا جسم خمیر کی طرح پھول جائے گا اور پھر باسی گوشت کی طرح گلتا رہے گا ـــــ سڑتا رہے گا۔ لیکن تم زندہ رہو گے۔ حتیٰ کہ آخر کار جب سارا جسم گل جائے گا سڑ جائے گا تو پھر تمہارے دل کا نمبر آئے گا۔ اور جب دل گل جائے گا تو تم مر جاؤ گے۔ تقریباً دو یا تین گھنٹوں کے عذاب سہنے کے بعد" ـــــ عمران نے بڑے سرد لہجے میں ننھی سی گولی کو انگلیوں میں گھماتے ہوئے کہا۔

"نن ـــ نن ـــ نہیں ـــــ ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ گولیاں تو جسم میں اترتی ہیں اور نکال لی جاتی ہیں۔ تم صرف مجھے نفسیاتی طور پر خوفزدہ کرنا چاہتے ہو" ـــــ ترمذی نے سر مارتے ہوئے جواب دیا۔

"کبھی اس کتے کو مرتے دیکھا ہے جسے زہر کی گولی کھلا دی جاتی ہے۔ گولیاں گوشت میں رہتی ہیں تو نکالی جا سکتی ہیں۔ یہ گولی تمہارے حلق کے راستے معدے میں اترے گی ـــــ اور ایک بار گولی حلق سے نیچے اتری پھر تمہیں اس عذاب سے کوئی نہ بچا سکے گا" ـــــ عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"تم جو چاہے کر لو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا" ـــــ ترمذی نے بری طرح

بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کا یہی چیخنا بتا رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر خوف زدہ ہو گیا ہے۔ اور عمران کی بات سچ بھی تھی۔ واقعی معدے میں پہنچنے والے بارود نے ویسا ہی عمل کرنا تھا جیسا عمران بتا رہا تھا ——— کیونکہ گولی میں صرف خالص بارود ہی نہیں ہوتا بارود کو فوری طور پر پھاڑنے والا مواد بھی ساتھ شامل ہوتا ہے۔

"کوئی بات نہیں۔ میں تمہاری گیس کا توڑ خود معلوم کر لوں گا۔ تم بہرحال اس عذاب کو جھیلنے کے لئے تیار ہو جاؤ" ——— عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔ اور ترمذی کی طرف قدم بڑھا دیئے۔ ترمذی نے لاشعوری طور پر منہ بھینچ لیا۔

"صرف ایک مکہ تمہارے جبڑے پر پڑے گا۔ اور تمہارا منہ خود بخود کسی غار کے دہانے کی طرح کھل جائے گا ترمذی۔ میں تمہیں آخری موقع دینا چاہتا ہوں ——— کیونکہ بہرحال کسی انسان کو اس خوف ناک انداز میں مرتے میں خود نہیں دیکھنا چاہتا۔ لیکن مجبوری دوسری بات ہے" ——— عمران نے اس کے قریب پہنچ کر بڑے سرد لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے گنتی شروع کر دی۔

"ایک ...... دو ......" ——— عمران ——— رک رک کر گنتی کر رہا تھا ترمذی کے چہرے پر پسینے کی لکیریں ابھر آئیں۔

"تین ......" ——— عمران نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی ترمذی بے اختیار چیخ پڑا۔

"رک جاؤ رک جاؤ ——— میں بتاتا ہوں۔ لیکن میرے ساتھ ایک معاہدہ کر لو۔ رک جاؤ۔ مت گنو" ——— ترمذی نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"کیسا معاہدہ" ——— عمران نے پوچھا۔

"تم مجھے مارو گے نہیں۔ بلکہ مجھے یہاں سے فرار ہونے دو گے۔ بس اتنی سی بات" ——— ترمذی نے کہا۔

"کس طرح فرار ہو گے۔ ہیڈ کوارٹر ٹارگٹ تو بدل چکا ہے۔ اور ساجان سنٹر تباہ ہو چکا ہے۔ تمہاری پنڈلی میں موجود ٹرانسمٹ فیوز تو اب کام نہیں دے سکتا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس سے تمہارا مطلب نہیں۔ تم بس میرے ہاتھ آزاد کر دو۔ صرف چند لمحوں کے لئے" ——— ترمذی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ میں تمہارے ہاتھ آزاد کر دوں گا لیکن اس وقت جب میرے ساتھیوں کو ہوش آ جائے گا" ——— عمران نے کہا۔

"لیکن مجھے کس طرح یقین آئے گا کہ تم معاہدہ پورا کر دو گے" ترمذی نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔

"مت کرو یقین ——— میں تمہارے یقین کا پابند نہیں ہوں۔ میں تین تک پہلے ہی گن چکا ہوں۔ صرف دو ہندسے اور گننے ہیں۔ شروع کروں" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ——— میں بتاتا ہوں۔ میں نے انہیں آر تھری ریز سے بے ہوش کیا ہے۔ تم انہیں ساتھ والے ہال میں لٹا دو۔ اور سائیڈ مشینری کو آن کر کے اس میں نیلے رنگ کا بٹن دبا دو۔ تو ایکس تھری ریز جو آر تھری کا توڑ ہیں ان پر پڑیں گی اور یہ ہوش میں آ جائیں گے" ——— ترمذی نے فوراً کہا۔

"اوکے ـــــ ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ یہ سن لو کہ اگر یہ غلط نکلا تو پھر سب معاہدے ختم "۔ ـــــ عمران نے کہا۔ اور اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ جولیا۔ چوہان اور کیپٹن شکیل کو ہال کمرے میں لے جائیں۔ صفدر، تنویر اور نعمانی تیزی سے آگے بڑھے ۔ صفدر شاید جولیا کو اٹھانا چاہتا تھا لیکن تنویر نے تیزی سے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جولیا کو اٹھایا اور پھر ہال کی طرف بڑھ گیا ـــــ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آگئی۔ لیکن وہ خاموش رہا۔ جب ان تینوں کو ہال میں لٹا کر وہ لوگ واپس آگئے، تو عمران اس مشین کی طرف بڑھا۔ پہلے چند لمحے تو وہ غور سے مشین کو دیکھتا رہا ـــــ پھر اس نے اس نیلے رنگ کے بٹن کو پریس کیا۔ مشین سے ایک لمحے کے لئے گونج برآمد ہوئی۔ اور پھر خاموشی چھا گئی۔ ہال اور اس کمرے کے درمیان دیوار میں لگے ہوئے بڑے سے شیشے میں سے ان سب نے ہال کمرے میں نیلے رنگ کی روشنی کا جھماکا ہوتے دیکھا۔ جھماکا ایک لمحے کے لئے ہوا پھر خاموشی چھا گئی۔

ان سب کی نظریں ہال پر جمی ہوئی تھیں۔ اور چند لمحوں بعد واقعی انہوں نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے جسموں میں حرکت ہوتی دیکھی تو عمران کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمودار ہو گئیں۔

"گڈ ـــــ تم نے واقعی اپنے آپ کو ایک بہت بڑے عذاب سے بچا لیا ہے" ـــــ عمران نے ترمذی کی طرف مڑ کر قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے اس کے قدم لڑکھڑا گئے۔ اس نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ذہن پر یک لخت جیسے اندھیرے کا بم پھٹا۔ اور عمران لہراتا ہوا فرش پر گر گیا۔

جوڈن نے دیوار کے ایک حصے کو انگلی سے دو تین بار رک رک کر مخصوص انداز میں بجایا تو دیوار کے اس حصے میں ایک چوکھٹا سا نمودار ہو گیا ـــــ اس کے اندر سرخ رنگ کا چھوٹا سا بٹن موجود تھا۔ جوڈن نے بٹن کو پریس کیا تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ دیوار ایک سائیڈ پر سمٹ کر غائب ہو گئی۔

"واقعی باس ـــــ کمپیوٹر بھی بند ہو چکا ہے۔ ورنہ یہ دیوار کبھی غائب نہ ہوتی" ـــــ جوڈن نے مڑ کر پیچھے کھڑے ہوئے مارٹی سے کہا۔ اور مارٹی نے سر ہلا دیا۔ اس وقت وہ ایک راہداری کے آخری حصے پر کھڑے تھے۔ مارٹی اور جوڈن کے علاوہ دس افراد تھے۔ جن میں سے ایک کی پشت پر ایک بڑا سا سلنڈر لدا ہوا تھا۔ جب کہ باقی سب نے ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائی ہوئی تھیں۔

دیوار ہٹتے ہی سامنے ایک طویل سی سرنگ تھی۔ جس کا اختتام

اندھیرے میں تھا۔

"یہ سرنگ کہاں جاکر ختم ہوتی ہے" ــــ مارٹی نے پوچھا۔

"سیکشن ٹو کے اندرونی کمرے میں" ــــ جوڈن نے کہا۔ اور مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے قدم آگے بڑھا دیئے۔ اور پھر مارٹی کے پیچھے پورا گروپ حرکت میں آگیا۔ وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے سرنگ میں بڑھتے گئے ــــ اور چند لمحوں بعد سرنگ کا اختتام آگیا۔ یہاں پھر ایک دیوار تھی۔

"اب ہم سیکشن ٹو میں پہنچ جائیں گے اس لئے ہوشیار رہیں" جوڈن نے کہا۔ اور آگے بڑھ کر دیوار کی جڑ کے مخصوص حصے میں بوٹ کی ٹو ماری تو دیوار درمیان سے سائیڈوں میں ہٹی ــــ اب سیڑھیاں اوپر جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ احتیاط سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر گئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا۔ جوڈن نے آگے بڑھ کر دروازے کا ہینڈل نیچے کیا اور آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ جوڈن نے سر اندر کر کے ادھر ادھر دیکھا ــــ اور پھر اطمینان بھرے انداز میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔

"آجائیں ہال خالی ہے" ــــ جوڈن نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اور وہ سب اس کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ وسیع و عریض ہال میں موجود تمام مشینری ساکت تھی۔ کام کرنے والے روبوٹ بھی بے حس و حرکت کھڑے تھے۔

"اب مین سیکشن میں گیس کیسے پہنچے گی" ــــ مارٹی نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ابھی کام ہو جاتا ہے۔ گیس سلنڈر ادھر لے آؤ فریڈ" ــــ جوڈن نے گیس سلنڈر اٹھائے ہوئے آدمی سے کہا۔ اور خود ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس میں سے ایک پائپ اوپر چھت میں جاکر غائب ہو رہا تھا ــــ اس نے اس مشین کے قریب پہنچ کر اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا۔ اور اس میں سے ایک رینچ سا نکال کر اس پائپ کے جوڑ میں لگا ہوا ایک بولٹ کھولنے لگا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس بولٹ کو کھولنے میں کامیاب ہو گیا۔ اب وہاں ایک سوراخ سا نظر آرہا تھا۔

"سلنڈر نیچے رکھ دو" ــــ جوڈن نے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور اس نے سلنڈر کو پشت پر سے اتار کر نیچے رکھ دیا۔

جوڈن نے جلدی سے اس سے منسلک ربڑ کا پائپ علیحدہ کیا اور اس کا آخری سرا اس نے بولٹ والے سوراخ میں فٹ کرنا شروع کر دیا ــــ تھوڑی سی کوشش کے بعد وہ اس میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے بعد وہ ہٹا اور اس نے سلنڈر کے اوپر لگا ہوا ایک پہیے کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے گھمایا۔ کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پہیہ گھوم گیا ــــ اور ربڑ کا پائپ یک لخت ملا اور تن سا گیا۔ زیں زیں کی مخصوص آواز سلنڈر کے دہانے سے نکلنے لگی۔ چند لمحوں بعد پائپ یک لخت ڈھیلا پڑ کے پہلے والی پوزیشن میں آگیا۔ اور جوڈن نے پہیے کو دوبارہ گھما کر پہلے والی جگہ پر کر دیا۔

"گیس مین سیکشن میں منتقل ہو چکی ہے باس ــــ اس وقت وہاں سب بے ہوش پڑے ہوں گے" ــــ جوڈن نے مسرت بھرے

لہجے میں کہا۔

" تو آؤ پھر جلدی کرو۔ ہمیں فوراً وہاں پہنچنا چاہیئے " ــــ مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔

اور جوڈن سر ہلاتا ہوا ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد لفٹ ان سب کو لئے اوپر چڑھتی گئی۔ لفٹ کی حرکت رکتے ہی جوڈن نے اس کا دروازہ کھولا تو وہ سب ایک راہداری میں پہنچ گئے ــــ اس راہداری کے آخر میں ایک بند دروازہ نظر آرہا تھا۔

" یہ دروازہ مین سیکشن کے ہال میں کھلتا ہے " ــــ جوڈن نے راہداری میں پہنچتے ہی دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" سب لوگ گیس ماسک پہن لیں اور پوری طرح ہوشیار رہیں " مارٹی نے تیز لہجے میں کہا۔ اور سب نے اپنی بغلوں میں موجود تھیلوں میں گیس ماسک نکال کر منہ پر چڑھائے اور پھر تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

مارٹی اور جوڈن سب سے آگے تھے۔ جوڈن نے دروازے کو دھکیلا۔ تو دروازہ کھل گیا۔ اور وہ سب اندر پہنچ گئے۔ سامنے ہی ایک غیر ملکی عورت۔ فرینکلن اور ایک مقامی بے ہوش پڑے تھے ــــ جوڈن تیزی سے فرینکلن کی طرف بڑھا۔ لیکن مارٹی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے رکنے کا اشارہ کیا۔ اُسی لمحے جوڈن نے ماسک اتار دیا۔

" باس۔ دروازہ کھلتے ہی گیس ختم ہو گئی ہو گی۔ اب گیس ماسک کی ضرورت نہیں " ــــ جوڈن نے کہا۔ اور مارٹی نے سر ہلاتے ہوئے ماسک اتار دیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی ماسک اتار دیئے۔

" پہلے ہمیں چیف باس کو ہوش میں لانا ہے " ــــ مارٹی نے اندرونی کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" باس ــــ اگر مناسب سمجھیں تو ایک مشورہ ہے۔ فرینکلن میرا بھائی ہے۔ میں اُسے اچھی طرح جانتا ہوں وہ کبھی غدار نہیں ہو سکتا۔ اُسے پہلے ہوش میں لے آئیں۔ اس سے ہمیں اب تک کی ساری صورتحال کا علم ہو جائے گا " ــــ جوڈن نے کہا۔

" نہیں ــــ پہلے چیف باس پھر کوئی اور " ــــ مارٹی نے سخت لہجے میں کہا۔ اور تیزی سے اندرونی کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جوڈن بھی کندھے اچکا کر اس کے پیچھے گیا۔ اور دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے تو ایک لمحے کے لئے ٹھٹھک گئے ــــ کیونکہ کمرہ بے ہوش افراد سے تقریباً بھرا ہوا تھا۔ البتہ ترمذی کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا بیٹھا ہی بے ہوش ہو چکا تھا۔

" اسے ہوش میں لاؤ " ــــ مارٹی نے ترمذی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جوڈن نے جلدی سے جیب میں سے ایک بوتل نکالی اور اُسے خوب ہلا کر اس کا ڈھکن کھولا اور بوتل کا دہانہ ترمذی کی ناک کے ساتھ لگا دیا ــــ اور پھر فوراً اُسے ہٹا کر اس نے ڈھکن دوبارہ بند کر دیا۔ جب کہ مارٹی نے اس دوران باس کے جسم پر بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد ترمذی کو ایک زوردار چھینک آئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں۔

" بب ــــ بب ــــ باس ــــ میں مارٹی ہوں " ــــ چیف باس

کے آنکھیں کھولتے ہی سامنے کھڑے مارٹی نے عاجزانہ انداز میں کہا۔
کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں چیف باس ان کے لیبارٹری میں بغیر اجازت داخل ہونے پر ناراض نہ ہو جائے ۔۔۔ ترمذی تھا ہی ایسا۔ بعض اوقات وہ ایسی باتوں پر بھی بگڑ جاتا تھا۔ جو اس کے فائدے میں بھی کی جاتی تھیں۔

"یہ ۔۔ یہ ۔۔ تم یہاں کیسے۔ یہ مر گئے ہیں"۔۔۔ ترمذی نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس ۔۔ صرف بے ہوش ہیں"۔۔۔ مارٹی نے کہا۔
اور اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ ۔۔ ویری گڈ ۔۔ تم انتہائی ذہین آدمی ہو۔ تم نے میرے لیبارٹری اور پاور لینڈ تینوں کے لئے اہم کارنامہ انجام دیا ہے ۔ آج سے تم پاور لینڈ کے نمبر ٹو ہو"۔۔۔ ترمذی نے اپنے آپ کو آزاد اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو بے ہوش پڑے دیکھ کر مسرت سے مغلوب لہجے میں کہا۔

"تھینک یو باس"۔۔۔ مارٹی نے تشکرانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر میری طرح کرسی پر باندھو۔ اب میں اسے اس عذاب سے گزاروں گا جس عذاب سے یہ مجھے گزارنا چاہتا تھا"۔۔۔ ترمذی نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اور جوڈن اور اس کے ساتھیوں نے بجلی کی سی تیزی سے حکم کی

تعمیل کی۔ اور چند لمحوں بعد ترمذی کی جگہ عمران کو کرسی سے باندھ دیا گیا۔

"باقی افراد کے متعلق کیا حکم ہے باس"۔۔۔ مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ فوراً"۔۔۔ ترمذی نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور مارٹی کے ساتھ آنے والے افراد نے جلدی سے اپنی مشین گنیں سیدھی کیں۔

"باس ۔۔ ایک بات ہے۔ یہاں انتہائی قیمتی مشینری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی گولی اچٹ کر کسی مشین کو نقصان پہنچا دے" مارٹی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔ واقعی۔ اس کا تو مجھے خیال نہیں آیا۔ ٹھیک ہے ان سب کو بھی رسیوں سے باندھ دو تاکہ پہلے یہ اپنے اس ساتھی کو خوفناک عذاب سے گزرتا دیکھ لیں۔ پھر ان سب کو فیکٹری میں لے جا کر گولیوں سے اڑا دینا"۔۔۔ ترمذی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

اور مارٹی کے اشارے پر گروپ کے باقی افراد نے اپنے تھیلوں میں سے رسیاں نکالیں اور عمران کے ساتھیوں کے ہاتھ پیر باندھنے شروع کر دیئے۔

"باس ۔۔ باہر ایک عورت اور ایک مقامی کے ساتھ فرنیکلن بھی بے ہوش پڑا ہے"۔۔۔ مارٹی نے کہا۔

"اوہ ہاں ۔۔ میں بھی سوچ رہا تھا کہ وہ عورت کہاں گئی۔ انہیں بھی باندھ دو۔ اور یہیں لے آؤ"۔۔۔ ترمذی نے کہا۔

" باس ـــــ فرینکلن میرا بھائی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اُسے ہوش میں لایا جائے" ـــــ جوڈن نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

" فرینکلن ـــــ لیکن...... اچھا ٹھیک ہے۔ پہلے اُسے باندھو پھر ہوش میں لے آؤ۔ ہوسکتا ہے وہ اصل آدمی نہ ہو" ـــــ ترمذی نے کہا۔ اور جوڈن جلدی سے باہر چلا گیا۔

" ٹھہرو مارٹی ـــــ رسک کیوں لیا جائے۔ ان سب کو تم فیکٹری میں لے جاؤ اور وہاں انہیں گولی مارو۔ صرف اس عمران اور اس لڑکی کو یہیں چھوڑ جاؤ۔ میں ان سے خود انتقام لوں گا۔ خود اپنے ہاتھوں سے اس لڑکی نے بھی مجھے بے حد تنگ کیا تھا ـــــ اس نے مجھ سے دھوکہ کیا تھا۔ میں اسے بھی عبرت ناک سزا دینا چاہتا ہوں" ـــــ ترمذی نے یک لخت اپنا فیصلہ بدلتے ہوئے کہا۔

" جیسے آپ کا حکم باس" ـــــ مارٹی نے سر جھکاتے ہوئے کہا، اور واپس مڑا۔

" اوہ ـــــ رک جاؤ۔ تم یہیں رک جاؤ۔ مجھے یہاں اکیلا نہیں رہنا چاہیئے۔ تم باقی افراد کے ساتھ ان کو بھجوا دو۔ تم میرے پاس رکو" ترمذی نے کہا۔ اور مارٹی اُسے حیرت بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔ اُس کے دیکھنے کا انداز ایسا تھا ـــــ جیسے اُسے باس کی ذہنی حالت پر شک پڑ گیا ہو۔ اور اس کا یہ شک تھا بھی درست۔ ترمذی اتنے مضبوط اعصاب کا مالک نہ تھا۔ جتنا وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتا تھا۔ اور پے در پے ہونے والے واقعات نے واقعی اس کے اعصاب کو متاثر کیا تھا۔

" باس کیوں نہ ان سب کو فیکٹری لے جایا جائے۔ آپ بھی وہاں تشریف لے چلیں۔ اور وہاں اطمینان سے ان کا خاتمہ کر دیا جائے" مارٹی نے کہا۔

" فیکٹری ـــــ اوہ ہاں ـــــ یہ ٹھیک ہے۔ یہ درست رہے گا۔ ٹھیک ہے۔ اچھا مشورہ ہے۔ ان سب کو وہیں لے چلو۔ میں بھی وہیں جاتا ہوں۔ اب مجھے ہنری کو کال بھی کرنا ہوگا۔ نئی آپریٹنگ مشین منگوانے کے لئے" ـــــ ترمذی نے کہا۔ اور مارٹی نے جلدی سے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ سب کو اٹھا کر فیکٹری لے جایا جائے۔

" آپ پہلے باس ہنری کو کال کریں گے یا ان کے خاتمے کے بعد" ـــــ مارٹی کا لہجہ پہلے کی نسبت زیادہ بااعتماد تھا۔ کیونکہ اب وہ پاورلینڈ کا عام ممبر نہ تھا۔ بلکہ اس کا عہدہ نمبر ٹو کا ہو چکا تھا۔

" نہیں ـــــ بعد میں۔ ورنہ ہوسکتا ہے ہنری کوئی اور چکر چلا دے۔ وہ ضرورت سے زیادہ وہمی آدمی ہے۔ چلو۔ فیکٹری چلو۔ میں پہلے ان کا خاتمہ اپنی آنکھوں کے سامنے ہوتا دیکھ لوں۔ پھر وہیں سے ہنری کو بھی کال کر لوں گا" ـــــ ترمذی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور مارٹی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ اُسے اپنے دائیں بازو میں تکلیف کا احساس ہوا۔ ایک لمحے تک تو اُسے کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کس پوزیشن میں ہے ___ لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا۔ اور بے ہوش ہونے سے پہلے کے سارے واقعات تصویر کی طرح اس کے ذہن میں ابھر آتے۔ اب اُسے احساس ہو گیا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے بازو پیچھے کی طرف بندھے ہوئے ہیں ___ اس نے نظریں گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے تمام ساتھی اُسی کی طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور ایک نوجوان ان کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا ___ صفدر اور کیپٹن شکیل ہوش میں آ چکے تھے۔ اور باقی بھی جس جس کو انجکشن لگتا جا رہا تھا وہ ہوش میں آتا جا رہا تھا۔

وہ اس وقت ایک بڑے ہال نما کمرے میں تھے۔ جس کا دروازہ سامنے تھا۔ دروازے کے قریب مشین گنوں سے مسلح چار افراد خاموش کھڑے تھے ___ دروازہ بند تھا۔ عمران خاموش بیٹھا سوچتا رہا کہ یہ سچویشن آخر بدلی کیسے۔ اور کس نے بدلی۔ اور کیا وہ اس وقت لیبارٹری میں ہیں یا انہیں کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔ ہال نما کمرے کی پوزیشن ایسی تھی کہ وہ ریڈ پاور لیبارٹری کا حصہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ اس لئے اس نے یہی نتیجہ نکالا کہ انہیں وہاں سے نکال کر کسی اور جگہ لایا گیا ہے۔

"باس کو اطلاع دو۔ یہ سب ہوش میں آ چکے ہیں" ___ انجکشن لگانے والے نے سب سے آخر میں موجود تنویر کے بازو میں انجکشن لگاتے ہوئے مڑ کر دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور ان میں سے ایک تیزی سے بند دروازے کی طرف لپکا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

"ڈاکٹر صاحب ___ تمہارا باس کون ہے ترمذی ہے یا کوئی اور ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے انجکشن لگانے والے سے کہا جو اب خود بھی دروازے کی طرف جا رہا تھا۔

"باس مارٹی ہے اور چیف باس ترمذی" ___ انجکشن لگانے والے نے مڑ کر سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔ اور دیوار کے ساتھ جا کر کھڑا ہو گیا۔ دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔

"شکر ہے۔ میں نے سمجھا کہیں ہم جنت میں نہ پہنچ گئے ہوں"

عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور ترمذی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی تھا۔ تیسرے نمبر پر وہی مسلح آدمی اندر داخل ہوا۔ جو پیغام دینے گیا تھا۔

" خوش آمدید مسٹر ترمذی۔ ڈائریکٹر یاور لینڈ ____ آپ نے کیسے اتنا وقت نکال لیا کہ ہم جیسوں کو شرف ملاقات بخشنے لگے"

عمران نے ترمذی کے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔

" تم نے شاید یہ سمجھا تھا کہ یاور لینڈ کی کوئی اہمیت نہیں۔ یاور لینڈ بے بس ہو چکا ہے۔ تم نے دیکھا کہ یاور لینڈ کتنا طاقتور ہے اور اب وہ عذاب جو تم مجھ پر وارد کرنا چاہتے تھے اب تم خود بھگتو گے"

ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" بڑے لوگوں کے ہاتھوں ملنے والا عذاب عذاب نہیں ہوتا مسٹر ترمذی ____ اور آپ تو واقعی بہت بڑے آدمی ہیں"

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" مارٹی " ____ ترمذی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنے پیچھے کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس " ____ مارٹی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

" اس کے حلق میں مشین گن کی گولی ڈالو اور اوپر سے پانی کا گلاس پلاؤ۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ اس طرح کس قدر عذاب ہوتا ہے"

ترمذی نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن عذاب کے لئے گنتی بھی گننی پڑتی ہے مسٹر ترمذی۔ اور

ب کو گنتی نہ آتی ہو۔ تو پہلے آپ کو تعلیم بالغاں کے سنٹر میں داخل ہونا پڑے گا"

ان نے ہنستے ہوئے کہا۔

" حکم کی تعمیل کرو۔ میں اس کے حلق سے کربناک چیخیں سننا چاہتا ہوں"

مذی نے مارٹی کو اُسی طرح خاموش کھڑے دیکھ کر کہا۔

" مم ____ مگر باس۔ گولی حلق میں۔ کیا حلق میں گولی مارنی ہے یا......"

ٹی نے ہکلاتے ہوئے پوچھا۔ اُسے باس ترمذی کی بات شاید سمجھ میں نہ ئی تھی۔

" اوہ نانسنس۔ جس طرح دوا کی گولی حلق میں ڈالی جاتی ہے اس طرح لو" ____ ترمذی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

اور مارٹی ____ بوکھلائے ہوئے انداز میں دیوار کے قریب کھڑے ایک سلح شخص کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے اس سے مشین گن لی اور پھر اُسی طرح وکھلائے ہوئے انداز میں مشین گن سمیت وہ عمران کی طرف بڑھ گیا ____ اس ی سمجھ میں شاید اب بھی ترمذی کی بات ____ نہ آئی تھی۔ کیونکہ گولی مارنے الی بات تو اب تک سنتا آیا تھا۔ لیکن یہ گولی حلق میں دوا کی گولی کی طرح اتارنا اس کی اُسے ابھی تک کوئی سمجھ میں نہ آ رہی تھی ____ لیکن وہ یہ بات بھی جانتا تھا کہ ترمذی نے جس طرح خوش ہو کر اُسے نمبر ٹو بنا دیا ہے۔ اسی طرح اس سے کوئی بعید نہیں کہ وہ غصے میں آ کر پہلے اس کے حلق میں ہی گولی اتار دے۔

عمران کے قریب پہنچ کر وہ رکا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ ساکت کھڑا رہا۔ جیسے اُسے سمجھ میں نہ آ رہی ہو کہ اب کیا کرے۔

" تم خواہ مخواہ گھبرا رہے ہو۔ یہ لو میں کر دیتا ہوں تمہارا کام " ____ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔ اور دوسرے لمحے مارٹی بڑی طرح چیختا ہوا

اچھل کر پشت کے بل پیچھے کھڑے ترمذی سے جا ٹکرایا۔ عمران کی لات پوری
قوت سے اس کی ناف پر پڑی تھی۔ البتہ لات مارتے ہوئے عمران نے
اس کے ہاتھ سے بڑے مطمئن انداز میں مشین گن جھپٹ لی تھی۔

عمران نے اپنا لہجہ مطمئن اس لئے رکھا تھا تاکہ مسلح افراد اس کی آئندہ
حرکت کو نہ سمجھ سکیں۔ اور پھر وہی ہوا۔ مارٹی کی چیخ کی گونج ابھی ختم نہ ہوئی تھی۔
کہ مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی دیوار کے ساتھ کھڑے مسلح افراد
کی چیخیں بلند ہوئیں ــــ اور وہ مری ہوئی مکھیوں کی طرح فرش پر گر گئے

"اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی ــــ عذاب تو بہرحال تمہیں ہی بھگتنا
ہو گا" ــــ عمران نے اچھل کر مشین گن سمیت نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش
کرتے ہوئے ترمذی سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس کی
لات بھی حرکت میں آئی اور ترمذی جس کا ہاتھ تیزی سے اپنی پنڈلی کی طرف
بڑھ رہا تھا بُری طرح چیختا ہوا دوبارہ فرش پر گرا ــــ لیکن اُسی لمحے مارٹی
نے اچھل کر پوری قوت سے عمران کے پیٹ میں ٹکر مارنی چاہی لیکن عمران
تیزی سے گھوما اور مارٹی فرش پر گرے ہوئے ترمذی سے ٹکرا کر منہ کے
بل دوبارہ فرش پر گرا ــــ عمران نے مارٹی کی ٹکر سے بچنے کے لئے گھومتے
ہوئے پوری قوت سے ترمذی کے سینے پر لات جما دی۔ اور ترمذی اس
طرح ڈکرایا جیسے اس کی روح حلق سے نکل رہی ہو۔ ضرب ٹھیک اس کے
دل پر پڑی تھی ــــ اس لئے اس کے ہاتھ پیر ایک لمحے کے لئے پھیلے
سمٹے اور پھر ساکت ہو گئے۔

مارٹی منہ کے بل نیچے گرتے ہی تیزی سے پلٹ کر اٹھنے ہی لگا تھا کہ
عمران نے ٹریگر دبا دیا۔ اور مارٹی کے حلق سے بھیانک چیخ نکلی اور اس کے

م سے جگہ جگہ سے خون فوارے کی طرح اُمڈ پڑا۔ وہ چند لمحے تڑپتا رہا اور
ر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ ترمذی اُسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا عمران
نے ایک نظر اُسے دیکھا اور پھر تیزی سے قریبی کرسی پر بیٹھے ہوئے صفدر
طرف بڑھ گیا۔

"اس لئے کہتا ہوں تم سب عقل کے ناخنوں کا استعمال سیکھ لو۔ کام آ
اتے ہیں یہ عقل کے ناخن" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور
اتھ ہی اس نے صفدر کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"یہ تم نے اس ترمذی کو کیوں چھوڑ دیا۔ اسے بھی اڑا دو گولیوں سے"
انک سائیڈ میں بیٹھی ہوئی جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اتنا بڑا آدمی اور اتنی آسانی سے مر جائے۔ چچ چچ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔
ے آدمیوں کے لئے شایانِ شان موت ہونی چاہئے" ــــ عمران نے
کر کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ صفدر کی رسیاں کھول کر دوبارہ ترمذی
طرف مڑ گیا۔ وہ صفدر والی رسی ساتھ لے گیا۔

صفدر نے اٹھ کر تیزی سے باقی ساتھیوں کو کھولنا شروع کر دیا۔ جب
ہ عمران نے صفدر والی رسی سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی
باندھنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں بعد سب ممبر رسیوں کی گرفت سے آزاد ہو چکے تھے۔ تنویر
یپٹن شکیل۔ نعمانی۔ صدیقی اور جولیا نے آگے بڑھ کر مردہ افراد کے
اس پڑی ہوئی مشین گنیں بھی اٹھا لیں۔

"یہ جگہ لیبارٹری کی بجائے مجھے فیکٹری کا پورشن نظر آتا ہے۔ اور
یکٹری میں لازماً اور افراد بھی ہوں گے" ــــ عمران نے صفدر سے

مخاطب ہو کر کہا ۔

اُسی لمحے باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور وہ سب یہ آوازیں سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہوتے گئے ۔۔۔ انہوں نے مشین گنیں سیدھی کر لی تھیں ۔ دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا ۔ اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کے تنے ہوئے اعصاب یک لخت ڈھیلے پڑ گئے کیونکہ آنے والا چوہان تھا فرینکلن کے روپ میں ۔۔۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی وہ حیرت بھرے انداز میں خالی کرسیوں کو دیکھ رہا تھا ۔

" اوہ ۔۔۔ تم پہلے ہی آزاد ہو گئے ہو ۔ میں نے سوچا کہ کہیں وہ لوگ تمہیں مار ہی نہ چکے ہوں " ۔۔۔ چوہان نے مڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا ۔

" تم کہاں رہ گئے تھے ۔ باہر کتنے افراد ہیں " ۔۔۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا ۔

" میں فرینکلن کے میک اپ میں تھا ۔ ہم پر حملہ کرنے والوں میں ایک جوڈن بھی تھا وہ اصل فرینکلن کا سگا بھائی ہے ۔ اُسے یہ علم نہ تھا کہ اس کا اصل بھائی پہلے ہی تیزاب کے حوض میں گل سڑ چکا ہے ۔۔۔ وہ ہمدردی کے تحت مجھے لیبارٹری سے لاتے ہوئے اپنے کمرے میں لے گیا ۔ اور پھر ہوش میں آتے ہی اُسے ساری صورت حال بتانی پڑی میں اس کا خاتمہ کر کے سیدھا یہاں پہنچ گیا ۔۔۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا تھا کہ ترمذی اور مارٹی مین ہال میں آپ لوگوں کا خاتمہ کرنے گئے ہیں " ۔۔۔ چوہان نے جلدی جلدی وضاحت کرتے ہوئے کہا ۔

" میں نے پوچھا تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا ۔

" اوہ عمران صاحب ۔۔۔ باہر آدمی تو بہت سارے ہیں ۔ لیکن میں بحیثیت فرینکلن سب کو سنبھال سکتا ہوں ۔ ابھی کسی کو میری اصل حیثیت کا علم نہیں ہوا " ۔۔۔ چوہان نے کہا ۔

" او کے ۔۔۔ پھر تم ایسا کرو کہ فیکٹری میں موجود جتنے افراد بھی ہیں ۔ انہیں کسی ایک جگہ اکٹھا کر دو تاکہ ان کا خاتمہ بالخیر کیا جا سکے " ۔۔۔ عمران نے کہا ۔

" نہیں عمران صاحب ۔۔۔ یہاں کم از کم ساٹھ ستر افراد ہوں گے ۔ اور میرے خیال میں بیس پچیس فیکٹری سے باہر ٹیلوں میں بھی موجود ہوں گے ان سب کا ایک جگہ اکٹھا ہونا مشکل ہے ۔ اور اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا تو پھر ہم بُری طرح گھر جائیں گے " ۔۔۔ چوہان نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ہاں یہ بھی ٹھیک ہے ۔ چلو خیر ۔ میں اس ترمذی کو استعمال کرتا ہوں " عمران نے کہا ۔

" تم اب کرنا کیا چاہتے ہو ۔ کچھ مجھے بھی تو بتاؤ ۔ میں اس وقت لیڈر ہوں " جولیا نے یک لخت آگے بڑھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا ۔

" اوہ ہاں ۔۔۔ لیکن لیڈر نہیں لیڈرانی کہو ۔ جنس کا بھی کچھ خیال کرو ۔ تو لیڈرانی صاحبہ ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم ترمذی سمیت یہاں سے نکل جائیں ۔ اور پھر لیبارٹری اور فیکٹری پر براہِ راست ریڈ کر کے قبضہ کر لیں " عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" نہیں ۔۔۔ اتنا لمبا چوڑا کھڑاگ پھیلانے کی ضرورت نہیں " چوہان

تم ان ساتھیوں کو ساتھ لے جاؤ اور جو بھی نظر آئے اُسے گولیوں سے اڑا دو۔
اس کے بعد ہم اطمینان سے اس ترمذی کو ساتھ لے جائیں گے اور اسے
حکام کے حوالے کر دیں گے" ــــ جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔
"تاکہ یہ موقع ملتے ہی اپنی پنڈلی پر موجود آٹومیٹک ٹرانسمٹ فیوز دبائے
اور اطمینان سے پاور لینڈ پہنچ جائے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اگر میں اسے
فوری طور پر لات مار کر نہ بے ہوش کرتا تو اس کا ہاتھ پنڈلی پر پہنچ ہی گیا تھا"
عمران نے کہا۔
"لیکن تم خود ہی تو کہہ رہے تھے کہ ٹرانسمٹ فیوز کا ٹارگٹ بدل چکا
ہے" ــــ جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا۔
"یہی بات چیک کرنے کے لئے تو میں نے ترمذی کو موقع دیا تھا۔
اس کے اس طرح ہاتھ لے جانے پر مجھے پتہ چل گیا کہ ٹارگٹ پھر
پاور لینڈ ہو گیا ہو گا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"اگر ایسی بات ہے تو پھر پہلے یہ فیوز ناکارہ کر دیا جائے" ــــ جولیا
نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔
"جو کچھ کرنا ہے پلیز ذرا جلدی کیجئے۔ اگر بحث مباحثے میں وقت ضائع
ہوتا رہا تو کسی بھی لمحے صورت حال پلٹ سکتی ہے" ــــ چوہان نے
یک لخت تیز لہجے میں کہا۔
"میرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔ ترمذی میرے قد و قامت
کا ہے۔ اگر میک اپ باکس مل جائے تو میں ترمذی کی جگہ لے کر ساری
صورت حال کو سنبھال سکتا ہوں۔ اس طرح ہمیں آسانی ہو جائے گی"
صفدر نے کہا۔

اُسی لمحے ترمذی کی کراہ سنائی دی۔ اور وہ سب تیزی سے فرش پر پڑے
ہوئے ترمذی کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ترمذی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔
"تت ــــ تت ــــ تم آدمی نہیں ہو۔ تم تو رسیوں سے بندھے
ہوئے تھے" ــــ ترمذی نے ہکلاتے ہوئے کہا۔
"میری عقل کے ناخن بہت لمبے اور تیز ہیں۔ اور تم جانتے ہو تیز
ناخنوں کے سامنے رسیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں" ــــ عمران نے
مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے۔ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ ہر بار تمہیں فوری طور پر گولی
مارنے کی بجائے دوسرے چکر میں پڑ جاتا ہوں" ــــ ترمذی نے
دانت پیستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بُری طرح بگڑا ہوا تھا۔
"تمہاری طرح ہم بھی پاگل ہیں۔ اس لئے تمہیں ہر بار زندہ چھوڑ
دیتے ہیں۔ اب بھی دیکھو تم زندہ ہو۔ دراصل زندگی رہ جائے تو مقابلے
کا لطف آتا ہے۔ مردہ آدمی بھلا کیا مقابلہ کر سکتا ہے۔ وہ تو بہتی ہوئی
ناک بھی نہیں صاف کر سکتا" ــــ عمران نے کہا۔
"سنو ــــ تم نے مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو
گے" ــــ ترمذی نے امید بھرے لہجے میں کہا۔
"میں نے صرف ہاتھ آزاد کرنے کا معاہدہ کیا تھا۔ اور یقین کرو جیسے
ہی تمہاری پنڈلی سے خنجر کی نوک سے ٹرانسمٹ فیوز باہر نکال دیا۔
تمہارے ہاتھ آزاد ہو جائیں گے۔ میں اب بھی معاہدے پر قائم ہوں"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
لیکن اُسی لمحے اچانک گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی فرش

پلک جھپکنے سے بھی زیادہ تیزی سے ان کے قدموں کے نیچے سے نکلا، اور وہ سب سنبھلنے سے پہلے ہی لڑکھڑا کر کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے ___ اچانک گرنے کی وجہ سے حلق سے نکلنے والی بے اختیار چیخیں ہی ہال میں گونجتی رہ گئیں۔

" یس سر ___ میں براؤن بول رہا ہوں کیمیکل فیکٹری سے اوور " ___ نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

" براؤن ___ کیمیکل فیکٹری سے ___ یہ ریڈ پاور لیبارٹری سے کال کا جواب نہیں آ رہا۔ چیف باس ترمذی کہاں ہے اوور " دوسری طرف سے ہنری کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" چیف باس ترمذی اور باس مارٹی مین ہال میں ہیں جناب۔ ریڈ پاور لیبارٹری پر کسی عمران اور اس کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا تھا۔

باس مارٹی کو علم ہو گیا تو وہ ہمیں لے کر وہاں گئے۔ وہاں ہم نے ان لوگوں کو بے ہوش کر کے چیف باس کو چھڑایا پھر چیف باس نے حکم دیا کہ ان سب کو فیکٹری کے مین ہال میں پہنچاؤ ___ وہاں ان کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اب چیف باس وہیں ہیں اور باس مارٹی بھی وہیں گیا ہے۔ کافی دیر ہو گئی ہے باس اوور " ___ براؤن نے کانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" کیا کہہ رہے ہو۔ تم ہوش میں ہو۔ عمران اور اس کے ساتھی وہاں کیسے پہنچ گئے۔ وہ تو ہیلی کاپٹر کے ساتھ ہی یہاں ساجان سنٹر میں ہلاک ہو گئے تھے ___ ان کے لباس کے ٹکڑے ثبوت کے طور پر میرے پاس پہنچے ہیں۔ تم پاگل تو نہیں ہو اوور " ___ ہنری کی بری طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

" چیف باس نے جناب یہی نام لیا تھا۔ وہ آدمی لیبارٹری کے ایک آدمی آرتھر کے میک اپ میں تھا جناب۔ فرینکلن مال سپلائی کرنے گیا تھا۔ وہ بھی وہیں بے ہوش پڑا ہوا تھا جناب ___ مجھے تو علم ہی نہیں جناب۔ چیف باس کہہ رہے تھے جناب اوور " ___ براؤن نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ___ اس کا مطلب ہے میں بھی دھوکہ کھا گیا۔ تم کہہ رہے ہو چیف باس کو کافی دیر ہو گئی ہے ہال میں گئے ہوئے۔ تم نے معلوم کیا کہ وہ وہاں کیا کر رہے ہیں اوور " ___ ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔

" ج ___ جناب ___ میں کیسے معلوم کر سکتا تھا بغیر حکم کے اوور " براؤن نے جواب دیا۔

" اوہ نانسنس ___ اگر وہ واقعی عمران ہے تو تمہارا چیف باس شدید

خطرے میں بھی پڑ سکتا ہے۔ ترمذی احمق ہے کہ اُسے عمران کا علم بھی ہو
گیا تب بھی وہ اُسے زندہ رکھے ہوئے ہے۔ عمران جیسا آدمی ترمذی
کے بس کا نہیں ——— سنو تم کسی طرح یہ معلوم کر سکتے ہو کہ اس
وقت اس ہال کی کیا پوزیشن ہے جس میں چیف باس ترمذی اور عمران
موجود ہیں اوور" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس باس یس ——— یہاں آئی ٹو مشین موجود ہے جو مین ہال کی سکرین
چیکنگ کر سکتی ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اوور" ——— براؤن نے کہا۔
"اوہ سنو ——— کال بند مت کرو۔ اور مجھے چیک کر کے فوراً بتاؤ۔
جلدی فوراً اوور" ——— ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔
"یس باس اوور" ——— براؤن نے کہا۔ اور تیزی سے دوڑتا ہوا
کمرے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے مشین کے
چند بٹن دبائے تو مشین کے درمیان موجود سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر
جیسے ہی ایک منظر ابھرا براؤن یوں جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا جیسے اُسے بجلی کا
طاقتور کرنٹ لگ گیا ہو ——— وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سکرین کو دیکھ رہا تھا۔
جس پر مین ہال کا منظر نظر آ رہا تھا۔ لیکن یہ منظر اتنا حیرت انگیز تھا کہ براؤن کو
اپنی آنکھوں پر یقین نہ آیا۔ اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر آنکھیں ملنی
شروع کر دیں ——— جب آنکھیں ملنے کے باوجود بھی سکرین پر وہی منظر قائم
رہا تو وہ بوکھلائے ہوئے انداز میں واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا۔
"ہیلو ہیلو ——— ج ——— ج ——— جناب۔ وہاں تو عجیب منظر ہے۔ باس
مارٹی اور دیگر ساتھی مردہ پڑے ہوئے ہیں۔ چیف باس رسیوں سے
بندھے ہوئے ہیں اور وہ لوگ سب جو رسیوں سے بندھے ہوئے

تھے آزاد کھڑے آپس میں باتیں کر رہے ہیں۔ وہ فرینکلن بھی جو جوڈن کا
بھائی جناب۔ وہ بھی ان کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا ہے ——— بب ——— بب
باس اوور" ——— براؤن اس بُری طرح بوکھلایا ہوا تھا کہ اس کے منہ
سے سیدھا فقرہ بھی نہ نکل رہا تھا۔
"وہی ہوا جس کا مجھے شک تھا۔ سنو براؤن۔ اپنے آپ کو سنبھالو۔ اگر
تم نے میری ہدایات پر پورا عمل کیا تو تمہیں ہالینڈ کا سب سے بڑا
عہدہ ملے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے اوور" ——— ہنری نے تیز لہجے میں کہا۔
"آپ حکم فرمائیں باس اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔
"سنو ——— چیف باس کی جان شدید خطرے میں ہے۔ کوئی ایسا
طریقہ ہو سکتا ہے کہ وہاں موجود سب لوگ ختم ہو سکیں یا بے ہوش ہو
سکیں۔ لیکن چیف باس بچ جائے۔ کوئی طریقہ۔ لیکن پہلے مجھے بتاؤ اوور"
ہنری نے کہا۔
"باس ——— اس ہال کا فرش فولڈنگ ہے۔ اس کے نیچے کیمیکل کا بڑا
حوض ہے۔ چیف باس نے یہ خصوصی طور پر بنوایا تھا تاکہ ایمرجنسی میں اسے
استعمال کیا جا سکے۔ لیکن اب تک اس کو استعمال نہیں کیا گیا۔ حوض خشک
ہے ——— ان سب کو اس خشک حوض میں گرایا جا سکتا ہے۔ لیکن چیف باس
بھی ساتھ گریں گے اور تو کوئی صورت نہیں۔ اگر آپ حکم دیں تو میں مسلح
آدمی لے جا کر ان پر فائر کھول دوں اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔
"احمق آدمی ——— تمہارے فائر کھولتے ہی وہ ترمذی کو ہلاک کر دیں
گے۔ یہ حوض فرش سے کتنی گہرائی میں ہے اوور" ——— ہنری نے
پوچھا۔

"تقریباً تیس فٹ کی گہرائی میں ہے اوور" ——— براؤن نے جواب دیا۔

"اس طرح تو ترمذی کی ہڈیاں بھی سخت حوض پر گرنے کی وجہ سے ٹوٹ جائیں گی۔ کوئی ایسا طریقہ نہیں ہو سکتا کہ انہیں گرنے سے چوٹ تو نہ لگے البتہ وہ بے ہوش ہو جائیں اوور" ——— ہنری نے کہا۔

"ج ——— ج ——— جی ہاں۔ ایسا طریقہ ہے جناب۔ ایس۔ ڈی کیمیکل کا بڑا پائپ اس حوض میں ہے۔ اسے یہاں سے کھولا جا سکتا ہے۔ چند سیکنڈ میں حوض ایس۔ ڈی سے بھر جائے گا۔ ایس۔ ڈی کیمیکل صرف ان کو بے ہوش کر دے گا۔ اور کوئی نقصان نہ پہنچائے گا ——— چنانچہ ہم آسانی سے چیف باس ترمذی کو وہاں سے نکال لیں گے۔ باقی افراد کے متعلق جیسے آپ حکم کریں اوور" ——— براؤن نے جواب دیا اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا۔

"گڈ ——— ویری گڈ ——— جلدی کرو۔ فوراً ایس۔ ڈی پائپ کھول کر ان لوگوں کو اس میں گرا دو۔ جلدی فوراً۔ اور پھر مجھے بتاؤ اوور" ——— ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"او۔ کے باس اوور" ——— براؤن نے کہا۔ اور پھر تیزی سے بھاگتا ہوا اس بڑے کمرے سے ملحقہ ایک چھوٹے کمرے میں چلا گیا۔ اس کمرے کے درمیان میں زمین سے چھت تک ایک بڑی مشین موجود تھی ——— جس میں سے بے شمار مختلف رنگوں کے پائپ فرش سائیڈ کی دیواروں اور اوپر چھت میں جا کر غائب ہو رہے تھے۔ یہ کیمیکل آپریٹنگ مشین تھی۔ براؤن اسی مشین کا آپریٹر تھا۔ اور وہ اپنی ڈیوٹی پر اسی کمرے

میں موجود تھا۔ جب ٹرانسمیٹر پر ہنری کی کال آئی۔ اور چونکہ ہال میں مارٹی موجود نہ تھا۔ اس لئے کال کا جواب دینے کے لئے وہ خود گیا تھا۔

براؤن نے انتہائی برق رفتاری سے مشین کے مختلف بٹن آن کئے۔ اور مشین میں جیسے زندگی کی لہر سی دوڑ گئی۔ اس پر موجود بے شمار مختلف چھوٹے بڑے اور بہت سے رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ براؤن نے ایک سائیڈ پر لگے ہوئے ہینڈل کو تیزی سے اوپر کر کے پھر ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا ——— تو اس ہینڈل کے اوپر موجود ایک بڑے سے ڈائل میں سرخ رنگ کی سوئی صفر کے ہندسے سے ایک قوس کی صورت میں آگے بڑھنے لگی۔ براؤن خاموش کھڑا اس سوئی کو حرکت کرتا ہوا دیکھ رہا تھا ——— اس سوئی کے حرکت میں آنے کا مطلب تھا کہ ایس۔ ڈی کیمیکل اپنے سٹور سے بڑے حوض میں بھرنا شروع ہو گیا۔ ڈائل پر موجود مختلف ہندسے اس کی مقدار ظاہر کر رہے تھے۔

جب سوئی ایک سو پچیس کے ہندسے پر پہنچی تو براؤن نے جلدی سے ہینڈل کو اوپر کر کے اسے پہلے والی جگہ پر روک دیا ——— سوئی اسی ہندسے پر جم سی گئی۔ براؤن نے مشین کے بٹن بند کئے۔ اور واپس ہال کی طرف بھاگا۔ وہ ایک اور مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے جلدی سے اس کے مختلف بٹن دبائے تو اس مشین میں بھی زندگی کی لہر دوڑ گئی ——— مشین کے درمیان موجود ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ سکرین پر اسی بڑے کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں چیف باس ترمذی ہوش میں آ گیا تھا۔ وہ سب اس کے گرد کھڑے تھے ——— اور ایک آدمی جو آرتھر کے میک اپ میں تھا اس سے باتیں کر رہا تھا۔ اس نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جلدی سے

مشین کے دو بٹن جن میں سے ایک سرخ رنگ کا اور ایک سفید رنگ کا تھا - اپنی دو انگلیاں رکھیں اور پھر پوری قوت سے بٹن دبا دیئے مشین سے زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری ـــــ اور براؤن نے سکرین پر ہال کمرے کے فرش کو تیزی سے سمٹتے اور چیف باس سمیت سب کو نیچے گرتے دیکھا - فرش دوسرے لمحے دوبارہ برابر ہو گیا - اور ساتھ ہی کھٹاک کے ساتھ سرخ اور سفید دونوں بٹن واپس باہر کو ابھر آئے -
اب سکرین پر کمرے کا فرش بالکل خالی نظر آ رہا تھا ـــــ براؤن نے جلدی سے بٹن آف کئے اور پھر واپس ٹرانسمیٹر کی طرف بھاگا -

"ہیلو ہیلو ـــــ براؤن سپیکنگ اوور" ـــــ براؤن نے تیز اور پرجوش لہجے میں کہا -

"یس ـــ ہنری اٹنڈنگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ہنری کی بے چین سی آواز سنائی دی -

"باس ـــ کام ہو گیا - میں نے چیف باس سمیت ہال کمرے میں موجود سب افراد کو بڑے حوض میں گرا دیا ہے - جو ایس - ڈی کیمیکل سے لبالب بھرا ہوا ہے - اب کیا حکم ہے اوور" ـــــ براؤن نے تیز لہجے میں کہا -

"ویری گڈ ـــ اب سب سے پہلے جا کر حوض میں سے اپنے چیف باس ترمذی کو نکال کر یہاں لے آؤ - اور اسے ہوش میں لا کر مجھ سے بات کراؤ اوور" ـــــ ہنری نے مسرت بھرے لہجے میں کہا -

"باقی افراد کے بارے میں کیا حکم ہے باس اوور" ـــــ براؤن نے پوچھا -

"اس حوض میں کوئی ایسا کیمیکل ڈالا جا سکتا ہے جس سے وہ سب اسی حوض میں گل سڑ جائیں اوور" ـــــ ہنری نے پوچھا -

"یس باس ـــ اگر حوض میں آر ـ تھری نائٹم کی ایک بوتل ڈال دی جائے تو ایس - ڈی کے ساتھ مل کر یہ اس قدر خوفناک ہو جائے گا کہ پلک جھپکنے میں اس میں موجود افراد کے جسم تو کیا ہڈیاں تک ختم ہو کر رہ جائیں گی اوور" ـــــ براؤن نے جواب دیا - وہ چونکہ کیمیکلز ایکسپرٹ تھا - اس لئے یہ اس کے لئے معمولی باتیں تھیں -

"ویری گڈ ـــ تم پہلے باس ترمذی کو وہاں سے نکالو - اور پھر اس میں آر ـ تھری نائٹم ڈال دو - بس یہ خیال رکھنا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں - وہ اس حوض سے نکل نہ سکیں اوور" ـــــ ہنری نے کہا -

"آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی باس اوور" ـــــ براؤن نے کہا -

"اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے ہنری نے گفتگو ختم کرتے ہوئے کہا - اور براؤن ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے بجلی کی سی تیزی سے ہال کے بیرونی دروازے کی طرف لپکا -

عمران کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا تو اس کی آنکھیں یکلخت کھل گئیں۔ اس کے سر میں درد کی شدید ترین لہر ابھی تک جاری تھی۔ اور آنکھیں کھلتے ہی اس کے منہ میں کسی سیال کے انتہائی بدبودار اور ترش ذائقے کا احساس ابھرا ـــــ اس نے جلدی سے سر کو اوپر اٹھایا۔ تو اسی لمحے اُسے محسوس ہوا کہ اس کا جسم کسی پختہ حوض کے اندر بھرے ہوئے بدبودار قسم کے سیال میں تیر رہا ہے۔ اور اسی لمحے اس کے شعور نے ذہن میں ہونے والے دھماکے اور درد کی تیز لہر کا جواز بھی تلاش کر لیا ـــــ اس کا سر دراصل حوض کے پختہ کنارے سے زوردار طریقے سے ٹکرایا تھا۔ جس کی بنا پر اُسے ہوش آ گیا تھا۔

"نکالو نکالو باس کو باہر نکالو ـــــ جلدی کرو۔ اور شیکھر۔ تم تیار رہنا۔ جیسے ہی باس باہر آ جائے تم نے آر۔ تھری ناٹم کی بوتل حوض میں انڈیل دینی ہے" ـــــ حوض کی سائیڈ سے عمران کو آواز سنائی دی۔

اور عمران نے دیکھا کہ حوض کی ایک سائیڈ پر چار افراد کھڑے ہوئے تھے۔ جن میں دو حوض کے کنارے پر جھکے ہوئے تھے۔ جب کہ ایک ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی پلاسٹک کی بنی ہوئی بڑی سی بوتل اٹھائے کھڑا تھا ـــــ جب کہ چوتھا ایک سائیڈ پر کھڑا چیخ رہا تھا۔ حوض پر جھکے ہوئے دونوں افراد ہاتھ بڑھا کر قریب آنے والے کو اٹھاتے اور پھر اُسے پوری قوت سے واپس دھکیل دیتے۔ عمران نے دیکھا کہ اس بار انہوں نے تنویر کو باہر کھینچا تھا اور پھر واپس دھکیل دیا تھا ـــــ شاید عمران کو بھی انہوں نے اسی طرح دھکیلا تھا۔ جس کی وجہ سے عمران کا سر حوض کے کنارے سے جا کر پوری قوت سے ٹکرایا تھا اور وہ ہوش میں آ گیا تھا ـــــ اب ساری صورت حال عمران پر بخوبی واضح ہو گئی تھی۔ اب اُسے حوض میں موجود سیال کی ماہیت کا بھی بخوبی علم ہو گیا تھا۔ اس کی بو اور ذائقہ بتا رہا تھا کہ وہ ایس۔ ڈی کیمیکل کے بھرے ہوئے تالاب میں تیر رہے ہیں ـــــ اور اس کیمیکل سے اٹھنے والی گیس کی وجہ سے ہی وہ بے ہوش ہوئے ہیں۔ حوض میں عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس تیر رہی تھی۔ اور ظاہر ہے تنویر بھی ان میں شامل تھا اور یہ لوگ تنویر کو باہر نکال کر ایس۔ ڈی میں آر۔ تھری ناٹم شامل کرنا چاہتے تھے ـــــ اور عمران سمجھ گیا تھا کہ اگر ایسا ہو گیا تو ایس۔ ڈی کیمیکل ایسے خوفناک اور طاقتور تیزاب میں بدل جائے گا جو پلک جھپکنے میں ان کے جسموں کو ہڈیوں سمیت گلا کر راکھ کر دے گا۔

"یہی ـــــ یہی باس ہے" ـــــ اچانک پہلے والے آدمی نے

چیختے ہوئے کہا۔ اور کنارے پر جھکے ہوئے دونوں افراد نے ہاتھوں کو اور آگے کی طرف بڑھایا۔ عمران بجلی کی سی تیزی سے تیرتا ہوا آگے بڑھا ۔۔۔۔ کیونکہ ان سب کی توجہ کنارے کے قریب بیہوشی کے عالم میں تیرتے ہوئے ترمذی پر لگی ہوئی تھیں۔ اس لئے عمران کی طرف وہ متوجہ نہ ہو سکے۔ عمران نے آنکھیں اور سانس بند کر کے غوطہ لگایا ۔۔۔۔ اور پھر وہ تیزی سے اس جگہ پر پہنچ گیا جس جگہ ترمذی تیر رہا تھا۔ اس نے ترمذی کی ٹانگ پکڑ کر ایک جھٹکے سے اُسے پیچھے کی طرف کھینچا۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ باس پیچھے جا رہا ہے" ۔۔۔۔ کنارے پر جھکے ہوئے افراد میں سے ایک نے کہا۔

اور اُسی لمحے عمران نہ صرف کیمیکل کی سطح پر ابھرا بلکہ دوسرے لمحے وہ کسی طاقت ور مچھلی کی طرح فضا میں اچھلا اور اس کا جسم لہراتا ہوا حوض کے کنارے پر جا پڑا۔

"یہ کون ہے ۔۔۔۔ کون ہے" ۔۔۔۔ کنارے پر جھکے ہوئے افراد نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے دو افراد بھی چیخے۔

لیکن اُسی لمحے عمران ۔۔۔ یک لخت اچھل کر اس کیمیکل پکڑے ہوئے آدمی سے جا ٹکرایا۔ اور پھر اس آدمی کی چیخ سنائی دی۔ اور وہ کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا کنارے پر بیٹھے ہوئے دونوں افراد سے ٹکرا کر انہیں ساتھ لیتا ہوا حوض میں جا گرا۔ جب کہ کیمیکل کی بوتل عمران کے ہاتھوں میں تھی۔

"خبردار ۔۔۔۔ تمہارا باس اندر ہے۔ میں کیمیکل تالاب میں پھینک

دوں گا" ۔۔۔۔ عمران نے چوتھے آدمی کو ریوالور نکالتے دیکھ کر چیخ کر کہا۔ اور وہ آدمی ایک لمحے کے لئے ٹھٹھکا۔ اور عمران بھی یہی چاہتا تھا۔ دوسرے لمحے کیمیکل کی بند بوتل کسی گولی کی طرح اڑتی ہوئی ریوالور والے آدمی کی ناک سے ٹکرائی ۔۔۔۔ اور وہ چیختا ہوا اچھل کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ اور عمران نے اس پر چھلانگ لگائی۔ اور دوسرے لمحے وہ دوبارہ کیمیکل کی بوتل اور ریوالور پر قبضہ کر چکا تھا۔ گو اس کیمیکل کی بوتل کو اس طرح پھینکنا بظاہر انتہائی حماقت آمیز نظر آتا تھا ۔۔۔۔ کیونکہ اگر بوتل ٹوٹ جاتی اور اس میں موجود کیمیکل نکل کر حوض میں مل جاتا تو عمران کے سب ساتھی پلک جھپکنے میں عبرت ناک موت کا شکار ہو جاتے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ ایسا نہیں ہو گا ۔۔۔۔ کیونکہ آر کھری نائم انتہائی خطرناک کیمیکل تھا۔ اس لئے اُسے مخصوص قسم کی پلاسٹک کی بوتلوں میں ہی رکھا جا سکتا تھا۔ جو گرنے سے نہ ٹوٹ سکتی تھیں۔ اور پھر ان کے ڈھکن اس انداز میں تیار کئے جاتے تھے کہ سوائے مخصوص طریقے کے انہیں کسی صورت بھی نہ کھولا جا سکتا تھا ۔۔۔۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔ ورنہ عمران جیسا آدمی بھلا اتنا بڑا رسک کیسے لے سکتا تھا۔ اور عمران اور اس آدمی کے درمیان بہرحال اتنا فاصلہ موجود تھا کہ جب تک عمران اس تک پہنچتا وہ لازماً عمران پر فائر کر دیتا۔ اور عمران تو جیو سٹک آرٹ کا مظاہرہ کر کے بچ جاتا لیکن گولی اگر بوتل سے ٹکرا جاتی تو پھر یقیناً بوتل کا پلاسٹک ٹوٹ بھی سکتا تھا ۔۔۔۔ اس لئے عمران کے پاس اس کے سوا اور کوئی چارہ کار نہ تھا۔

ریوالور پر قبضہ کرتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے

لمحے حوض کی فضا ریوالور کے دھماکے اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی
عمران نے ان تینوں کو گولیوں کا نشانہ بنا دیا تھا۔ جو حوض میں گرنے
کے بعد دوبارہ کنارے پر چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور
وہ گولیاں کھا کر لاشوں کی صورت میں واپس حوض میں گر گئے۔

"اب تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ جلدی کرو۔ اور منہ دیوار کی طرف کر
دو۔ ورنہ ڈھیر کر دوں گا" ــــــ عمران نے انہیں للکارتے ہی تیزی
سے مڑتے ہوئے کہا۔

اور وہ آدمی جو تقریباً اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ جلدی سے دیوار کی
طرف مڑا۔ اور عمران نے پوری قوت سے اس کے سر کی پشت پر
ریوالور کا دستہ رسید کر دیا ــــــ وہ آدمی چیخ مار کر مڑنے لگا کہ عمران
نے دوسری ضرب لگائی اور وہ آدمی دھڑام سے فرش پر گرا۔ چند لمحے
اس کا جسم پھیلتا سمٹتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

عمران نے اس آدمی کے بے ہوش ہوتے ہی کیمیکل کی بوتل اور
ریوالور جلدی سے ایک طرف رکھا اور پھر اس نے حوض میں دوبارہ
چھلانگ لگا دی ــــــ اب اس نے اپنے ساتھیوں کو گھسیٹ گھسیٹ
کر کنارے پر پھینکنا شروع کر دیا۔ سب سے آخر میں اس نے
ترمذی کو بھی گھسیٹ کر کنارے پر پھینک دیا۔ اور پھر خود باہر آ گیا
آگے بڑھ کر اس نے ریوالور اٹھا لیا ــــــ اور پھر واپس مڑ کر اس نے
باری باری اپنے ساتھیوں کے سروں پر ریوالور کے دستے مارنے
شروع کر دیئے۔ ہاتھ اس نے ایسا رکھا کہ کھوپڑی بھی نہ ٹوٹے اور
تکلیف کی شدت کی وجہ سے وہ ہوش میں بھی آ جائیں۔ کیونکہ ایس۔ ڈی

کیمیکل کی تیزی کی وجہ سے وہ انہیں عام طریقے سے ہوش میں نہ لا سکتا
۔ اس کا صرف یہی طریقہ تھا کہ ان کے ذہن کو دھچکا پہنچایا جائے۔ جس
وہ خود ہوش میں آیا تھا ــــــ اور پھر چند لمحوں بعد اس کی کوشش
ثابت ہوئی۔ اور اس کے ساتھی ایک ایک کر کے ہوش میں آتے
جب کہ ترمذی اُسی طرح بے ہوش پڑا ہوا تھا۔
عمران نے اپنے ساتھیوں کو مختصر واقعات بتائے اور پھر اس آدمی
طرف متوجہ ہو گیا۔ جس سے اس نے ریوالور چھینا تھا۔
"صفدر ــــــ اسے اٹھا کر اس طرح تالاب میں ڈال دو کہ اس کے
ہاتھ اور سر باہر رہے۔ اس کے دونوں ہاتھ پکڑے رکھنا۔
اس سے معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں" ــــــ عمران نے اُسے
سیٹ کر حوض کے کنارے پر لے آتے ہوئے کہا۔ اور صفدر نے
ہلاتے ہوئے اس کے حکم کی تعمیل کی۔
"قابو رکھنا۔ یہ حوض میں نہ گرے۔ اور کیپٹن شکیل تم آگے بڑھ
اس کا منہ اور ناک بند کر دو تاکہ یہ ہوش میں آ جائے" ــــــ عمران
نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل نے بھی اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ نتیجہ یہ
کہ چند لمحوں بعد وہ ہوش میں آ گیا۔
"سنو مسٹر ــــــ آر۔ تھری ناٹم میرے ہاتھ میں ہے۔ اور مجھے
معلوم ہے کہ اسے ایس۔ ڈی کیمیکل میں جیسے ہی شامل کیا گیا تمہارا جسم
جھپکنے میں گھل جائے گا۔ اگر تم ایسی موت مرنا چاہتے ہو تو ٹھیک
ہے ورنہ میرے سوالوں کے صحیح جواب دے دو ــــــ میں وعدہ
کرتا ہوں تمہیں باہر نکال لوں گا۔ بولو۔ جلدی کرو۔ میں صرف تین تک

گنوں گا۔ اس کے بعد بوتل کھول کر حوض میں ڈال دوں گا۔ اور تمہیں
حوض میں دھکیل دیا جائے گا" ـــــ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں
کہا۔ اور اس آدمی کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔
" نہیں نہیں ـــ نارگا ڈسیک۔ ایسا نہ کرنا۔ میں سب کچھ بتانے
کے لئے تیار ہوں" ـــ اس آدمی نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔
" اپنا نام بتاؤ۔ اور اب تک کے سارے واقعات بتاؤ جلدی"
عمران نے بوتل کے ڈھکن پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔
" میرا نام براؤن ہے۔ میں کیمیکل آپریٹر ہوں" ـــ اس آدمی نے
بُری طرح خوف زدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس
نے پاور لینڈ کے چیف ہنری کی کال آنے تک۔ اب تک کے تمام
واقعات من وعن دوہرا دیئے ـــ وہ چونکہ صرف کیمیکل آپریٹر تھا
اس لئے اس کی قوت ارادی اس قدر نہ تھی کہ وہ موت کے خوف سے
اپنا پیچھا چھڑا سکتا۔ اس لئے اس نے فوراً ہی سب کچھ اگل دیا۔
" ٹھیک ہے۔ اسے باہر کھینچ لو" ـــ عمران نے کہا۔ اور صفدر
نے ایک جھٹکے سے اُسے باہر کنارے پر کھینچ لیا۔
" کتنے افراد کو علم ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی یہاں ہیں۔ اور چیف
باس بھی یہاں ہے" ـــ عمران نے ریوالور کی نال اس کی کنپٹی سے
لگاتے ہوئے کہا۔
" میرے علاوہ اور کسی کو علم نہیں۔ میں چاہتا تھا خود سارا کام کر
لوں تاکہ مجھے کریڈٹ مل جائے۔ صرف تین افراد کو میں ساتھ لایا
تھا ـــ تاکہ چیف باس کو نکالا جا سکے" ـــ براؤن نے کانپتے
ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
" یہاں سے اس آپریٹنگ ہال تک کوئی ایسا راستہ ہے کہ کسی کی
نظروں میں آئے بغیر ہم وہاں تک پہنچ جائیں۔ اور یہ سن لو تمہاری جان
صرف اس صورت میں بچ سکتی ہے کہ ہم کسی کی نظروں میں نہ آئیں ورنہ
......" ـــ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔
" ہاں ہاں ـــ میں لے جاؤں گا۔ سب اپنے کاموں میں مصروف
ہیں۔ کسی کو پتہ نہ چلے گا" ـــ براؤن نے فوراً ہی سر ہلاتے ہوئے کہا۔
" تو چلو لے چلو" ـــ عمران نے اُسے دروازے کی طرف دھکیلتے
ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر صفدر نے بے ہوش ترمذی
کو کاندھے پر لاد لیا۔
اور پھر واقعی ایک سرنگ نما راستے سے گزرتے ہوئے وہ ایک
لفٹ میں سوار ہوئے اور وہاں سے ایک راہداری میں پہنچ کر وہ اس
بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے۔ جو آپریٹنگ ہال تھا۔
" اس کا خیال رکھنا۔ اگر یہ کوئی گڑبڑ کرے تو شوٹ کر دینا"
عمران نے ہال کمرے میں پہنچتے ہی اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر براؤن
کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔
" مم ـــ مم ـــ میں کچھ نہیں کروں گا۔ مجھے مت مارو۔ پلیز مجھے
مت مارو" ـــ براؤن کی حالت واقعی خوف کی وجہ سے بے حد
خراب ہو رہی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اُسے ایک الماری
کے کھلے پٹ میں رکھا ہوا اسلحہ نظر آ گیا۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔
اور اس نے اس الماری کے پٹ میں سے ایک باریک دھار والا

خنجر نکال لیا۔

"تت ___ تت ___ تم مجھے مارنا چاہتے ہو۔ مت مارو۔ فار گاڈ سیک" عمران کو خنجر نکالتے دیکھ کر براڈن نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو۔ اب اگر تمہارے منہ سے کوئی لفظ نکلا تو......" عمران نے پلٹ کر اُسے بُری طرح ڈانٹ دیا۔ اور براڈن سہم کر خاموش ہوگیا۔

عمران خنجر اٹھائے تیزی سے ترمذی کی طرف بڑھ گیا۔ جسے صفدر نے یہاں پہنچ کر فرش پہ لٹا دیا تھا۔

"اس کے بازو پکڑلو میں اس کی پنڈلی سے ٹرانسمٹ فیوز نکال لوں" عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

اور نعمانی۔ چوہان اور کیپٹن شکیل نے ترمذی کو اچھی طرح جکڑ لیا۔ عمران نے اس کی پنڈلی سے پتلون کا پائنچہ ہٹایا۔ اور پھر اس نے یکلخت خنجر کی نوک اس کے گوشت میں اتار دی ___ ترمذی کے حلق سے یکلخت چیخ برآمد ہوئی اور اس نے تڑپنا چاہا۔ لیکن اُسے چونکہ پوری طرح جکڑ لیا گیا تھا اس لئے عمران نے چند لمحوں میں ہی ٹرانسمٹ فیوز کو خنجر کی نوک سے باہر نکال لیا۔ ترمذی مسلسل چیخے جا رہا تھا۔

"خاموش رہو۔ ورنہ گردن کاٹ دوں گا" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

اور ترمذی کی چیخوں میں یکلخت اس طرح بریک لگ گئی جیسے وہ چیخنا جانتا ہی نہ ہو۔

عمران نے خون آلود ٹرانسمٹ فیوز کو ترمذی کے کپڑوں سے ہی

صاف کیا اور پھر اُسے جیب میں ڈال لیا۔

"سنو براڈن ___ اس وقت کیمیکل فیکٹری میں اور باہر جتنے بھی افراد ہیں میں ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔ بتاؤ کس طرح اکٹھے ہوں گے" ___ عمران خنجر تولتا ہوا براڈن کی طرف بڑھا۔

"ج ___ ج ___ جنرل کال ___ جنرل کال پہ اکٹھے ہوں گے" براڈن نے فوراً ہی ہکلاتے ہوئے کہا۔

"مت بتاؤ ___ کچھ مت بتاؤ" ___ اچانک ترمذی نے چیختے ہوئے کہا۔

اور عمران نے پلٹ کر یکلخت اس کی کنپٹی پہ بوٹ کی ٹو ماری اور ترمذی ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر ساکت ہوگیا۔

"کتنے افراد ہوں گے۔ تعداد بتاؤ" ___ عمران نے دوبارہ براڈن سے پوچھا۔

"پچیس افراد باہر پہرہ دے رہے ہیں اور چالیس افراد اندر ہیں" براڈن نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پینسٹھ افراد ___ کسی جگہ اکٹھے ہو سکتے ہیں" ___ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"مین ہال میں ___ اُسی ہال میں جہاں تم موجود تھے" ___ براڈن نے جواب دیا۔ اور اس بار عمران کے لبوں پہ مسکراہٹ تیر گئی۔

"گڈ آئیڈیا ___ اب اٹھو اور مجھے بتاؤ کہ جنرل کال کس طرح ہوتی ہے۔ اور اس ہال کے فرش کی آپریٹنگ مشین کون سی ہے" عمران نے کہا۔

"تت ___ تت ___ تم انہیں مارنا چاہتے ہو" ___ براؤن نے بری طرح گھبراتے ہوئے کہا۔

"صفدر" ___ عمران نے یک لخت صفدر کی طرف مڑتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

"یس" ___ صفدر نے جو براؤن کے قریب کھڑا تھا چونک کر جواب دیا۔

"اس کو اٹھا کر اس حوض میں پھینک آؤ۔ اور اوپر سے آر تھری نائم بھی ڈال دینا" ___ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"مم ___ مم ___ میں بتاتا ہوں۔ مجھے مت مارو" ___ براؤن اس طرح کانپ اٹھا جیسے اسے لرزے کا بخار ہو گیا ہو۔

"سنو براؤن ___ اب اگر تم نے جرح کرنے یا مزاحمت کرنے کی کوشش کی تو تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ ورنہ میرا وعدہ ہے کہ تمہاری جان بخش دی جائے گی" ___ عمران نے براؤن کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

اور براؤن سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر اس نے پوری تفصیل سے عمران کو جنرل کال کے علاوہ آپریٹنگ مشین کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔

"او کے ___ اب خاموشی سے بیٹھ جاؤ" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اور براؤن واپس اسی کرسی پر بیٹھ گیا جس پر اسے پہلے بٹھایا گیا تھا۔

"ہاں تو مس جولیا ___ آپ چیف ہیں۔ فرمائیں اب کیا حکم ہے" ___ عمران یک لخت جولیا کی طرف مڑا جو خاموش کھڑی تھی۔

"مم ___ مم ___ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔ تم جو چاہو کرو۔ مجھے تو یہ تصور کر کے ہی خوف آ رہا ہے کہ اگر تم ہمیں اس حوض سے نہ نکالتے تو اس کیمیکل ڈالنے کے بعد ہمارا کیا حشر ہوتا" ___ جولیا نے کانپتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اس وقت اس کے لہجے سے لیڈر شپ یکسر غائب ہو چکی تھی۔

"میں اب اس قصے کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ہر بار خوش قسمتی ساتھ نہیں دیا کرتی" ___ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور پھر اس ٹرانسمیٹر نما مشین کی طرف بڑھ گیا۔ جس سے جنرل کال کی جاتی تھی۔ یہ مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ جس کے رسیور ہر آدمی کے پاس موجود تھے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو وہ مشین آن کرنے کے لئے کہا۔ جس سے مین ہال کو دیکھا جا سکتا تھا تاکہ معلوم ہو سکے کہ کوئی آدمی باہر تو نہیں رہ گیا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ___ چیف باس ترمذی کالنگ۔ جنرل کال فار آل۔ فیکٹری کے مین ہال میں سب اکٹھے ہو جائیں فوراً۔ اہم ہدایات دینی ہیں۔ جنرل کال فار آل اوور" ___ عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔ اور براؤن کی آنکھیں عمران کو ترمذی کے لہجے میں بات کرتے دیکھ کر مزید پھیلنے لگیں۔

"یس ___ چیف باس کال اٹنڈڈ اوور" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز ابھری۔

اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور خود اس مشین کی طرف بڑھ گیا جسے کیپٹن شکیل نے آن کر دیا تھا۔ اور

سکرین پر مین ہال کا منظر ابھر آیا تھا۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد مین ہال میں مسلح افراد اکٹھے ہونے لگ گئے۔ عمران خاموش کھڑا تھا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہاں ستر کے قریب افراد اکٹھے ہو گئے ــــــ وہ سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ شاید اس جنرل کال کے بارے میں گفتگو کر رہے ہوں گے۔

"یہ تو سینٹھ سے زیادہ ہو گئے ہیں" ــــــ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ایک بار پھر اُسی جنرل کال ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"ہیلو ــــ چیف باس ترمذی سپیکنگ۔ کوئی آدمی رہ تو نہیں گیا اوور" ــــــ عمران نے ترمذی کے لہجے میں کہا۔

"نو سر ــــــ سب پہنچ گئے ہیں اوور" ــــــ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک چھوٹی سی ڈبیا کو منہ لگاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ــــــ مین ہال کا دروازہ بند کر دو۔ اور میری ہدایات غور سے سنو۔ اٹ از ویری امپارٹنٹ اوور" ــــــ عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اور تیزی سے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا۔

"دروازہ بند کر دیا گیا ہے" ــــــ کیپٹن شکیل نے اس کے قریب پہنچتے ہی کہا۔

"ٹھیک ہے" ــــــ عمران نے کیپٹن شکیل کو ایک طرف ہٹایا۔ اور دوسرے لمحے اس نے سرخ اور سفید بٹنوں کو بیک وقت دبا دیا۔ مشین سے گڑگڑاہٹ کی آواز ابھری اور ہال کا فرش پلک جھپکنے میں غائب

ہوا۔ اور پھر جب فرش واپس آیا تو بٹن بھی کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی باہر کو نکل آئے۔ مین ہال خالی ہو چکا تھا۔

"اب ان دونوں کا خیال رکھنا۔ میں آرہا ہوں" ــــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ گیا۔

جولیا نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں وہ سمجھ گئی تھی کہ عمران کیا کرنے گیا ہے۔ اُسے بے اختیار جھرجھری سی آگئی۔ ستر افراد کی اس عبرتناک موت کے تصور نے ہی اُسے لرزا دیا تھا ــــــ لیکن اُسی لمحے اُسے خیال آیا کہ ترمذی اور یہ لوگ دارالحکومت کے کروڑوں بے گناہ افراد کو جلا کر راکھ کرنے کے لئے یہ سب کچھ کر رہے تھے تو اس نے بے اختیار آنکھیں کھول دیں۔

"یہ انسان نہیں ہیں درندے ہیں اور درندوں کو اسی طرح مرنا چاہیئے" جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"یس مس جولیا ــــــ یہ لوگ واقعی درندے ہیں جو کروڑوں بے گناہ افراد کو موت کے منہ میں دھکیلنا چاہتے تھے۔ ان کی موت اس سے بھی زیادہ عبرتناک ہونی چاہیئے" ــــــ کیپٹن شکیل نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ جولیا کی کیفیت اور اس کی بات کو اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کروڑوں افراد کو مارنا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ تو کیمیکل فیکٹری ہے" ــــــ براؤن نے یک لخت حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں کیا بتایا گیا تھا کہ یہاں ترمذی کیا کر رہا ہے" ــــــ صفدر نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔

" پاور لینڈ کی کوئی ایجاد ہو رہی ہے ۔۔۔ ریڈ پاور ۔۔۔ اس کے لئے یہ کیمیکل لیبارٹری بنائی گئی تھی " ۔۔۔ براؤن نے جواب دیا ۔

" یہ ریڈ پاور جسے تم صرف کوئی ایجاد کہہ رہے ہو ۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ اس کی مدد سے دارالحکومت کے کروڑوں افراد پر بھیانک موت وارد کر دی جائے " ۔۔۔ صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا ۔ اور براؤن کا چہرہ یک لخت زرد پڑ گیا ۔

اُسی لمحے دروازہ کھلا اور عمران اندر آیا ۔

" اس نے تنگ تو نہیں کیا " ۔۔۔ عمران نے براؤن کی طرف سرد نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

" مم ۔۔ مم ۔۔ مجھے خدا گواہ ہے علم نہ تھا کہ ریڈ پاور کا کیا مقصد ہے ۔ ورنہ میں اس میں شامل نہ ہوتا ۔ مجھے تو بتایا گیا تھا " ۔۔۔ براؤن نے ہکلاتے ہوئے کہا ۔

" دیکھو براؤن ۔۔۔ تم نے ہم سے تعاون کیا ہے ۔ اس لئے تمہیں زندگی بخش دی گئی ہے ۔ اس وقت تمہارے سب ساتھیوں کے جسم اس حوض کے کیمیکل میں مل چکے ہیں ۔ اگر تم مزید زندہ رہنا چاہتے ہو تو اب تمہارے حلق سے ایک لفظ بھی نہیں نکلنا چاہیئے " عمران نے کہا ۔ اور فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ترمذی کی طرف بڑھ گیا ۔

" اسے ہوش میں لے آؤ " ۔۔۔ عمران نے اس کی پسلیوں میں بوٹ کی ٹھوکر مارتے ہوئے کہا ۔

اور صدیقی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس کا منہ اور ناک دونوں

ہاتھوں سے بند کر دی ۔

چند لمحوں بعد ہی ترمذی کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی ۔ اور پھر ایک کراہ کے ساتھ اس نے آنکھیں کھول دیں ۔

" اب بتاؤ ترمذی ۔۔۔ تمہیں دارالحکومت کے کروڑوں افراد کو ہلاک کرنے کے جرم میں کیا سزا دی جائے " ۔۔۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔ عمران اس وقت اتنا سنجیدہ تھا کہ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں ۔ انہیں یقین نہ آرہا تھا کہ یہ وہی عمران ہے جس کے چہرے پر ہر وقت حماقتیں جلوہ کر رہی ہیں ۔

" مم ۔۔ مم ۔۔ مجھے معاف کر دو ۔ مجھ پر رحم کرو " ۔۔۔ ترمذی نے بُری طرح ہکلاتے ہوئے کہا ۔

عمران کا چہرہ دیکھ کر اور اس کا انتہائی سرد لہجہ سن کر اس نے بے اختیار کانپنا شروع کر دیا تھا ۔

" تم پر رحم کیا جائے ۔ تم پر ۔ جس نے کروڑوں بے گناہ افراد پر رحم نہیں کیا ۔ تمہاری دشمنی اگر تھی بھی سہی تو ہم سے تھی ۔ کروڑوں بے گناہ افراد سے تو نہ تھی ۔۔۔ تم جیسے درندے ناقابل معافی ہوتے ہیں ۔ اس لئے تمہیں عبرتناک سزا ملے گی ۔ انتہائی عبرتناک " ۔۔۔ عمران نے دانت پیستے ہوئے کہا ۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے ۔

ترمذی نے یک لخت اٹھ کر عمران کے پیر پکڑ لئے ۔

" معاف کر دو ۔ رحم کھاؤ ۔ فار گاڈ سیک رحم کھاؤ " ۔۔۔ ترمذی نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا ۔ لیکن عمران نے اس کے چہرے پر زوردار

کک لگائی اور ترمذی چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا۔

"جولیا ——— اس نے تمہاری عزت کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔ کیا تم اپنا انتقام نہیں لو گی" ——— عمران نے اچانک جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ضرور لوں گی۔ میں اس کی بوٹیاں اڑا دوں گی۔ میں اسے کتے کی موت ماروں گی" ——— جولیا نے پھنکارتے ہوئے جواب دیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ ترمذی ——— تم پاور لینڈ کے ڈائریکٹر ہو۔ اس پاور لینڈ کے جس کی طاقت اور قوت پر تمہیں گھمنڈ ہے۔ میں تمہیں بچاؤ کا پورا موقع دیتا ہوں۔ تمہاری سزا یہی ہے کہ تم ایک عورت کے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچو ——— اور سنو۔ اگر تم نے جولیا کو شکست دے دی تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ یہ میرا وعدہ ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں نہیں ——— میں زخمی ہوں۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ میں نہیں لڑ سکتا۔ ٹھیک ہے مجھے مار ڈالو۔ مجھے مار دو۔ بس مجھے مار دو" ——— ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم واقعی زخمی ہو۔ اس لئے نہیں لڑ سکتے۔ لیکن ریوالور تو چلا سکتے ہو۔ یہ ریوالور لو اور کوشش کر دیکھو۔ ہم سب خالی ہاتھ ہیں۔ تم اپنے ارمان پورے کر لو" ——— عمران نے یک لخت جیب سے ریوالور نکال کر فرش پر بیٹھے ترمذی کی طرف اچھالتے ہوئے کہا۔

"یہ کیا کر رہے ہو عمران" ——— جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم خاموش رہو۔ میں کسی زخمی اور نہتے کو نہیں مار سکتا۔ یہ میری

فطرت کے خلاف ہے۔ اسے پورا موقع دیا جائے گا" ——— عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

ترمذی نے پاگلوں کے سے انداز میں ریوالور جھپٹا اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے اس کا میگزین چیک کیا۔ ریوالور میں ابھی پانچ گولیاں موجود تھیں۔

"ہاں ٹھیک ہے ——— میں پانچ افراد کو مار کر ہی مروں گا۔ پہلے تم جاؤ" ترمذی نے یک لخت قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اور دوسرے لمحے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا لیکن عمران بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور گولی اس کی سائیڈ سے نکل گئی ——— اور پھر تو واقعی ترمذی پر جیسے پاگل پن کا دورہ پڑ گیا۔ وہ مسلسل ٹریگر دبائے چلا گیا۔ لیکن ظاہر ہے عمران پہلے سے ہی تیار تھا۔ اس کے قدم زمین پر ہی نہ لگ رہے تھے ——— اور چند لمحوں بعد جب ریوالور سے خالی کھٹاک کی آواز ابھری تو عمران رک گیا۔

"بس ختم ہو گئیں گولیاں۔ اور چاہئیں" ——— عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں اسے مار ڈالوں گا۔ یہ قاتل ہے۔ کروڑوں افراد کا قاتل" یک لخت کرسی پر بیٹھے براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ اور پھر جیسے عقاب کسی پرندے پر جھپٹتا ہے۔ اس طرح اچھل کر وہ ترمذی پر آ پڑا۔ لیکن دوسرے لمحے بری طرح چیختا ہوا دور جا گرا ——— ترمذی نے اس کی ناک پر الٹ کر زوردار ٹکر ماری تھی۔ براؤن ایک بار پھر چیختا ہوا اس پر الٹ پڑا۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو گئے۔

وہ پاگلوں کے سے انداز میں لڑ رہے تھے۔

اُسی لمحے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں ابھریں تو عمران نے آگے بڑھ کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ہنری کالنگ فرام ہیڈ کوارٹر اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ہنری کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں ہنری ۔۔۔ وہی عمران جسے تم نے ساجان سنٹر سے ہیلی کاپٹر پرواز کرتے ہوئے ختم کر دیا تھا۔ ہمارے لباسوں کے ٹکڑے تمہارے پاس موجود ہوں گے اوور" ۔۔۔ عمران نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم ۔۔۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔ ترمذی کہاں ہے اوور" ہنری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"ان کی آوازیں سن لو۔ تمہارا ترمذی اور اس کا ایک ساتھی براؤن آپس میں لڑ رہے ہیں۔ سنو ان کی آوازیں سنو......" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اور اُسی لمحے ترمذی کے حلق سے بے اختیار خوفناک چیخ نکلی۔ براؤن نے اس کی گردن کے گرد قینچی ڈال کر تیزی سے پٹخنی کھائی تھی۔

"سن رہے ہو ترمذی کی چیخیں۔ یہ وہی ترمذی ہے جو پاکیشیا کے دارالحکومت کو تباہ کرنے آیا تھا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اُسی لمحے براؤن نے دوسری پٹخنی کھائی اور ترمذی کی ایک اور چیخ نکلی اور پھر یہ چیخ گردن ٹوٹنے کی زوردار آواز کے ساتھ مل گئی۔ ترمذی بھی ہلاک ہو گیا تھا۔ اس کا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔

"تمہارا ترمذی ختم ہو گیا۔ میرے ہاتھوں نہیں تمہارے اپنے آدمی کے ہاتھوں میں اس درندے کے خون سے اپنے ہاتھ ناپاک نہ کرنا چاہتا تھا........" عمران نے کہا۔ چونکہ وہ اوور نہ کہہ رہا تھا اس لئے ظاہر ہے ہنری ادھر سے جواب نہ دے پا رہا تھا۔

"براؤن تم نے حق ادا کر دیا۔ اب تمہارا باس ہنری تمہاری بات سن رہا ہے۔ اُسے بتاؤ کہ تم نے اپنے چیف باس کو کیوں مارا" ۔۔۔ عمران نے براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اب اٹھ کر لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے اسے مار ڈالا ہے۔ یہ درندہ تھا۔ کروڑوں افراد کا قاتل۔ میں بُرا ضرور ہوں۔ لیکن میں ایسی درندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ اسے مار کر میں نے اپنے گناہوں کا کفارہ ادا کیا ہے" ۔۔۔ براؤن نے ٹرانسمیٹر کے قریب آ کر بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سن لیا تم نے ہنری اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سنو عمران ۔۔۔ اب تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت مجھ پر فرض ہو گئی ہے۔ اب تم پاور لینڈ کے قہر کا سامنا کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ اور دیکھو کہ پاور لینڈ کا قہر کس طرح تم پر ٹوٹتا ہے۔ اور براؤن اس کو تو ایسی عبرتناک سزا ملے گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک بلبلاتی رہے گی اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہنری نے چیختے ہوئے کہا۔

"تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے درندے۔ اب میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ اب میں......" ۔۔۔ براؤن نے چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا ایک لخت ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اور ٹرانسمیٹر سے آگ کا شعلہ سا نکل کر براؤن کے جسم سے ٹکرایا اور براؤن

بُری طرح چیختا ہوا نیچے فرش پر گرا۔ عمران اور باقی ساتھی چونکہ سائیڈ پر کھڑے
تھے۔ اس لئے وہ اس آگ کے شعلے کی زد سے بال بال بچ گئے تھے۔ براؤن
کے پورے جسم نے آگ پکڑلی تھی جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے پیٹرول
کا بنا ہوا ہو ۔۔۔ چند لمحوں میں اس کی چیخیں ڈوب گئیں وہ جل کر راکھ ہو
چکا تھا۔

اُسی لمحے ہال کمرے کا فرش یوں لرزنے لگا جیسے خوفناک زلزلہ
آرہا ہو۔

"بھاگو ۔۔۔ یہاں سے بھاگو۔ ہنری فیکٹری اڑا رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے
چیختے ہوئے کہا۔ اور وہ سب بے تحاشا دروازے کی طرف بھاگ پڑے۔
اور پھر وہ جیسے ہی راہداری کراس کر کے ایک کھلی جگہ پر آئے۔ خوفناک
گڑگڑاہٹ کے ساتھ کان پھاڑ دھماکے ہوئے ۔۔۔ اور ان سب کو یوں
محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کو کسی نے حقیر تنکوں کی طرح فضا میں اڑا دیا ہو۔

وہ سب اچھل کر اوندھے منہ زمین پر گرے۔ دھماکے ان کی پشت
پر ہو رہے تھے۔ اور لمحہ بہ لمحہ دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آواز شدت اختیار
کرتی جا رہی تھی۔

اُسی لمحے ایک بڑی جیپ کی آواز ان کے کانوں میں گونجی۔ جیپ ان
کے بالکل قریب آ کر رکی تھی۔

"جلدی کرو سب جیپ میں سوار ہو جاؤ" ۔۔۔ ایکسٹو کی چیختی ہوئی آواز
ان سب کے کانوں سے ٹکرائی اور وہ سب یہ آواز سنتے ہی یوں اچھل کر
کھڑے ہوئے جیسے چابی بھرے کھلونے اچانک حرکت میں آجاتے ہیں۔
اور پھر چند لمحوں میں وہ اس جیپ میں لد سے گئے ۔۔۔ جیپ بجلی کی سی

تیزی سے مڑی۔ اور پھر برق رفتاری سے واپس دوڑنے لگی۔ زمین اس
بُری طرح سے لرز رہی تھی کہ جیپ اِدھر اُدھر ڈول رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے
ابھی الٹ جائے گی ۔۔۔ لیکن سٹیرنگ جن ہاتھوں میں تھا وہ اسے بڑی
مہارت سے سنبھال لیتے۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس آپ" ۔۔۔ جولیا کی گھگھیائی ہوئی آواز
نکلی۔ اس نے شاید پہلی بار غور سے دیکھا تھا۔ سٹیرنگ پر نقاب پہنے
ایکسٹو خود موجود تھا۔ اس کے ہاتھوں پر سیاہ دستانے چڑھے ہوئے
تھے اور چہرے پر سیاہ رنگ کا نقاب تھا۔

"خاموش رہو ۔۔۔ ابھی ہم خطرے کی حدود سے باہر نہیں نکلے"
ایکسٹو نے اپنے مخصوص سرد لہجے میں کہا۔

"کیوں مس جولیا کا خون خشک کر رہے ہیں۔ اگر اس میں خون ہی نہ رہا
تو بغیر خون کے وہ ......" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اس کے چہرے پر ایک بار پھر حماقتوں کا نقاب چڑھ گیا تھا۔

"خاموش رہو ۔۔۔ اگر میں تمہیں نکالنے کے لئے بر وقت نہ پہنچتا تو تم
اس وقت فیکٹری کے ملبے میں دب چکے ہوتے۔ تمہیں پہلے ہی خیال رکھنا
چاہئے تھا۔ کہ وہ فیکٹری اور لیبارٹری کو بھی تباہ کر سکتے ہیں" ۔۔۔ ایکسٹو
کا لہجہ اُسی طرح سرد تھا۔

"سس ۔۔۔ سوری۔ دراصل میں نے ......" ۔۔۔ عمران نے
شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"خاموش رہو ۔۔۔ تمہیں بھی اب ڈرامے کرنے کا شوق ہو گیا ہے۔
میں دیکھ رہا ہوں کہ کام کرنے کی بجائے تم اب ڈرامے زیادہ سٹیج کرنے

لگ گئے ہو۔ اور تمہاری یہ عادت پوری سیکرٹ سروس کے لئے خطرناک ہوسکتی ہے۔ اس لئے یہ لاسٹ وارننگ ہے۔ آئندہ اگر تم نے ایسی حرکت کی تو عبرتناک سزا دوں گا"۔۔۔۔ ایکسٹو نے انتہائی خوفناک لہجے میں کہا۔

اور عمران یوں سہم گیا جیسے ایکسٹو نے بات نہ کی ہو اُسے کوڑا مار دیا ہو۔

جیپ اب آرگن پہاڑی کے ٹیلوں میں دوڑ رہی تھی۔ دھماکے ختم ہو چکے تھے۔ اب صرف ان کی بازگشت فضا میں سنائی دے رہی تھی۔

"بب ۔۔ بب ۔۔ باس۔ میں شرمندہ ہوں کہ آپ کی توقعات پر پوری نہ اتر سکی"۔۔۔ اچانک جولیا نے مدھم سے لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جولیا۔ میں نے اس پورے کیس میں تمہاری کارکردگی کو پوری طرح چیک کیا ہے۔ تم میری توقعات پر پوری اتری ہو۔ تم میں فوری فیصلہ کرنے اور بروقت ڈائریکٹ ایکشن کرنے کی صلاحیت موجود ہے ۔۔۔ اور تم نے اس کیس میں ان صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کیا ہے۔ یہ عمران ہے جو خواہ مخواہ ڈرامے کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے اور اس طرح خطرات کو دعوت دیتا ہے۔ میں نے اسے لاسٹ وارننگ دے دی ہے ۔۔۔ اب اگر اس نے ایسا کیا تو اس کا انجام عبرتناک ہوگا" ایکسٹو کی سرد آواز سنائی دی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیپ ایک سائیڈ پر روک دی۔

"اب تم خطرے کی حدود سے باہر ہو۔ اس لئے یہاں سے آسانی سے جا سکتے ہو۔ نیچے اتر جاؤ"۔۔۔ ایکسٹو نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔۔ میں بھی اتر جاؤں"۔۔۔ عمران نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"میں اپنی بات دوہرانے کا عادی نہیں ہوں۔ گٹ آؤٹ" ایکسٹو نے بُری طرح جھاڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ۔۔ ناراض نہ ہوں۔ میں نے سمجھا شاید ابھی جھاڑنے کا کوٹہ بقایا ہو"۔۔۔ عمران نے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور پھر اس نے نیچے چھلانگ لگا دی۔ باقی ساتھی پہلے ہی اتر چکے تھے۔ ایکسٹو نے ایک جھٹکے سے جیپ آگے بڑھا دی۔

"ویسے اگر باس بروقت نہ پہنچتا تو تم نے واقعی ہمیں مروا دیا تھا" تنویر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسے بروقت کہہ رہے ہو۔ ارے ناوقت کہو۔ میرا سارا پروگرام ہی پلیٹ ہو گیا۔ ورنہ میں نے سوچا تھا کہ جولیا آخری وقت سر پر دیکھ کر ضرور ہاں کر دے گی ۔۔۔ اور میں جولیا کا ہاتھ پکڑے اُس جگہ تک بھاگتا جاؤں گا جہاں بندہ نہ بندے کی ذات۔ اوہ سوری۔ نہ ایکسٹو اور نہ تنویر کی ذات ہو۔ لیکن خدا پوچھے اس رقیب روسیاہ سے۔ سارے کئے دھرے پر پانی پھیر دیا"۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور فضا ممبران کے بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

ختم شُد